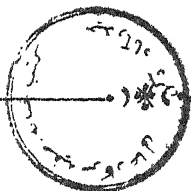


كشِفُ الثَّامِرِ

غُرُبَةُ الْإِسْلَامِ

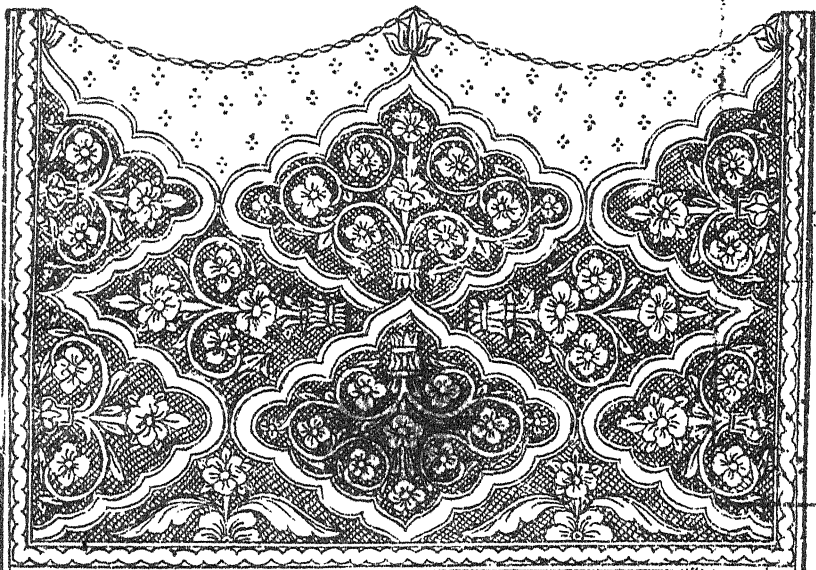
تأليف سيد ابوبكر بن حسن ابن شاه آبادي



طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُفِيدِ عَامِ الْوَقْعِ

فِي الْكُرَّةِ فِي سَنَةِ الْهَجْرِيَّةِ

تَم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله ذي الطول والعون والصلوة والسلام على خير خلقه محمد سيّد ما في  
 الكون وعلى آله وصحبه وأول الفضل والصون **اصابع** ايك غوی دین اسلام کی  
 یہ ہے کہ پیغمبر اسلام صلام نے اپنی امت کو جملہ حوادث آئندہ پر جو کہ متعلق ملت حقہ اسلام کے تھے  
 اور قیامت تک تنا فوقتاً واقع ہونگے پہلے ہی سے آگاہ کر دیا ہے خواہ وہ حوادث ایسے ہوں  
 جن کا علاقہ حجر و غربت اسلام کے ساتھ ہے یا ایسے ہوں جو خاص بشرط ساعت صغری و  
 و امات کبری سے تعلق رکھتے ہیں اور غالب فتن کو ترتیب ابر تادیا ہے اور بعض کو <sup>طلاق</sup> علی  
 چنانچہ پہلے یہ خبر دی کہ اسلام دوسری زمین پر عام ہو جائیگا اور ہر ملک و قوم میں منجیہ کا چننا چلے گا  
 ہوا کتب سیر خلفاء اس خبر صادق الاثر کی شاہد ہیں اور یہ درحقیقت حضرت کا ایک معجزہ  
 اور آپ کی صدق نبوت پر شاہد عدل ہے مقدار کہتے ہیں میں حضرت کو سنا فرماتے تھے  
 لا یبقی علی ظہر الارض بیت مدبر ولا دہلا الا دخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز

وذل ذلیل ما یعزہم اللہ فیجعلہم من اہلہا او یدل لہم فیدینون لہا متھارون کما فیکن  
 الدین کلہ للہ رواہ احمد یعنی زمین پر کوئی گم نہ ہو اور ان کا باقی نہ ہوگا لکن اس  
 وہاں اسلام کے کلمہ کو دخل کریگا آسمین شہر کا وہاں جنگل سب آگیا ساتھ عزت و ذلت  
 ذلیل کے یعنی کوئی بدون قتال و قید و گرفتاری کے اسلام لے آئیگا اور اللہ اس کی عزت و ابر  
 قائم کرے گیگا اور اس کو اہل اسلام میں کر دیگا اور کوئی خوار و ذلیل ہو کر مسلمان ہو گا اور اس دین  
 میں چار ناجاد دخل ہو گا مطلب یہ کہ اسلام سب جگہ پہنچے گا خواہ طوعاً یا کرہاً و اللہ العزیز بخیر  
 جو عزت و غلبہ اسلام کو تا آخر زمانہ خلفاء عباسیہ رہا وہ تواریخ اسلام وغیرہ سے بخوبی معلوم ہے  
 اور وصف و بیان سے باہر ہے مگر ہفت قلیم کا سامنے خلفاء اسلام کے پتہ پانی ہوتا تھا  
 شیریں ان کو سفند ناتوان کی طرح رو بہ و آتا تھا غرض کہ روسی زمین پر ہر جگہ ڈکا اسلام کا جگیا  
 ایمان کا بول بالا ہو گیا اب تک باوجود آمد بعید کے اثنا و ساجد و مدارس و ربط کے بلاد ارض  
 میں شتر گاؤں و غریباؤں و شمالاً باوجود تہادسی ایام و غلبہ اعداء اسلام کے نظر آتے ہیں اس جگہ  
 اگر تفصیل اس امر کی کی جائے تو ایک فکر لکھنا پڑیگا غرض کہ اس حدیث میں اولاً خبر سطوت  
 و جبروت و عموم و شیوع اسلام کے تمام اقطار ارض میں دی گئی تھی اسکے بعد پھر دوسری خبر  
 غربت اسلام کی دی یہ بھی مثل خبر اول کے ایک معجزہ ہے اس لئے کہ جس طرح پہلی خبر درست  
 نکلی اسی طرح یہ خبر بھی صحیح اور ترمذی حدیث ابی ہریرہ میں رفعاً آیا ہے بدلاء اسلام غز  
 و سیعود کما بدء فطوبی للہ و باء و لاہ مسلحہ اور حدیث عمرو بن عوف میں فرمایا تھا  
 ان الدین بدء غیراً و سیعود کما بدء فطوبی للہ و باء و لاہ و ہر الدین یصلحون ما  
 افسد للناس من بعدی من سنتی رواہ الترمذی یعنی ابتداء دین کی ساتھ غربت  
 کے ہوئی ہے اور قریب ہے کہ ویسا ہی پھر غریب ہو جائے جیسا کہ شروع ہوا تھا سو خوشی ہے

غیر ہون کو یہ وہ لوگ ہیں جو اس سنت کو ٹھیک کرتے ہیں جسکو لوگوں نے بعد میرے بگاڑ دیا  
یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اسلام بعد تورات کے ضعیف اور بعد شریعت کے خفیف اور بعد صولت کے  
عاجز اور بعد سطوت کے مضعی اور بعد حکومت کے محکوم ہو جائیگا چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی  
ہوا وکان ذلک فی الکتاب مسطوراً

## مقیان میں فراغت اسلام

حدیث ابن مسعود میں یہ نفا آیا ہے تدور سرحی الاسلام تحس ثلاثین اوست وثلثین اوسبع  
وثلثین فان یهلكوا فسیل من هلك وان یقمر لهم دینم یقمر لهم سبعین عامات  
اما بقی اومما مضی قال فامضی سراۃ ابوداؤد یعنی پھر گئی چکی اسلام کی ۳۵ یا  
۳۶ یا ۳۷ سال اسپین اگر ہلاک ہو گئے تو ہو گئے اور اگر انکا دین قائم ہا تو ستیر برس تک قائم رہیگا  
یعنی کما یہ مدت آئندہ ہے یا مدت گذشتہ فرمایا گذشتہ علمائے کما ہے کہ مراد دوران آسیاسے  
حرب و قتال ہے اور مراد ۳۵ سال سے تا آخر یہ ہے کہ بعد گز جائے اس مدت کے اسلام میں ایک  
اعظم حادث ہو گا جس سے اہل اسلام پر خوف ہلاک کا ہے اور مدت خلافت بھی ایسی پر تمام  
ہو جائیگی اور فتنے برپا ہونگے سو ۳۵ میں اہل مصر نے محاصرہ عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا اور ۳۵  
میں طلحہ وزیر طرف و قعر حمل کے نکلے اور ۳۵ میں وقفہ صفین ہوا اور مراد قیام دین سے قیام  
ملک سلطنت مسلمین کا یہ نیزانہ بیعت امام حسن سے ساتھ معاویہ کے تازمانہ القضاء خلافت  
بنی امیہ سے یہ قریب سنہ کے ہوتا ہے شعرائے عرب نے مختصر تذکرہ قطری میں بعد اسکے یہ جملہ لکھا  
فصلی اللہ علی المصدق الذی لا یخبر عن شیء الا دیاتی مثل فلق الصبح  
سید نے حاشیہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ مراد اس حدیث یہ ہے کہ تمام امر اسلام کا طریق استقامت



اور بعد پر حادثات ظالمین سے اتنی مدت تک باقی رہیگا اسمین اشارہ کیا ہے طرف تین فتنوں کے  
قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا ۳۷ھ میں ظہور اسلام یعنی ہجرت خیر الانام سے ہوا اور وقعہ جمل کا ۳۸ھ میں  
اور وقعہ صفین کا ۳۹ھ میں غرض کہ ۳۷ھ ہجری تک امر اسلام کو قوت تمام حاصل ہی مراد اس قوت  
و استقامت سے سلوک ہے نہ بیچ نبوت پر یعنی لوگ وہی راہ پر قائم رہے جو حضرت کے وقت میں تھے  
کسی طرح کا تغیر نفس شعار اسلام میں نہیں آیا تھا اگرچہ مخالفت باہم سے فتنہ و فساد دنیا کا ہوتا تھا  
اور اس فتنہ میں اکثر اصحاب سالت فنا ہو گئے اور ان کے ہلاک ہونے سے بنیاد غربت کی اسلام میں  
قائم ہو چلی جس طرح کہ سعید بن المسیب نے کہا ہے وقعت فتنۃ الاولیٰ یعنی مقتل عثمان فلہربق  
من اصحاب بدر احد و وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی الحرة فلہربق من اصحاب الخندق  
احد ثلث و وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلہربق و بالناس طبائخ رواہ البخاری یعنی بدر سے فتنہ عثمانی  
سے تا فتنہ دیگر مر گئے نہ یہ کہ وہ لوگ ان فتنوں میں مار گئے سب سے پیچھے منجملہ اہل بدر کے جس کا انتقال  
ہوا وہ سبعین ابی وقاص ہیں ان کا انتقال چھ سال وقعہ حرہ سے پہلے ہوا تھا اللہ نے ان لوگوں کو  
کو دو بارہ فتنہ میں مبتلا نہیں کیا بلکہ بیکرت غزوہ بدر ان کو ہر بار سے محفوظ رکھا فتنہ دوم سے مراد  
فتنہ یزید بن معاویہ ہے جو کہ بعد شہادت حسین بن علی علیہما السلام کے مدینہ منورہ میں واقع ہوا  
تھا اور اسمین بے حرمتی مسجد نبوی کی اور ازالہ بکارت ہزار بکر کا ہاتھ سے لشکریوں کے وقوع  
میں آیا تھا فتنہ سوم سے مراد خروج ابن حمرہ خارجی ہے زمانہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم  
میں یا فتنہ ازرقہ ہے لکن اول اولیٰ ہے اس لئے کہ فتنہ حمرہ مخصوص بہدینہ تھا اور فتنہ ازرقہ مخصوص  
نہ تھا اور ظاہر حدیث یہی سمجھ میں آتا ہے کہ یہ فتنہ سوم بھی مختص تھا والہ تعالیٰ اعلم بہر حال اس فتنہ  
ثالث کی نسبت ابن سیب نے یہ کہا ہے کہ یہ فتنہ ہنوز مرفوع نہیں ہوا ہے اور لوگوں میں قوت  
و فریبی باقی ہے مصلحت ہو کہ اباباعین میں صحابہ باقی نہیں رہے تیسری خبر جو بیخبر صادق نے دی

وہ یہ ہے کہ حدیث ابو قتادہ میں فرمایا ہے آیات بعد المائتین رواہ ابن ماجہ یعنی  
ظہور نشان یوں کا بعد دوسو برس کے ہوگا ہجرت سے یا دولت اسلام سے یا وفات حضرت سے اور  
لئے کہا بعد باہ سو سال کے ہجرت سے اول اولیٰ ہے چوتھی خبر یہ دی ہے کہ سعد بن ابی وقاص <sup>کہتے</sup> رفعا  
ہیں انی لا رجوان لا یحجر امتی عند رجھان یوقرھ نصف یوم قبل المسعد وکیر نصف  
یوم قال خصمائیة سنة رواہ ابوداؤد یعنی مجھے امید ہے کہ میری امت نزدیک آئے  
سب کے اس بات سے عاجز نہ کہ اللہ او کو آدھے دن تاخیر کے سعد سے کہا کہ آدھا دن کتنا ہوتا ہے  
کہا پانسو برس یعنی اوس حساب ہے کہ اللہ کا ایک دن برابر ہمارے ہزار برس کے ہوتا ہے علم  
عجز کنایہ ہے اس سے کہ قربت و مکانت اس امت کی ممکن رہے اور پانسو برس تک اللہ او کو  
مہلت دے یعنی باقی رکھے قیامت تک مدت اوسکی اس مقدار سے کم نہ چنانچہ مصداق اس حدیث  
کا مشہور ہو چکا کہ سنہ پانسو ہجرت تک امت اسلام کو وہ قوت و ظہور حاصل تھا کہ اوس کا نظیر علم  
نہیں ہوتا پھر جب کہ دولت اسلام کی بغداد سے ہاتھ پر تیار کے جاتی رہی تب سے اگرچہ نام اسلام  
کا باقی رہا لیکن ساتھ نہایت غربت و ندرت و قلت یہاں تک کہ ایک ہزار سال ہجرت کے ختم ہونے  
اوسکے ساتھ ہی رہی سہی عزت و دولت بھی نائل ہو گئی اور اقطار ارض سے حکومت اسلام  
کی جو کہ بطور طوائف الملوک برامی نام باقی رہ گئی تھی وہ بھی فنا پذیر ہونے لگی اور اس مدت  
مابعد الف میں جب کہ تعداد اس وقت تک تین سو پانچ برس ہوتے ہیں کارخانہ علم دین اور  
نقاوت و طہارت کا زمرہ علماء و عوام مسلمین سب میں شکست ہو گیا عہد قائد و مذاہب میں  
خلل آ گیا اعمال میں فتور اقوال میں قصور پڑ گیا نام کی مسلمان ہی پورے طور پر باقی نہ رہے زمانہ  
فاہل زمانہ مصداق اس حدیث مرفوع علی مرتضیٰ کے ہو گئے یوشک ان یاتی علی الناس ضلالت  
لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا اسمہ مساجد ہر عاصرۃ وہی

خراب من الہدیٰ علماؤہم و شہر من تحت اذیہ السعاء من عندہم تخرج الفتنة و  
 فیہم تقود رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی نزدیک ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ  
 اسلام کا فقط نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہے گا و اگر سچ مسجدین آباد ہونگی یعنی ظاہر کے غار بہت  
 ہونگے لیکن ہدایت سے ویران ہونگے کوئی اونہیں دین کی راہ پر نہوگا علما اور انکے اون سب  
 لوگوں سے بدتر ہونگے جو آسمان کے نیچے ہیں اونہیں کے پاس سے فتنہ لکھیا گیا اور اونہیں کے  
 اندر پھر کر جائیگا مطلب یہ کہ اسلام کا فقط نام رہ جائیگا جیسے فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج اور قرآن کو  
 بطور عادت کے قیادت و کتابت کرنیگے نہ بطور تحصیل علم و عبادت کے مسجدین واسطے ریا و سمعہ  
 کے جائینگے یا سوال کرنے اور خبر لگانے اور باتیں بنانے کے نہ واسطے طاعت و عبادت کے  
 علما بدعات و منکرات نکال کر فتنہ برپا کرنیگے ایک دوسرے کو کافر بنا کر اپنا ایمان برباد کر دینگے  
 بہر حال یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور مطابق ارشاد حضور کے واقع ہوئے اور  
 جتنے اپنی آنکھوں کان سے دیکھے سنے اور سب لوگ ہر روز دیکھتے سنتے رہتے ہیں لیکن نہ ار  
 میں ایک کو بھی عبرت نہیں ہوتی ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ حدیث حق میں دوسروں کے  
 آئی ہے نہ میرے حق میں حالانکہ سب سے زیادہ مصداق اس حدیث کا یہی شخص ہے اگر یقین نہ ہو  
 تو اپنے حال و قال و اعمال کو اس حدیث پر عرض کر دیکھے اگر اللہ نے ذرا سا بھی انصاف دیا ہوگا  
 تو سمجھ لیگا کہ سب سے پہلے میں ہی اسکے نیچے داخل ہوں یہ شخص عامی ہو گیا عالم ہرگز مصداق  
 سے اس حدیث اس وقت میں خارج نہو سکیگا اور یہ خیال اسکا کہ میں پشت پشت سے مسلمان  
 چلا آتا ہوں اور میرے گمراہ میں رواج تعلم قرآن و اداسی نماز و غیرہ مرا اسم اسلام و شعائر ایمان  
 کا جاری ہے پھر میں کس طرح نام کا مسلمان ٹھیرا اور کس وجہ سے میں مصداق اس حدیث  
 کا ہو سکوں گا تو اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث زیادہ بن لبید میں آیا ہے کہ حضرت نے ایک شے کا ذکر



و فرایة احمد و ابی داؤد عن معاوية ثلثان وسبعون في النار و واحدة في الجنة و هي  
الجماعة و انه يخرج من امتي اقوام تتجاسر بجموع تلك الالهواء كما يتجاسر الكلب بضم  
لا يخرج منه عرق و لا مفصل الا دخله يعني جو کچھ بنی اسرائیل پر گزرا وہی ماجرا میری امت  
پر بھی ہوئی و اللہ ہے جیسے ایک پاپوش برابر دوسری پاپوش کے ہوتی ہے یعنی بالاتفاوت یہاں تک  
کہ اگر اونہیں کیسے اپنی مان سے علانیہ نہ کیا ہو گا تو اس امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے  
جو یہ کام کرینگے معلوم ہوا کہ یہ امت اہل کتاب کی کچھ فقط اونکے بدعیات و تحریفات ہی میں  
نہیں کرے گی بلکہ کبار و فزوب میں بھی اونکے مقلد بنے گی مصداق اس حدیث کا ہم نے بھی سنا  
کہ بعض امرا نے اپنے باپ کی منکوہ سے نہ کیا حالانکہ وہ ان ہی کے حکم میں ہوتی ہے اور  
یہودی سے نہ کرنا تو بہت جگہ مشہور ہے اسکے بعد حضرت نے یہ خبر دی ہے کہ بنی اسرائیل بہتر  
فرقے ہو گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی یہ سب فرقے و فرقہ میں جائینگے مگر ایک گروہ  
جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہو گا وہ جماعت ہے اور اس امت میں کچھ ایسے لوگ  
ظاہر ہونگے کہ یہ انھوں نے اپنی بدعت اور انہیں اس طرح سہایت کر جائیگی جس طرح کہ کوئی کہتے کا کاٹا ہوا ہوتا ہے  
کوئی رگ اور جو بڑا قوی نہ ہو گا لکن وہ ہوی او میں داخل ہوگی یہ گویا اخبار ہے کثرت بدعت و اہل بدعت  
اور یہ بات بتاتی ہے کہ بدعت کا اثر اونکے اندر ایسا ہو گا کہ ہر گروہ و فریقہ میں پہنچ جائیگا اس خبر کا  
مصداق بھی ایک عمر دراز سے اس امت میں مشہور ہو رہا ہے اور بہتر فرقے بھی ہو چکے اگرچہ اکثر  
منقرض ہو گئے ہوں اور بعض ہنوز باقی ہیں لیکن اللہ الخبیث من الطیب جیسے روض  
خارج نواصب قدریہ و حبیہ اب ہر شخص اپنے عقیدہ و عمل کو لفظ ما نا اعلیہ و اصحابی پر عرض  
کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ میں فرقہ ناری میں ہوں یا فرقہ ناجی میں اسلئے کہ حضرت کے سارے  
احوال ظاہر و باطن کا روزنامہ کہ تب حدیث و سیر میں مضبوط ہے اسی طرح سیرت صحابہ و اہل

اسلام میں مرقوم و محفوظ ہے یہاں تک کہ آدابِ کل و شرب و نوم و بیداری و قیام و قعود و استنجاء وغیرہ  
 مختصرات امور سی و دو این سنت مطہرہ میں لکھی ہوئی ہیں اب کیا مشکل باقی ہے جسکے لئے بیفائدہ  
 کی بحث تعین ٹائفہ لکھ و فرقہ ناجیہ میں کیجا لئے حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے لست بعن سنن  
 من قبلکم شد الشیرو ذرا عاید راع حتی لو دخلوا حوضا بتمعن وھوھ قیل یا رسول اللہ  
 الھود والنصارى قال نعم متفق علیہ یعنی تم چلو گے راہ پر اگلوں کی بالشت بیاشت  
 اور گز بگز یہاں تک کہ اگر وہ کسی سو سار کے سوراخ میں گھسے ہو گئے تو تم سہی اونہیں کی پیروی  
 کرو گے کہنا کیا مراد اگلوں سے یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا یہ نہیں ہیں تو پھر کون ہے مراد بالشت  
 و گز سے اسجگہ موافقت کرنا ہے ساتھ اہل کتاب کے ہر امر قلیل و کثیر و ادنیٰ و اعلیٰ میں اس حدیث  
 کا مصداق ہی اس زمانہ میں موجود و مشہود ہے سیکڑوں نام کے مسلمان صورت و سیرت  
 میں ترسا ہو گئے ہیں اور اسکو فخر جانتے ہیں اناللہ بہر حال یہ ساری احادیث دلیل ہیں  
 غربت اسلام پر اسی طرح وہ احادیث جو بیان میں تغیر مردم کے آئی ہیں جیسے حدیث ابن عمر  
 رضی اللہ عنہ رفعوا عن الناس کالابل المائۃ لا تکاد تجد فیھا راحلۃ متفق علیہ  
 یعنی لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے سوانٹ ہوں پھر اونہیں لائق سواری کے ایک ہی  
 نہ ملے مطلق ٹھیرا کہ لوگ تو بہت ہیں دنیا آدمیوں سے بھر رہا ہے مکن موافق مرضی کے ایک  
 نفس سہی نہیں ملتا ہے ۵

انچہر چستیم و کم دیدیم و بسیارست و نیست	نیست جز انسان درین عالم کہ بسیارست و نیست
مراد از مرضی سے یہ ہے کہ نام کے مسلمان تو بے گنتی ہیں اور کام کا مسلمان سو میں ایک بہی میسر نہیں آتا ہے یہ حال قرون آخر الزمان کا بیان فرمایا نہ قرون مشہود لہا با فضیلہ کا یاد دہانہ ہے کہ آخر زمانے میں مومنین کم ہونگے اگرچہ ہر زمانہ میں صلحا و قبال صحبت کے کم	

ہوئے ہیں مگر زمانِ آخر میں اور سہی اقل قلیل رہ جائینگے مگر اس سلسلے کا لفظ مرقوم ہے  
 یندھب الصالحون الاول فالاول وتبعی حقالہ کحقالہ الشعیروالتمرا لایا الھم  
 اللہ بالآلہ رواہ البخاری یعنی نیک بندے تو ایک کے بعد ایک چلے جائینگے اور سہو  
 رہ جائیگی جیسے سبوس جو یا تمرا تداونکی کچھ پروانکر گیا یہ ذکر تو مردمِ آخر زمان کا ہے اس میں اشارہ  
 ہے طرفِ اول کے صالح ہونیکے رہے وہ غر بار اسلام جو ایسے لوگوں کے زمانہ میں ہونگے اول کا حال  
 یہ بیان فرمایا ہے یا قی علی الناس زمان الصابرفیہم علی دینہ کالقباض علی انھج رواہ  
 الترمذی عن انس یرافعه وقال ہذا حدیث غریب اسناد ایعنی لوگوں پر ایک ایسا  
 زمانہ آئیگا کہ جو کوئی اون میں اپنے دین پر صبر کر لیا وہ گویا ہاتھ میں چنگاری آگ کی لیتا ہے ہمار  
 نزدیک اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جس زمانہ کے بابت یہ خبر دی ہے وہ یہی ہمارا زمانہ ہے  
 راستہ کہ اس زمانہ میں ہر طرف ظمو و جاجلہ کا ہے اور جو کوئی نام اتباع سنت کا لیتا ہے وہ  
 حلال الدم والمال سمجھا جاتا ہے اسلام کی بات کہنا مسلمانوں کا سا کام کرنا سخت مشکل ہو گیا  
 ہے خود یہی فساق اہل اسلام صلحا و مسلمین کو آنکھ بند کر کے دیکھ نہیں سکتے ہیں پر غیر مسلم کا  
 کیا شکوہ ہے کہ وہ تو ہر طرح سے اجنبی ہیں ۵

کہ باسن ہر چہ کرد آن آشنا کرد

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم

اسی طرح جو حدیثیں دربارہ فتنِ آخر زمان آئی ہیں وہ سب دلیل ہیں غربتِ اسلام پر جیسے  
 یہ حدیث ابو موسیٰ رفعا عن ابی بنی الساعۃ فتنہ اکقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا  
 مغموا ویمسی کافرا ویمسی مومنا و یصبح کافرا الحدیث رواہ ابو داؤد یعنی قیامت  
 سے پہلے فتنے ہونگے جیسے ٹکڑے کالی رات کے صبح کو دموموں اور شام کو کافروں کا شام کو مومن  
 اور صبح کو کافر ہو جائیگا اس حدیث کا مصداق بھی اکثر بلاد میں مشاہدہ ہوتا ہے استقامت

غفاور کیا ہو گئی ہے جو شخص اس بلا سے بچ گیا سمجھ کر وہ بڑا محتاور ہے اور جو پھنس گیا اس کے  
 حال پر افسوس ہے حدیث مقدار بن اسود میں رفعاً آتا ہے ان السعید لمن جئنا بالفتن تین بار  
 اسی طرح کہا پھر فرمایا ومن ابتلی فصبروا ہادوا کا بوداؤ حدیث میں تحذیر میں شرکت فتن سے  
 بہت آئی ہیں بعض میں فرمایا ہے کہ تم اپنی کمائیں توڑ ڈالو تلواروں کو پتھر سے مارو اس پر بھی  
 اگر فتنہ گس آئے تو ہاتھ کی طرح ہو جاؤ یعنی مقبول نبوت قاتل اسکو ابو داؤد نے ابو موسیٰ  
 رفعاً روایت کیا ہے اور ترمذی کا لفظ رفعاً یہ ہے الزمو فیہا اجوات بیونکہ یعنی اندر  
 اپنے گمرون کے بیٹھ رہو کسی سے کچھ کام نہ کرو سو جب وقت کی یہ خبر دی ہے وہ غالباً یہی  
 ہمارا وقت ہے بالکل سہنے بہت چاہا کہ سبب اس سکوت و لزوم بیون کے ابتلا سے نجات رہی  
 مگر واقعہ طلب لوگ اپنے دراندازی سے کسی طرح باز نہیں آتے ہیں حسبن اللہ ونفعہ الکل  
 بن عمرو سے فرمایا تا تیرا کیا حال ہو گا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گا جو ہوس کی طرح ہیں  
 خراب و ردی اور نیکے عہود و امانات فاسد ہو گئے اور وہ آپس میں اختلاف کرینگے پھر درمیان  
 انگلیوں کے تشبیک کے اونہوں نے کہا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا علیک بما  
 تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصة نفسك وایاک وعوا محمد دوسری روایت  
 یون ہے الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک  
 باصر خاصۃ نفسك ودع امر العامة رواہ الترمذی وصححہ یعنی جب غربت اسلام  
 کی اور فتن زما نے کی اس حد کو پہنچ جائے کہ منکر معروف و معروف منکر ہو جائے جس طرح کہ  
 آج کل ہوتا ہے الا اشار اللہ تعالیٰ تو ایسے وقت میں جو معروف معلوم ہوا و اسکو اختیار کرے منکر  
 کو چھوڑ دے خاص اپنی جان کا ہند کرے ایمان بچائے عوام کے کام سے کچھ غرض نہ کرے  
 ہمارا زائد اسی حدیث کا استحقاق رکھتا ہے اس وقت کے خواص عوام سے بدتر ہیں ہم عوام کو



کیا روئین کرتے اگر جسے یہ عمدہ لیا ہوتا کہ ہم اللہ کے شرائع و احکام کو طرف خلق کے  
پہنچا دیں تو بے ہشہ حال زیانہ کا دیکھ کر ہم اس کتابت سے بھی مہر سکوت لب پر لگا لیتے  
جس طرح کہ ہاتھ اور زبان کو مجاہدہ سے روک رکھا ہے اور گوشہ گزینی و خانہ نشینی کو ذریعہ  
اسن مان دین کا سمجھ لیا ہے \*

## فصل

سبب اسباب غریب اسلام کے ایک استخفاف معاصی ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے انکم  
لتعلمون اعمالا ہی اذ فی اعینکم من الشعر کما نعدھا علی عہد رسول اللہ صلی  
من المویقات یعنی المہلکات رواہ البخاری یعنی تم وہ کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں  
میں بال سے بھی زیادہ باریک یعنی بے حقیقت ہیں ہم اوگنورانہ میں حضرت کے مہلکات  
میں سے گنتے تھے وگناہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا تھا یا عائشہ صحف قرأت الذنوب ذان  
لھا من اللہ طالبار واہ ابن ماجہ والدارمی والبیہقی یعنی صحیح بے حقیقت گناہوں  
کہ اللہ اور کما بھی مطالبہ کرے گناہوں تو ان بھی اسی پر دلیل ہے ومن یعمل مثقال  
ذراۃ شرا یراہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ بڑا گناہ وہ ہوتا ہے جسکو آدمی چوٹا سمجھتا ہے  
میں گناہوں یہ وہ وقت ہے کہ ہر آدمی بڑے گناہ کو چوٹا سمجھ کر بے تکلف بجالاتا ہے پھر  
چوٹے گناہوں کی پریش کیجا میرے نزدیک اجتناب کبار کا اس زمانہ میں ایک امر محال  
ہو گیا ہے یا شرع منسوخ ٹھہر گیا ہے افسوس تو یہ ہو کہ کاش وہ گناہ نزدیک ترکبین کے  
گناہ ٹھہر کر براہ جہل و غفلت صادر ہوتے مصیبت تو یہ ہے کہ وقوع معاصی کا عہد  
ساتھ کمال جرأت و جسارت کے ہوتا ہے جس طرح کہ اگلے مسلمان کسی عمل صالح کی طرف

کرتے تھے اب ویسی مبادرت طرہ تفصیل کیا کر کے ہوتی ہے بلکہ بعض اور باش بعض ذنوب پر اپنی مجلسوں میں فخر و ناز کرتے ہیں کوئی قوت اکل و شرب پر اور کوئی طاقت جماع پر اور کوئی نور باز پر اور کوئی کیسکی آبروریزی پر و خود لک حالانکہ یہ صنایع کفر کی قاصد ہوتی ہے اور منہج سوء خاتمہ کا ٹھہرتی ہے اعاذ باللہ من ذلک واجازنا \*

## فصل ۲

منجملہ اسباب غیبت اسلام کے ایک تکلم بکلمات کفر ہے علماء نے ان کلمات کا بیان مستقل طور پر بھی کیا ہے اور ان کو قاطع اسلام ٹھہرایا ہے سے زیادہ مبالغہ اس میں حنفیہ کو ہے رحمہم اللہ تعالیٰ پر حنا بلکہ کواہنوں نے چار سو کلمے کفر کے ضبط کئے ہیں پر شافعی نے بھی اس میں کلام کیا ہے ہم نے خاتمہ رسالہ معتقد معتدین میں ذکر بعض کلمات کفر غیر ماوّل کا کیا ہے حدیث ابی ہریرہ میں فرمایا ہے ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لایلقی لہا بالاکھوی یھانی جھنور وادہ البخاری و فروایۃ یھوی لہا النار العبد ما بین المشرق والمغرب یعنی کوئی آدمی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ خفا ہو جاتا ہے اور وہ شخص کچھ پروا اس بات کی نہیں کرتا ہے حالانکہ اسباب اس کے جہنم میں یا آگ میں جاگرتا ہے مشرق و مغرب سے بھی زیادہ دور بلال ابن حارث کا لفظ مرفوع یہ ہے ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یلعو صلیغھا یکتب اللہ بھا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ و مروی مالک و الترمذی و ابن ماجہ نحوہ اس میں ہر وہ کلمہ داخل ہے جو شرک یا کفر یا بدعت ہو یا غیبت نیمہ کذب لعنت و شام و نحوہا ہو بطور استحلال یا اباحت و نحوہ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں ان العبد ليقول الکلمۃ لایقولہا الا یفصلک بہ الناس یھایعہ العبد ما بین السماء

ولا ارض واته ليزل عن لسانه اشد مما نزل عن قدمه رواه البيهقي في شعب الایمان  
یعنی جس بات کوئی شخص کسی کو نہاتا ہے وہ مابین آسمان و زمین سے دور تر جاگرتا ہے زبان کی  
انفزش قدم کی انفزش سے بڑھ کر ہوتی ہے اور حدیث عمارین فرمایا ہے کہ واسطے شخص دور ویکے  
دن قیامت کو دو زبانیں آگ کی ہونگی رواہ الدارمی بالجملہ جرم زبان کا صغیر ہے اور جرم و  
کبیر اور فرمایا ہے کہ سبب مسلم فسوق ہے اور قتال مسلم کفر رواہ الشیخان عن ابن مسعود اور  
حدیث ابن عمر میں کہا ہے کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دو میں سے ایک  
کافر ہو گیا متفق علیہ اور حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ صدیق کو زیبا نہیں کہ لٹان ہو  
رواہ مسلحہ اور حدیث ابوالدرداء میں کہا ہے کہ لعنت کر نیوالے نہ شہید ہونگے نہ شفیع دن  
قیامت کے رواہ مسلحہ اور حدیث خذلیفہ میں کہا ہے کہ قاتل بہشت میں بنجائیکہ متفق علیہ  
یعنی وہ شخص جو کہ چپ کر کیسی بات سنتا ہے پھر دوسرے کو پہنچاتا ہے زبان کے جتنے گناہ  
ہیں وہ سب حملات میں داخل ہیں ولہذا حدیث سہل بن سعد میں فرمایا ہے من یضن لی  
ما بین لحيیہ وما بین رجليہ اضمن له الجنة رواہ البخاری یعنی جو کوئی میرے لئے زبان  
وفج کا ضامن ہو گا تو میں اس کے لئے ضامن بہشت کا ہوں گا میں کہتا ہوں انہیں کلمات کفر  
وہ الفاظ بھی داخل ہیں جو بعض صوفیہ سے بطور طامات و شطیحات و نحوہ منقول ہیں گو اونکی تاویل  
ہو سکے یہ اس لئے کہ معاویہ چستان و پہیلی بولنے کے لئے کچھ جناب حق تعالیٰ ہی نہیں ہے یہ کام  
تو ساتھ یاروں آشناؤں کے کیا جاتا ہے نہ ساتھ بڑوں کے پھر جو سب بڑا ہے اس کے ساتھ  
تکلم بالفاظ موحیہ کرنا صریح دلیل ہے غربت اسلام پر اللہ نے سلف صالح اکوان بلاؤں سے بالکل  
عافیت میں رکھا تھا جن الفاظ کا ظاہر صریح کفر ہے جیسے وحدت وجود و نحوہ اوپر انکار کرنا  
نہ اسلام جاتا ہے اور نہ عداوت اولیاء اللہ کی لازم آتی ہے جسکے بابت فرمایا ہے من عادى لى

فقد اذنتہ بالحرب بلکہ علماء آخرت کی ہمیشہ سی شان رہی ہے کہ وہ شریعت حقہ سے مام  
 و بکر تے رہے اور کبھی کسی کی ملامت راہ ضلالت نہ ڈرے غیبت و عداوت جب شیعہ میں ہے  
 کہ تخصیص و تعیین بالاسم ہو اور مسائل میں بلا مخاطبت خاص تخطیہ کرنا عادت صلحا و کما انبیاء میں  
 ہے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت خطبہ میں فرماتے ما بال اقوم یفعلون اولی قولون کذا و کذا  
 اور کسی کا نام نہ لیتے جو شخص فاعل قائل ہوتا وہ سمجھ جاتا چور کی داڑھی میں تنکا دوسرا نہ جانتا  
 کہ مراد کون شخص ہے

## فصل

مبطل اسباب غربت اسلام کے ایک یہ ہے کہ اس زمانہ آخرین ظہور و جاہل کذابین کا بکثرت ہوا ہے  
 حدیث ابی ہریرہ میں فرمایا ہے یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یا لوق نکر من  
 الاحادیث بحالہم سمعوا انتھروکلا ابواکم فایاکھروایاھمکلا یضلو نکر ولا یفتنونکر روا  
 مسلم یعنی پچھلے زمانے میں جو بڑے فریبی لوگ ہو گئے ایسی باتیں پاس تمہارے لائیں گے  
 جو نہ سننے سنی ہو نگلی اور نہ تمہارے باپ دادوں نے سوتے سوتے پختے رہو کہ میں وہ تم کو گمراہ  
 نہ کر ڈالیں اور فتنہ میں نہ پہنچائیں مرقاۃ میں کہا ہر مرد اس کے احادیث کا ذبہ و ابتداء احکام  
 باطلہ و اعتقادات فاسدہ ہے انتھرو حدیث ثوبان میں تعداد ان دجاہلہ کی شئی عددائی ہے روا  
 ابی داؤد و الترمذی اور حدیث ابو ہریرہ میں قریب من ثلاثین فرمایا ہے متفق علیہ جاہل  
 برسمہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذر وہم رواہ مسلم یعنی  
 سامنے قیامت کے دروغگو لوگ ظاہر ہونگے سوتے سوتے بچو میں کہتا ہوں کہ فتنہ کذب و  
 زور کا اگرچہ بعد زمانہ مشہور دلہ بالخیر سے انفالاً پایا جاتا ہے لیکن اس حیرہ صدی سے گویا تمام

دنیا میں اب یہی ایک کام باقی رہ گیا ہے یعنی نام کے مسلمانوں میں خواہ مولوی صاحب ہوں  
 یا شاہ صاحب یا شیخ صاحب سو اباطل عقائد و فساد احکام و محوشعار اسلام کے کوئی شغل  
 دوسرا کسی شخص کو نہیں ہے یا حط ہے اہل حدیث پر آج کل بہت سے کافرات دیکھنے میں  
 آئے جنہیں افتر مسائل ناگفتہ و ناوشہ کا اہل حدیث پر کیا گیا ہے اور صد ہا احکام باطل کو  
 بنام نہاد اسلام رواج دیا جاتا ہے اور بے گنتی عقائد فاسدہ ایجاد ہو گئے ہیں جیسے انکا  
 وجود ملائکہ و شیاطین و معاد روحانی و نحو یا سو یہ ایک بڑا جزو اعظم ہے نسخہ غربت  
 اسلام کا اہل اسلام میں حدیث ثوبان میں آیا ہے انھا اخاف علی امتی اللہ المضلین  
 رواہ ابوداؤد و الترمذی یعنی مجھے اپنی امت پر ڈر انھیں گمراہ کرنے والے اماموں کا  
 ہے کہ امام بنکر گمراہ کریں گے یہ امام اس زمانہ اخیر میں ہر جگہ کثرت سے موجود ہیں انکی امت  
 یہ ہے کہ ملوک و قریب سے خطبات التفات اسلامی حاصل کر کے درپے تحریق اعداء اسلام و ضلوط  
 مسلمین ہوتے ہیں اور اجرامی قوانین میں مشغول ہوتے ہیں حالانکہ نفس الامر میں مصداق  
 اس مثل سائر کے ہیں پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل سے کسی اشخاص کو دیکھا سنا کہ شمس العلماء  
 سے ہیں یا بنائے گئے ہیں اور آدابین اور طریقہ اسلام سے ہزار مرحدہ و ترہا پڑے ہیں آپکو  
 جہان بھر سے زیادہ عالم اور تمام جہان کو علی الاعلان جاہل کہتے ہیں اور موحیدین متبعین پر  
 افتر و تهمت و بہتان لگا کر خسر الدنیا و الآخرہ ہوتے ہیں و کان اصر اللہ قد راصقدا

## فصل

سمجھنا اسباب غربت اسلام کے ایک دشت قرطیس جو ارب اخبارات کا ہے ہر ملک دیار میں کش  
 یہ لوگ سموعات بے اصل ہی پر انکفار کرتے تو مصداق اس حدیث مرفوع ابو ہریرہ کے ہوتے

کفی بالماء کذباً ان یحدث بكل ما سمع رواہ مسلم یعنی اتنا جوٹ کافی ہے کہ انسان جو کچھ سنے وہ کہہ ڈالے لکن اکثر یہ کراغذ مشتمل ہوتے ہیں انواع افتراءات و کذبات و بہتانات و غیبت و غیرہ آبروریزی اہل اسلام و اظہار بغض و عداوت باہمی و لعن و طعن و تحش و بیان بے اصل نشان پر اور پر بعض لوگ اس ذمہ و مدح کو ذریعہ اکتساب کا ٹھہراتے ہیں یہ ایک اعدا گویا مجمع ہے محدثات کثیرہ کا ہر محدث اس جدوٹ کا بجای خود ایک کبیرہ مستقل ہے قطع نظر دیگر سنکرات کے جن پر یہ کاغذات مشتمل ہوتے ہیں فرضاً اگر فقط مدح و ذمہ ہی پر اکتفا ہوتا تو بھی واسطے ثبوت غریب اسلام کے کافی تھا اسلئے کہ حدیث مقدار بن اسورین فرمایا ہے اذ اسرا بقوم الملاحین فاحتوائی وجوہہم التراب رواہ مسلم یعنی جب تم حج کر نیوالوں کو دیکھو تو ان کے سنے میں خاک ڈالو مرقات میں کہا ہے مراد وہ لوگ ہیں جو بنا خوانی میں سبالغہ کرتے ہیں اور طبع سے تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں غلامہ مدح او نکی نشرین ہو یا نظم میں بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرے اور کچھ مٹی اوٹھا کر ان کے سنے میں مارے یا مراد ضبط ہے کہ ان کو کچھ ندے یا مراد حقیر عطا ہے مثل ایک مشت خاک کے تاکہ وہ جو نکیرین ع وہیں سگ بلقید و ختہ بہر حال مقصود زجر ہے ماح کا اسی مدح سے اسلئے کہ آدمی غیر کی تعریف سے متکبر و مغرور ہو جاتا ہے **حکایت** ابو بکرؓ کہتے ہیں ایک شخص نے سامنے حضرت کے ایک شخص پر ناک فرمایا و یدک قطعت عقی اخیلک تیرا ہوتو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی تین باری فرمایا پر کہا من کان منکم ما دحا لہ صالۃ فلیقل احسب فلاننا واللہ حسیدہ ان کان میری انہ کذلک ولا ینزکی علی اللہ احدا متفق علیہ یعنی اگر بے مدح کئے نہ بنے تو یوں کہے کہ مجھ کو نسبت فلان کے یہ گمان ہے اور حساب لینے والا اللہ ہے یہ بھی جب کہ کہہ اسکو اوس لائق دیکھتا ہو ورنہ کسی کو نزدیک اللہ کے پاک ٹھہرائے انس فوعاً

کہتے ہیں اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز له العرش رداۃ البیہقی فی شعب  
الایمان یعنی جب کسی فاسق کی تعریف کیجاتی ہے تو اللہ کو رواج پر غصہ آتا ہے اور عرش  
بسیبت منخط خدا سے ہل جاتا ہے سید نے کہا ہے حرکت کرنا عرش کا عبارت ہے وقوع عظیم  
سے کیونکہ اس مدح میں رضا ہے ساتھ غصہ خدا کے اور یہ قریب بکفر ہے اسلئے کہ انجام اسکا  
حلال کرنا ہے اور جسکو اللہ نے حرام کیا ہے اس وارعضال میں اکثر شعراء و علماء  
و قراء اور یاکار گرفتار ہیں انتہی میں کہتا ہوں یہ حکم مدح فاسق کا تھا اس زمانے میں نما  
کے مسلمانوں نے دفتر کے دفتر نما و نشر مدح کفار میں مثل اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کر ڈالے  
ہیں یہ مدح خواہ دل سے ہو یا فقط زبان سے اس کے کفر ہونے میں کچھ تردد معلوم نہیں ہوتا  
کیونکہ علماء و دیندار نے اس سے کم درجہ کلمات پر حکم کفر کا لگایا ہے اسحاصل جو مال بذریعہ کذب  
یا مدح ناجائز کے حاصل ہوتا ہے وہ مال حرام ہے اسکی تفصیل دلیل الطالب میں دیکھو

## فصل

مبطلہ اسباب بت اسلام کے ایک کل باللسان ہے حدیث سعد بن ابی وقاص میں منہ دیا ہے  
لا تقوم الساعة حتی ینخر قوام یا کلون بالسنتہم کما تا کل المبقرۃ بالسنتھا رواہ  
احمد یعنی قیامت قائم ہونگی یہاں تک کہ ایک قوم نکلے گی جو زبان کے وسیلے سے اپنا  
بہرہ لگی حیطہ طرح کہ گاؤ اپنی سبب سے کہاتی ہے یعنی بدون امتیاز طرب یا لبس و جید و ردی  
کے مراد اس قوم سے وہ لوگ ہیں جو امر اور حکام کی مجلس میں جا کر خوش بیانی و تیز زبانی  
سے اپنا مدعا حاصل کرتے ہیں اور فقرہ بازی و چالاک و سخن سازی کو ذریعہ تحصیل کل مال کا  
ٹھہرتے ہیں یہی وسیلہ انکی روزی کا ہے اس میں بلغاء و فصحاء و بادفوش و شعراء و نحو ہم

سب اہل بین جو شخص مصداق اس حدیث کا ہے وہ کسی نوع کا ہو لیکن شرعاً اوسکے لئے یہی حکم  
 اور جو کچھ وہ کہتا ہے سب مال حرام اور اکل بالباطل میں داخل ہے عبد اللہ بن عمر رفعاً کہتے ہیں  
 ان الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه كما يتخلل المباقر بلساتها سراواة  
 الترمذی وقال غریب وابوداؤد یعنی اللہ دشمن رکھتا ہے مرد بلیغ کو جو زبان چلاتا ہے گاؤ کی  
 طرح سیدے کے مارا دیلغ سے وہ شخص ہے کہ خوب منہ بہ بہر کے باتیں بناتا ہے اور زبان کو مثل گاؤ  
 کے گرد انتون کے پھیرتا ہے یعنی کلام میں تکلف کرتا ہو واسطے اظہار فصاحت کے اور اپنے  
 زور تقریر سے دھوکا دیکر اپنا کام نکالتا ہے اس سے وہ کلام خطیبی وغیرہ کا خارج ہے جبہیں  
 کوئی سمجھ یا قافیہ بے تکلف آجائے ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے من تعلق صرف الکلام لیسى  
 به قلوب الرجال والناس لم يقبل الله منه يوم القيامة صرفاً ولا عدلاً سراواة  
 ابوداؤد یعنی جس نے سپیر بات کا سیکھا اسلے کہ لوگوں کے دل ہاتھ میں لائے تو اور کافر  
 وفضل کچھ یہی قبول نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ صرف کلام کا وجوہ مختلفہ پر موجب تباہی  
 اعمال حسنة کا ہے ولہذا حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے هالك المتطعون قالها ثلاثاً  
 سراواة مسلح یعنی ہلاک ہوئے باتیں بنانے والے منہ بہ بہر کے کلام کرنے والے سیدے نے  
 کہا متقطع وہ شخص ہے جو کلام لایینی میں غرض توفیق کرتا ہے تنہا اس وقت میں کوئی جگہ اور کوئی  
 مجلس اس قسم کے لوگوں سے خالی نہیں ملتی جو متقطع نہوں اکثر خلعت نے اسی شیوہ کو اختیار کیا ہے  
 اور عقل و کمال سمجھ لیا ہے حالانکہ بالکل منافی بقرا ایمان ہے حدیث ابو ثعلبہ شہنی میں فرمایا ہے  
 کہ بہت دور مجھ سے دن قیامت کے بد اخلاق لوگ آجائے گئے شرار متشدق متفیق سراواة البیہقی  
 شرار کہتے ہیں کثرت و تزیید کلام کو تشدق کہتے ہیں توسع کرنے کو کلام میں بغیر احتیاط و احترا  
 کے یا مرد متشدق سے وہ شخص ہے جو لوگوں سے استہزاء و مسخرہ پن کیا کرتا ہے متفیق وہ



شخص ہے جو منہ بھر کے بات کہتا ہے ورنہ دین بے لگام گپ باز ہے \*

## فصل ۲

سنجملہ اسباب بت اسلام کے ایک کثرت شعر و شعراء ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا الشعر و تبہم  
 الفاوون الم ترا افعہ کل وادھیومون اور فرمایا و ما غلبنا الشعر و ما ینبغی لہ اور  
 حدیث ابی ہریرہ میں رفا آیا ہے لان یمتلئ جوف رجل قیحا یرید خیر من ان یمتلئ شعرا  
 متفق علیہ یعنی اگر کسی شخص کا پیٹ پیٹ بہرہ جو اس کو فاسد کر دے تو یہ بہتر ہے اس  
 سے کہ شعر سے بہرہ جو مرقعات میں کہا ہے کہ اس میں اشارہ ہے طرف استیلا شعر کے اس میں  
 تک کہ توان و ذکر علوم شرعیہ سے باز رکھے کیونکہ یہ مذموم ہے گو کوئی سا شعر ہی ہو **حکا**  
 البوسعید خدری کہتے ہیں ہم حضرت کے ساتھ چلے جاتے تھے موضع عرج میں کہ اتنے میں ایک  
 شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا حضرت نے فرمایا اخذ و الشیطان او اس کو الشیطان لان  
 یمتلئ جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلئ شعرا و الا مسلم یعنی اس شیطان کو پکڑو  
 اگر کسی شخص کا پیٹ پیٹ بہرہ جائے تو یہ بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ شعر سے بہرہ  
 حدیث دلیل ہے مذمت شعر پر مراد شعر سے اس جگہ شعر مذموم ہے نہ سخن محمود اسکے کہ عائشہ  
 نے کہا ہے حضرت کے سامنے ذکر شعر کا آیا تھا آپ نے فرمایا ہوا کلام فحسہ حسن و تسبیحہ  
 تبیح رواہ الدارقطنی و الشافعی عن عروۃ مرسل اب باقی رہی تنقیح اس امر کی کہ اچھا شعر  
 جس کو اچھا کہا ہے اور بر شر جس کو برا ٹھیرا یا ہے کون ہے سو حقیقت اس امر کی یہ ہے کہ  
 جس شعر میں توحید کا مضمون ہو وہ اچھا ہے اسکے کہ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اصدق  
 کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید ع الا کل شیء ما خلا اللہ باطل متفق علیہ

یعنی اللہ کا نام سچا جو ہا ہے سب جتن اسکو حضرت نے سچا کلام کہا پس جس شعر کا مضمون سچا  
 اور توحید پر مشتمل ہوگا وہ شعر حسن ہوگا ولما حضرت شریک سے قریب سو شعر کے کلام اسب  
 بن الصلت سے پڑھوا کر سنے اور یہی بیہ فہم تھے رہے رواہ مسلم یہ اسلئے کہ اسب نے سیادسی  
 اسلام کو پایا تھا اور وہ ایک شخص درویش منش تھا مضامین حقہ کو اپنے اشعار میں نظم کرتا تھا اس  
 معلوم ہوا کہ جس شعر میں اخلاق کریمہ و خصال حمیدہ کا ذکر ہو یا نصائح و موعظت وہ شعر  
 حسن ہوتا ہے جیسے ہند نائے عطار یا بوستان سعدی و عقائد جامی و نحو ہا ایسے ہی اشعار  
 کے حق میں ارشاد فرمایا ہے ان من الشعر حکمۃ و اہ البخاری عن ابی بن کعب حکمت  
 مراد اسجگہ عدل و علم ہے یا یہ مطلب کہ بعضا شعر کلام نافع ہوتا ہے اور جمل و سقہ سے منع کرتا ہے  
 یا امر و حکمت سے حدیث ہے بعض لوگوں نے ترجمہ چل حدیثوں کا نظم فارسی وغیرہ میں کیا ہے  
 بلکہ مجاور کتاب سنت میں لفظ حکمت سے حدیث ہی مراد ہوتی ہے واللہ اعلم اسی طرح جو شعر  
 طریقت اہل اسلام کے ہجو شرک مشرکین میں ہوتا ہے وہ بھی شعر حسن ہے براہ کرمتے ہیں  
 دن قرظیہ کے حضرت حسان بن ثابتؓ فرمایا اھم المشرکین فان جبرئیل معک یعنی  
 تو مشرکوں کی ہجو کرتیرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام ہیں پھر فرمایا اللھم ایدہ براوح  
 القدس متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حسان سے کہا تھا ان سراوح القدس کا  
 ینال یؤیدک ما نالحت عن اللہ و رسولہ یعنی جب تک تو اللہ و رسول کی طرف  
 سے محاصمت و مدافعت کرے گا تب تک جبرئیل تیری مدد کرے گا پھر فرمایا اھم حسان  
 فشیفی واشتقی رواہ مسلم یعنی حسان نے اونکی ہجو کی مسلمانوں کا دل شہدہ کیا اور اپنا  
 جی بھی شہدہ کیا دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ فرمایا اھم اقرئہا فانہ اشہ علیہم من  
 راسق النبل رواہ مسلم یعنی تم جو کرو قریش کی یہ اونپر تیرا چلائیے بہی زیادہ ترخت ہے

تیسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ حضرت حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھتے تھے وہ اوپر کھڑے ہو کر  
 طرف سے حضرت کے مفاخرت یا سافحت کرتے اور حضرت فرماتے ان اللہ یوید حسان و  
 القدر من مآفح افاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخاری یہ دلیل ہے اس بات  
 پر کہ شعر کہنا واسطے طرفدار می خدا و رسول و کتاب سنت کے مستحب بلکہ مسنون ہے اور آ  
 شاعر کا مددگار اللہ تعالیٰ ہوتا ہو جیسے دیوان فارسی نفح الطیب عن ذکر المنزل والحبيب کہ  
 اول سے تا آخر انحصار حدیث و مع سنت و زم راسی میں ہے و لیس الحمد اور دیوان حسان  
 بن ثابت ہی مروج ہے اوسمیں حضرت اور اسلام کی مدح اور کفر و شرک و مشرکین کی ذم ہے سو  
 اس قسم کا شعر حسن ہوتا ہے اسی طرح جو شہریت و منقبت جنابت یا وصف مبشرین بالجننت  
 میں ہوتا ہے وہ بھی شعر حسن ہے جیسے دیوان عبدالرحیم برحق قدس سرہ یا دیوان میر غلام علی  
 آزاد بلجرامی رح یا قصائد متفرقہ شعراء اسلام مثل قصیدہ ام القری و قصیدہ بابت سعاد و  
 قصیدہ بروہ رہے وہ قصائد جو مدائح علماء و اولیاء لکھے گئے ہیں اگر سبालغہ سے خالی اور زبان  
 آوری سے عاقل ہیں تو حکم اباحت میں ہونگے ورنہ اوسی حدیث مقداد کے نیچے دخل  
 رہینگے اذ ارایتم الملاحین فاحشوا فی وجوههم التراب و الا مسلحہ اسلک کہ  
 کسی کی شان و صفت کرنیکی اجازت اس سے زیادہ نہیں دی گئی ہے کہ ہم احسب فلانا  
 سے کچھ بڑے کہ ہمیں اسی طرح جو شعر حمد خداوند جل مجدہ میں ہے وہ شعر حسن ہے بلکہ احسن  
 اشعار ہے کہ جسے ہماری زبان پر یات پیدا کی ہے اور ہر کھویاں سکھایا ہے ہم اوس کی مدح  
 و ثنا کرتے ہیں اللہ کی حمد کتنی ہی کیجائے اور اوس کے اوصاف جلال و جمال کا بیان کسی قد  
 ہو ہرگز ایک شہ او سکی ثنا کا اور انہیں ہو سکتا کا احصی ثناء علیک انت کیا الثنیت  
 علی نفسك

السائلنا استوفيت واجب حمدہ

دلوان لی فکل صنت شعرة

اب رہے وہ اشعار جو قبیح ہیں سو بھلاؤ گے ایک وہ شعر ہے زمین ذکر فحش و فاحش کا ہو جسے  
 اردو میں دیوان جان صاحب کا یا مجر ذکر حسن و عشق و خط و خال معشوق و اوصاف محبوب  
 کا جیسے اکثر وادین فارسی کا حال ہے یا قصہ عشق و عاشقی کا جیسے اکثر شہزادیاں اردو وغیرہ  
 ہیں یا بیان عشق کا ہمراہ محارم کے جیسے ذکر امرد اور زن مجرمہ کا یا بیان بادہ و شراب کا اور  
 میح قبح نوشی کے جسطرح کہ اکثر اشعار وادین کے ان مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں یا  
 ذکر ہجر و وصال آشنا کا جس سے دل میں فتنہ برپا ہو یا ہجو اسلام و مسلمین کے یا میح کفار و فاسق  
 کی و نحو ذلک کہ یہ سب اقسام علی الاطلاق حرام یا مکروہ ہیں بلکہ نظم پر کچھ متوقف نہیں ہے یہ  
 معانی اگر سبانی شہین بھی لکھی جائیں تب بھی حکم اور نکاحی ہوگا جیسے کتاب بہار و دانش  
 و کتاب حسن و عشق و فناء عجائب و بوستان خیال و نحو ہا اس قسم کی کتابیں خواہ نظم ہوں  
 جیسے شہنوی میر حسن و قصہ گل و لکاولی وغیرہ اور خواہ شہزادوں سب اہل لہو و احدیث  
 ہیں اور قرآن پاک میں ذکر خریداری لہو و احدیث کا بطور مذمت فرمایا ہے اور اسکو  
 سرایہ ضلالت ٹھیرایا ہے اسی طرح جو اشعار لغت میں لکھے گئے ہیں اور انہیں مبالغہ  
 و اغراق و اطراد عمل میں آیا ہے وہ بھی مذموم ہیں باعتبار قائل کے نہ باعتبار مدوح کے  
 کہ قائل کو اوسقدر غلو مدح نبوی میں بر خلاف حد شرع و حکم رسول کے کرنا زیانہ تھا  
 جسطرح کہ بعض اشعار قصیدہ بردہ وغیرہ کا مضمون ہے یا بعض اشعار عجم نے زبان درازی  
 کی ہے فارسی یا اردو میں یہ اسلئے کہ جناب سالت صلکم نے اپنی تعریف سجد سے منع  
 فرمایا ہے اور کہا ہے لا تطردنی کما اطردت النصارى عیسیٰ بن مریم فانما انما  
 عبداً فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ من حدیث ابن عمر اسی طرح ایک

جماعت نے شہر بالا خوانی نعت میں کی ہے اور حد سے تجاوز کیا ہے سو اس قسم کی نظم و شعر دونوں مذموم ہیں پہر کسی نے ایسے مسائل جو کفر صریح ہوتے ہیں جیسے وحدت وجود و نحوہ نعت کے پردہ میں ادا کئے ہیں یہ شعر اقباج اشعار ہیں الغرض جو شعر ایسے مضمون پر شامل ہو جو شرعاً مکروہ یا حرام یا کفر یا شرک یا بدعت ہے تو وہ شعر تہج ہو گا اور اسی طرح اشعار سے پیٹ بھرے کو پڑا کہا ہے اور اسی قسم کے شاعر کو شیطان ٹھہرایا ہے یہ لوگ شیاطین الانس ہیں حدیث انس میں آیا ہے کہ حضرت کا ایک حادی تھا انجشتہ نام وہ خوش آواز تھا حضرت نے اوس سے فرمایا دیدیدک یا انجشتہ لاکسرا لفق الیرقا وہ نے کہا مراد اس سے ضعف لسا رہن متفق علیہ یعنی اسے انجشتہ تو حدی نکران شیشو نکو تہوڑا ل حدیث نے اس حدیث کو باب الیاء والاشعر میں وارد کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں امر مراد ہیں کیونکہ حدی نظم و شعر دونوں کو محفل ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورتوں کے سامنے گانا یا شعر پڑھنا نہ چاہئے کیونکہ وہ ناتواں دل ہوتی ہیں ذرا سی خوش آوازی و شعر خوانی پر اندیشہ اونکے بہک جاتے اور خاطر شکستہ ہونیکا نگار ہوتا ہے اب غریب اسلام کو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ شعر کی کثرت اس درجہ تک پہنچی کہ ایک شاعر کا دیوان صد شعر سے گزر کر ہزار ہا بیت تک پہنچا پہر کسی کا ایک دیوان ہے اور کسی کے چند دیوان ہیں تاکہ کہ مرزا صاحب کا دیوان لاکھ شعر کا دیکھا گیا اس پر گویا واضاعت و وقت کا کیا ٹکانا ہے اسی طرح ثنویات عاشقانہ کی کچھ گنتی نہیں ہے اسی طرح خرافات داستان ہاجم کی جیسے کتاب فردوسی طوسی ۵

زکیران بگری زبان قصہ خوان

دلش گبر و جان گبر و گبر سے زبان

اسی طرح منثورات قصص عشق و فسق بے گنتی مروج ہوئے ہیں انکے مقابلہ میں تلاوت قرآن کی اور ذکرِ حرمین کا بالکل رمزہ رجال و نسوان سے یک قلم مرفوع ہو گیا جس مرد و عورت بوڑھے

بچو کہ کوئی ناکوئی قصہ و داستان عشق و حسن کا نظماًثر لکے پھر تاہی مگر کہی علوم شرع و احکام مسائل کو بھول کر ہی یا دینین کرتا یہ حادثہ اسلام میں ایسا سخت ہوا ہے جسکے سبب ایک جہان تارک ہدایت ہو کر دشت ضلالت میں جا کر اصلاح چھوڑ کر فسق میں مبتلا ہو گیا جو مال خریداری میں اس قسم کی کتابوں کے صرف ہوتا ہے بی شبہ اس کے ذریعہ سے جہنم مول لی جاتی ہے پھر ان کتابوں میں تصاویر اہل قصہ بھی چسپان و طبع ہوتی ہیں یہ ایک دوسری بے برکتی و معصیت عمل میں آتی ہے انا اللہ یہ کتب و رواوین و شغویات بہ نسبت کتب دین کے صد ہا چند قیمت ہاتھوں ہاتھ جاتی ہیں اور کتب دین کو اگر گرفت تقسیم کرو تو وہی کوئی سنیں لیتا اور بعض لیتے ہیں تو آگ میں جلا دیتے ہیں اور بعض مطالعہ سے مانع ہوتے ہیں اور سبب ان تصاریف کے بدتر کتب داستان سے جانتے ہیں یہ اگر کفر نہیں ہے تو اس کے کبیرہ گناہ یا حرام ہونے میں تو کچھ بھی بحث نہیں پہنچتی واللہ العالی +

## فصل

مبغیہ اسباب غربت اسلام کے ایک شیوع و متعال تصاویر کا ہے ایسا کہ کوئی کم ہو گا جو یہ تصویر موجود نہ ہو گویا تعظیم بالقصد عبادت او سکون کر کہا ہو حالانکہ حدیث ابو طلحہ میں فرمایا ہے لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب لا تصاویر متفق علیہ یعنی جس گھر میں کوئی گتایا تصویر ہوتی ہے اس گھر میں فرشتے رحمت کے نہیں جاتے نووی نے کہا ہے کہ اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث عام ہے ہر کلب ہر صورت کہ فرشتہ ایسے گھر و ان میں آئے نہ کہتے ہیں کیونکہ احادیث باب مطلق ہیں انتہی مراد عدم سے یہ ہے کہ خواہ دشمن کی تصویر ہو جیسے کسی صنم یا دشمن کی یا کسی دوست خدا کی تصویر ہو جیسے کسی پیغمبر یا ولی یا عالم کے فرشتے رحمت کے کسی صورت میں ہی

اوس گہر میں نہیں آتے ہیں علمائے کما سبب اس کا یہ ہے کہ تصویر ایک محصیت فاحشہ ہر سہمین  
 مشابہت ہوتی ہے ساتھ مخلوق خدا کے اور بعض کی صورت معبود باطل کی ہوتی ہے عائشہ  
 کہتی ہیں حضرت گہر میں کوئی ایسی چیز نہ چوڑے کہ جسمین تصویر ہوتی مگر اوسکو توڑ ڈالتے  
 سراواہ البخاری ابن مسعود نے رفا کہا ہے اشدا للناس عذابا عند اللہ المصورون  
 متفق علیہ یعنی سب سے زیادہ عذاب اہمیں تصویر بنایا ہوا لون کو ہوگا عوض ہر صورت کے  
 ہر تصویر ایک جاندار بنکر جہنم میں مصور کو عذاب کریگی قتالہ ابن عباس رفا وھو متفق  
 علیہ حضرت نے کعبہ میں تصویر ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کو پا کر اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا  
 اس سے معلوم ہوا کہ تصویر اگرچہ کسی منظم محترم و مخدوم مکرم کی ہو تب بھی لائق شکست کے ہے  
 نہ لائق حرمت کے بعض جاہل ہمارے حضرت کی تصویر بنا کر اپنے گہر میں کہتے ہیں اور اوسکی تعظیم  
 کرتے ہیں یہ بھی ایک نوع پرستی کی ہے حضرت تو تصویر مٹانے کو آئے تھے نہ تصویر  
 بنوانے کو مگر ان بددینوں نے خود اودنہیں کی تصویر بنی یا کسی کا غذا یا کباب غیر اشیاء پر بننا  
 ڈالی انا اللہ علاوہ اسکے رواج تصویر کا اس زمانہ میں بیان تک عام ہو گیا ہے کہ دنیا کی کوئی  
 ایسی معلوم نہیں ہوتی ہے جسمین تصویر موجود نہ ہو یا تک کہ کمانے پینے کی چیز میں بھی پھر  
 لباس و مرکب و مکان و دیگر اشیاء مستعملہ انسان کا کیا ذکر ہے مانا کہ گناہ اسکا اونپر ہے جو تصویر  
 کش ہیں اور جنکے پاس یہ اشیاء مصورہ ہوتی ہیں وہ کچھ اونکی تعظیم نہیں کرتے کہ عاصی ہیں  
 لکن اتنا تو ضروری ہے کہ جس گہر میں شے تصویر دار وجود ہوگی وہاں فرشتے رحمت کے نہ آویں گے جب  
 کہ اتنا رحمت کے بے رحمت خالی رہا تو اب بحر عذاب و عقاب ارین کے اور کیا امید مبدودی کی باقی رہی  
 حالانکہ ممکن ہے کہ اگر اتمام کیا جائے تو کہ تصویر سے خالی رہ سکتا ہے اور جو شے میرع البذل ہے  
 اوسکو جلد صرف میں لا کر فنا کر دے تاکہ زیادہ بقا تصویر کا گہر میں نہ ہو مگر یہ غریب اسلام ہے کہ نام

کے امیر مسلمان اور آسودہ حال لوگ عہدِ گزشتہ کے دن کو تصاویر ہر نوع سے آراستہ کرتے ہیں اور بڑی زرینت اسیکو جانتے ہیں کہ چند بلوک و امرا و فرزانِ حسین و خوجہم کی تصاویر مٹلاتے اور دیوار پر لٹکتے ہوں اور لوگ اگر سیر و تماشا کریں اور واہ واہ و آفرین کی صداں طرے بند ہو جائے وہ گھر شرعاً بخانہ سے کچھ کم نہیں ہوتا ہے مسلمان کو درست نہیں کہ ایسا نہ مین رہے بسے اور اگر جائے تو چاہئے کہ ماسی تماشیل کو توڑ کر برابر کر دے اگر قدرت پائے ورنہ جانیے باز رہے ۵

مومن ہیں تو پہر نہ آئین گے ہم

بخانہ چھین ہے گو ترا گھر

## فصل

سبب اسباب غربت اسلام کے ایک مفاخرت و عصبيت سے حالانکہ حدیث عیاض بن حمار شامی میں فرمایا ہے ان الله ارحم الراحمين لا يفخر احد على احد ولا يغني احد احد رواه مسلم یعنی اللہ نے مجھ کو یہ سبب بھیا ہے کہ تم لوگ خاک ساری دنیا زبندی اختیار کرو کوئی شخص کسی پر فخر و ناز نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر باغی و ظالم ہو یہ دلیل ہے ترک مفاخرت پر و لاندہ حدیث انس میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت کو یا خیر اللہ یہ کہا تھا آپ نے فرمایا ذالک ابوہم سواہ مسلحہ یعنی خیر خلائق ابراہیم خلیل علیہ السلام تم نے میں حالانکہ نفس الامر میں یہ بات صحیح تھی لکن ظاہر میں اسکو براہ تواضع و دفع و ہم مفاخرت پسند نفرمایا اسی طرح ایک حدیث میں یہ فرمایا تھا کہ تم مجھ کو یونس بن متی پر فضیلت نہ دو سوجب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلواتم علیہم پر اپنے حق میں بڑاؤ کریں اور اپنی مدح بجد سے مانعت فرمادیں کہ لا تطرونی کہا اظہر النصاری ابن حریجہ الخ تو پہر کسی اور امت کی کیا ہستی ہے گو وہ کتنا ہی بڑا صاحب تہہ کیوں نہ ہو کہ اپنی تعریف آپ کرے یا اپنے آبا و اجداد پر نازان



وشادان ہو یہ بلا سب سے پہلے امراء میں آئی تھی پہر علماء و فقراء کی اولاد میں بھی آگئی کوئی اپنے  
 باپ کا ثنا خوان ہے باپ کو ولی اللہ جانتا ہے کوئی اپنے پیر کا مداح ہے پیر کو اپنا و ستیگر سمجھتا  
 ہے حالانکہ یہ سب خیالات البطل بالخلات ہیں حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے لینتھین اقلام  
 یغترنہون بآباءہم الذین ماتوا انما ہم فحم من جھنم اولیکون اھون علی اللہ  
 من الجعل الذی یدھدہ الخرابغہ ان اللہ قد اذھب عنکم عبیۃ  
 الجاہلیۃ و فخرھا بالآباء انما ہوا صوم من تقوا و فاجر شقی الناس کلھم بنو آدم و  
 آدم من تراب رواۃ الترمذی و ابوداؤد یعنی وہ اقوام جو اپنے باپ دادوں پر فخر کرتے  
 ہیں جو کہ مرچکے ہیں وہ اس فخر کر نیسے باز رہیں کیونکہ انکے وہ باپ دادے جہنم کا کوئلہ ہیں  
 یا اس گبریلے کٹرے سے جو غلیظ کو اپنی ناک سے لڑکا بنا پھرتا ہے زیادہ تر اللہ کے نزدیک خواہ  
 ذلیل ہیں اللہ نے تم سے نخوت و مغرورت جاہلیت کو دور کر دیا اب تو یہی دو قسم کے آدمی  
 ہیں مومن پر ہیزگار یا فاجر بد بخت سب آدمی آدم کے بیٹے ہیں آدم مٹی سے بنے ہیں یہ  
 حدیث دلیل ہے حرمت و معصیت ہونے پر فخر بالآباء کے اور اسکو عادت جاہلیت کی بتایا  
 ہے اور یہ بھی سنا دیا ہے کہ جن پر تم ناز کرتے ہو انکی حقیقت نزدیک خدا کے اسی قدر ہے  
 کہ وہ جہنم کے کوئلہ ہیں اگر کافر تھے یا خوار تر جعل سے ہیں اگر عاصی ناری تھے پہر ایسوں  
 پر جہنکا انجام یہ ہوا فخر کرنا کیسا بے انسان ایک ہی انسان کی نسل میں ایک ہی ماں باپ سے پیدا  
 ہوئے ہیں پہر ایک کا اعلیٰ ہونا اور دوسرے کا ادنیٰ ہونا یعنی چہ مطلب یہ تھیم کہ نسب کی راہ  
 سے تو کسی کو کسی پر کچھ بھی فخر و ناز کرنا نہیں پہنچتا ہے کیونکہ نسب میں سارے بنی آدم برابر  
 و یکساں ہیں رہا حسب سواو سکی تقسیم فقط و نوع پر ہے ایک یہ کہ ایماندار پر ہیزگار ہو تو وہ  
 اچھا ہے دوسرے یہ کہ بد بخت بد کردار ہو تو وہ بُرا ہے اس سے زیادہ کوئی امتیاز نہیں ہو

## اعتبار شرف آدمیان از حسب بست ۵ بہ تحقیق نسب آدم و حوا کا فیست

اس بلا عام ادارا اعتنا سے اسلام میں سخت غرور آگئی ہے شرفاء جاہل کسی کو اپنے برابر نہیں جانتے اگرچہ خود بے علم و بلیاقت ہو تبہین اور غیر اوز کا صاحب علم و دیانت ہوتا ہے بلکہ عام مسلمان کاسلام نہ کرنا تک انکو ناگوار گزرتا ہے کہتے ہیں کہ کیا یہ ہمارے برابر کا ہے جو بندگی و ادب بجا نہیں لاتا اور سلام کرتا ہے حالانکہ غیر خدا کو بندگی بجالانا اور تعظیم عظیم سے پیش آنا شرک و منحصر ہوتا ہے مسلمان سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں آپس میں سلام مسنون الاسلام نکیرین تو کیا کرین الموصوفان اخوة عامۃ است کو جانے دو خود قرآن میں ہو دو صالح و خیرہ انبیاء علیہم السلام کو انکی قوم کا بھائی فرمایا ہے اور اخا ہر ہوا و اخا ہر صالح کہا ہے اور حدیث عائشہ میں زعمنا آیا ہے اگر صواہر اخا کھروا احمد سو جبکہ التدر رسول در صیا انبیاء اور حاکم و منین کے اخوت کو ثابت کرین اور علیت جاہلیت سے منع فرماوین اور دارا سعادت و شقاوت کا ایمان و فوج پر رکھین نہ نسب و غرور پر تو پہر وہ دوسرا شخص کون لیا ہے جو آپ کو بہتر اور غیر کو بدتر سمجھ کر دعویٰ نسب یا منافرت بالا باء کرے اور پہر آپ کو مسلمان ہی سمجھے اور اس نسب کے لئے قصے پیش آئے اور اپنی قوم کا حامی بنے حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے من نصر قومہ علی غیر الحق فهو کالبعیر الذی سادی فهو یزج بذنبہ سرا و ابوا داؤد یعنی جو کوئی اپنی قوم کی مدد کسی امر ناحق پر کرتا ہے اوسکی مثال اوس اونٹ کی سی ہے کہ کنوٹے میں گر گیا ہو اور پڑا دم ہلاتا ہو یعنی یہ نصرت کچھ کام اوسکے نہ آئیگی جس طرح دم مارنا اونٹ کو اندر کنوٹے کے کچھ نافع نہیں ہوتا ہے واللہ بن الاستیع نے حضرت پوچھا تھا کہ عصبیت کیا چیز ہے کہا ان تعین قوم ملک علی الظلم سرا و ابوا داؤد یعنی مدد کرنا قوم کا اوسکے ظلم پر آخوان رؤسا

جب ظلم کرتے ہیں اور کوئی اوزار کا مدعی یا ستغیث ہوتا ہے تو اس پر اونکی غریب دہنیں سنتا یا پوچھتا  
انصاف نہیں کرتا بلکہ اپنی ہی قوم کا طرفدار بن جاتا ہے اس صورت میں گویا خود سہی ظالم ہو جاتا  
اور جو منہ اجزا اظلم کی ہے وہ اسکو سہی ملیگی یہ اگر سمجھتا تو معلوم کر لیتا کہ اس طرفداری و حمایت میں میرا  
دین دوسرے کی دنیا کے لئے ناقص برباد ہوا اور میں متکبر ٹھہرا اس سے بڑھ کر اور کیا حماقت ہوگی  
کہ دوسرے کی دنیا کے لئے اپنا دین کہوئے گناہ بے لذت اسی کا نام ہے اگر حق  
میں اخوان کے انصاف کرتا تو ساٹھ برس کی عبادت کے زیادہ اجر پاتا اور لہذا حدیث جمہیر بن مطعم  
میں فرمایا ہے لیس منامن دعاالی عصبیۃ سرا لا ابی داؤد یعنی وہ ہم مسلمانوں میں  
سے نہیں ہے جو ناحق کی طرفداری کی طرف بلائے اس کلمہ کو تین بار فرمایا پھر فیصلہ انسٹ  
کا حدیث عقبہ بن عامر میں یوں کر دیا انساب کہ ہذا کا لیست بمسیۃ علی احد کلکم  
بنو آدم طف الصاع بالصاع لہم مملوۃ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین و تقوی  
کفی بالرجل ان یکون بذیافا حشا بنجیلا سرا لا احمد والیہ یحق فی شعب الایمان  
یعنی یہ نسب تمہارے کچھ عجیب و غار کسی پر نہیں ہیں تم سب آدم کے پوتے ہو جیسے ایک صاع  
مثل دوسری صاع کے ہوتا ہے تم پر گناہ اسکو لہر نیزہ کر سکو گے کسی کو کسی پر کچھہ فضل نہیں ہے مگر  
دین و تقوی سے کافی ہے آدمی کو اتنی بڑائی کہ وہ بذر زبان گالی بکئے والا بخوس ہو میں کہتا ہوں  
اللہ تعالیٰ نے سہی قرآن میں دار مدار فضیلت و کرامت کا اسی تفاوت پر رکھا ہے کما  
قال سبحانہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم بالجملہ وجود اس مفاخرت و عصبیت کا  
اس امت میں خصوصاً اس کثرت و شدت کے کہ ایک جہان اس خبط علو نسب و نحوہ میں گرفتار  
ہے ذیل ہے غریب اسلام یہ اسلام اس زمانہ میں عفا و کمیسا ہو گیا ہے مسلمانان درگو  
و مسلمانی در کتاب

# فصل ۹

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک ابطال احکام و ترک حد و جنایات کا ہر امت اسلام میں جائز ہے کہ  
 یہ حد و مثل ذوالقن عبادات کے واجب عین ہیں جیسے حد سرقہ حد زنا سی بکر و نحصن حد خمر  
 حد قذف حد زنا حد قتل حد قطع الطریق وغیر ذلک ان حدود کے موقوف ہو جانے کو  
 ایک عمر و راز گز گئی ہم حکومت غیر اسلام کا شکوہ کیوں کریں کہ وہاں یہ حد و نہین جاری  
 ہیں یا انہوں نے اونکے نفاذ کو روک دیا ہے ہم یہی نہ کہیں کہ جہاں کہیں پانسویس ہجرت  
 کے بعد سے حکومت اسلام کی تھی وہاں یہی پابندی ان حدود احکام کی مشاہدہ نہوتی تھی  
 فتور سخت اجرائی ان حدود میں کماحقہ واقع تھا اور وجہ اسکی یہی تھی کہ ملوک و سلاطین کے  
 اخوان و امرا مرتکب حدود کے ہوتے تھے اور ان پر حدود کا جاری کرنا مشکل پڑتا تھا  
 اسلئے بعض حدود کے دوسرے قوانین نکالے گئے جیسے تاوان جرمانہ قید حالات و سخوبا  
 سو یہ بلا بھی اصل میں جاہلیت آئی ہے اور بدعت قدیم اہل کتاب ہے کیونکہ حدیث عائشہ  
 میں فرمایا ہے انما اهلک الذین من قبلکم لانہم کانوا اذا سرق فیہم الشریع  
 ترکواہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد الحدیث متفق علیہ  
 یعنی اگر شریف چوری کرتا تو اسکو چڑھ دیتے اور اگر کوئی غریب کرتا تو اسپر حد جاری کرتے  
 یہی کام اور کا موجب اونکے ہلاک کا ہوا اسی طرح ترک کر نیسے حدود کے اسلام غریب  
 ہو گیا ہے اور مسلمان ذلیل و خوار ہو گئے نوبت اس غربت کی یہاں تک پہنچی کہ خاص جریم  
 شریفین میں بھی حد و جاری نہیں ہیں پہر کسی اور جگہ کا کیا ذکر ہے جو کفر کو جب  
 بر خیزد کجا ماند مسلمانانی جب تک اسلام میں حکام اسلام پابند اجرائی حدود اسلام ہے تب تک

شوکت و صولت اسلام روز افزون رہی سامنے دیر پُر دین کے پتہ اعداد دین کا پانی ہوتا تھا  
جب مسلمانوں نے عیش میں ڈگر دین کے کاموں میں مستی و غفلت بلکہ چشم پوشی اختیار  
کی اللہ نے اعداد اسلام کو اونپر مسلط کر دیا اور جو رہی سہی عزت باقی تھی وہ بھی سب سلب کر لی  
اب اس زمانہ آخر میں سب کچھ و حقیر و کمزور و بے دولت و مال ہی فرقہ اسلام ہے و کائنات  
امر اللہ قدر اقدس و سرا اہل علم نے کہا ہے کہ بڑا باعث غربت کا سلامت اسلام میں بھی  
تعطل حدود و احکام کا ہے جسکے سبب ایک دہن عظیم مکن دین میں آگیا اور ایسا صدمہ پہنچا کہ  
اب اصلاح اوسکی بدون وجود مہدی و نزول عیسیٰ کے ممکن معلوم نہیں ہوتی ہے واللہ اعلم  
و علمہ احکم

## فصل

مبطل اسباب غربت اسلام کے ایک رواج پیری و مریدی کا سفہ اہل اسلام میں ہے میں یہ نہیں  
کہتا کہ بیعت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ سنت ہے لکن جب طرہ اور کاشورت سے  
وہ شکل مسنون تو مفقود ہو گئی ہے اور اوسکی جگہ صورت بتدعہ قائم رہی یعنی وہ امور چہر  
وجود بیعت کا کتاب سنت میں ہوا ہے جیسے بیعت کرنا ترک شرک یا کبائر ذنوب پر مشل  
زنا و سرقت و قتل اولاد وافر و کذب و بہتان کے یا ترک سوال و عدم فرار پر معرکہ کفار سے اور  
اوسکی بیعت تو کوئی نہیں کرتا اور نہ لیتا ہے بلکہ بیعت عرفی واسطے تحصیل مقامات باطن اور  
حصول نسبت کے ہوتی ہے سوا سطر حکم بیعت کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں ہے  
بلکہ ترقی مدارج باطن صحابہ کی بسبب عمل صالح و اخلاص قلب و صدق مقال و اکل حلال کے  
خود بخود ہو جاتی تھی اب جس مرید سفیہ کو دیکھو وہ بیعت کرتے ہی شیخ بنجی تا ہے

اور منظر صراح کا ہوتا ہے اور طریق اتباع سے نفرت ظاہر کرنے لگتا ہے تو یہ بیعت واسطے اس کے  
سبب شقاوت کی ہوئی نہ موجب سعادت کی یہ بیعت ضلالت پیری و مریضی عرفی کی پائے  
برس بعد ہر سچے حادث ہوئی ہے اور اس پردہ میں نقضوں نے اسلام کی حکومت و سلطنت  
بر باد کر دی اور ایک جہان کو ایمان سے پھیر کر طحی بنا دیا طریقت کو نہر لغویت کے جدا ٹھہرا کر لاکھوں  
غیر یوں کا ایمان لے لیا اور لوگوں کو کمال بطور حرام کے نوش جان فرمایا اس دوکانداری کے دام میں ایک  
عالم پس گیا اور شیطان نے ہر سچے مولوی ملاؤں کو بھی دھوکا دیکر عابد غیر اللہ بنا دیا اور عقل  
برزخ و تصور شیخ و ربط القلب بالشیخ و نحو ما میں لگا دیا سو اوں علما کے جو عارف کتاب سنت  
اکثر لوگ پندرہ میں ان لصوص دین کے آگئے اس لئے کہ ابلیس لعین نے اخلاص کو جسکے برابر  
کوئی شے اسلام میں نہیں ہے پردہ ریا و خدایت میں ظاہر کیا و سب علما الذین ظلموا انہی  
ینقلبون التدور رسول کا اگر یہ وعدہ نہ تو کہ ایک گروہ اہل حدیث کا ہمیشہ حق پر قائم اور  
مخالفین پر غالب رہیگا تو کوئی کسر ابطال دین اسلام میں ان حضرات نے اوٹھانے کی تھی  
یہ فریب سب بڑھ کر ہوتا ہے کہ دنیا کو پردہ دین میں کھائے اور دجال مہدی بن کر ظاہر ہو جائے  
ہی جگہ بڑے بڑے عقلمند بیک جاتے ہیں اور سو علما و کتاب سنت کے کوئی دوسرا انکے ٹکر  
زور و فریب کو نہیں پہنچ سکتا ایک قوم نے صد ہا سال سے اسی فقیری و شیخی و دینداری  
ظاہری کو اپنا رزق ٹھہرا ہے جب کسی طرہ کی لیاقت علمی و عملی و کتاب کی اپنے اندر نہ پائی  
تو یہ دوکانداری ایجاد کی یہی پیشہ انکے مرید بھی کرتے ہیں اور اس کو کمال ولایت و تمام کرنا  
سمجھتے ہیں واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون یہ طریقہ کسب معاش کا کسی صحابی  
و تابعی سے ہرگز ناظر نہیں ہے ومن لا یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نورا +

# فصل

مبجلہ سبب غربت اسلام کے ایک ترک قتال و جدال فی سبیل اللہ ہے بعد شیوع اسلام کے  
 اقطار ارض میں اہل اسلام نے غزو سے تقاعد کلی کر لیا اور بجای او سکے قتال و فساد حرب  
 و فتنہ کو قائم کیا یہ فتن و محن ہمیشہ روی زمین پر دیکھے سنے جاتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں  
 آدمیوں کا نقصان جان و مال کا ہوتا ہے اور کشمکش قید و قتل و حبس و دام و جلا و وطن و غیر  
 کی وقوع میں آتی رہتی ہے لکن کوئی ایک لڑائی بھی موافق شرع کے سنی دیکھی نہیں گئی جو کوئی  
 سربراہ آوردہ ہوتا ہے اور اولو العزمی ظاہر کرتا ہے مقصد اس کا ملک گیری یا تحصیل معاش یا  
 توسیع رزق اہل و عیال و اخوان ہوتا ہے نہ اللہ و شرع رسول و کتاب و حدیث ابو موسیٰ میں آیا  
 ہے کہ ایک مرد نے حضرت کما تھا اسی رسول خدا کوئی آدمی واسطے غنیمت کے قتال کرتا ہے اور  
 کوئی واسطے ناموری کے اور کوئی واسطے بہادری کے انہیں سے کسی کا طرہ ناراہ خدا میں ہے  
 فرمایا من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فصوص فی سبیل اللہ مستفق علیہ  
 یعنی طرہ ناراہ خدا میں اوسی شخص کا ہے جو کہ اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا ہو سو وجود اس  
 قتال کا سنہ پانسو ہجری کے بعد سے کا حقہ ثابت نہیں ہوتا جمہود معمر کے لوگ اسلام کے  
 کتب تواریخ میں لکھے ہیں وہ سب باوازل بند پکار کر یہی بات کہتے ہیں کہ یہ حرب و ضرب نہ  
 غزو ہے نہ جہاد بلکہ ایک فتنہ ہے اور فساد سو جب اصل بات یہ نکلی تو اب اسلام میں اگر غزوت  
 نہیں آگئی ہے تو پہر کیا وجہ اس استغراب عظیم کی ہے ایسے ہی امور کے تغیر و تبدل سے مسلمان  
 غریب ہو کر رہ گئے اسلام نے سب کو سلام کیا اور کہا **۵** کان ما کان بیتنا و سلام علیکم  
 اس پر طرہ یہ ہے کہ یہ جو لڑ جہادی آپ کو مستحق اون فضائل و بشارات کا سمجھتے ہیں جو کہ حق

شہداء فی سبیل اللہ کے آئے ہیں کیونکہ کتاب اللہ و سنت مظہرہ مناقب جہاد و مجاہدین سے لبرز ہے  
 لیکن تحقیق انون معانی کا موقوف ہے وجود صحیح جہاد پر سو یہ ایک خواب خیال ہے مدت دراز سے  
 یہاں تک کہ علماء اسلام نے قتال و حرب تیمور لنگ کو دائرہ جہاد شرعی سے خارج بتایا تھا  
 پہر آج کل کے جہاد کا کیا ذکر ہے کہ اب سارے قیود و شروط کیسے مفقود و ناسوجود ہیں

عقائد کا کس نشو و نام با چسپین

کا نیچا ہمیشہ باد بدست دام را

## فصل ۱۲

منجملہ اسباب بے اعتباری اسلام کے ایک شیوع نفاق کا ہے درمیان اہل اسلام کے حدیث ابی ہریرہ میں  
 فرمایا ہے نشان منافق کی تین ہیں اگر چہ روزہ رکھے نماز پڑھے اور یہ دعویٰ یا اعتقاد کرے  
 کہ میں مسلمان ہوں جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب ایمین  
 بنایا جائے تو خیانت کرے سوا کہ مسلمان عمر و کالفاظ رفعایہ ہے اسربع من کن فیہ  
 کان منافقا خالصاً من کان فیہ خصلۃ منھن کان فیہ خصلۃ من النفاق  
 حتی یدعھا اذا او من خان واذا حدث کذب و اذا عاہد غدر و اذا خان  
 فخر متفق علیہ یعنی چار خصلتیں ہیں جس کسی شخص میں وہ چاروں ہوں گی وہ منافق خالص  
 ہوگا اور جس کسی میں ایک خصلت ہوگی او میں وہی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسکو ترک  
 کر دے جب انت رکھتا ہے تو خیانت کرے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے تو ٹوڑ دے  
 جب جگہ کو تو گالی بکے میں کہتا ہوں منافق دو طرح ہوتے ہیں ایک وہ جو باطن میں کافر  
 ظاہر میں مسلمان ہوں حضرت کے وقت میں اسی نفاق کی بہت کثرت تھی تمام قرآن میں ذکر  
 اسی نفاق کا آیا ہے اور انہیں کے حق میں یہ فرمایا ہے ان المنافقین فی الدنیا



من النار یہ نفاق کفر سے بھی بدتر ہے اسی لئے جزا اسکی سب سے نیچے کا طبقہ قرار پایا کیونکہ کافر  
 مجاہد یا کفر ہوتا ہے ہر کوئی اوسکو کافر جانتا ہے بخلات منافق کہ اوسکو مسلمان سمجھ کر آدمی  
 دیو کا کہا جاتا ہے دوسری نوع نفاق کی وہ ہے جو اس حدیث میں مذکور ہوئی اسکو نفاق  
 عملی کہتے ہیں یعنی وہ شخص باطن و ظاہر میں مسلمان کلمہ گو تو ہے لیکن ان خصال بد میں مبتلا ہے  
 اسکو بھی حضرت نے بصورت اجتماع ہر چار خصلت کے منافق خالص ٹھیرایا ہے یہ وعید نہایت  
 درجہ سخت و درشت ہے ولہذا بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد اس سے اعتقاد استحلال ہے  
 اور ہو سکتا ہے کہ یہ خصال اربع کسی مومن میں بالخصوص بروجہ اعتقاد جمع نہوں لیکن سیر  
 نزدیک یہ تاویل صحیحہ نہیں ہے اسلئے کہ مومن اعتقاد استحلال کا تو ہرگز نہ کرے گا خصوصاً بعد  
 ان احادیث کے جو کہ مذمت میں ہر ایک خصلت کے ان خصال میں سے جدا جدا کثرت آئی  
 ہیں لیکن بوجہ محبت دنیا و تحصیل مال اور استحصال جاہ کے ایسے اعمال ضرور اس سے صادر ہوتے  
 ہیں سو جب ان اعمال پرصر رہیگا اور تاب نہوگا تو گویا نفاق اوسکا خالص و قوی ٹھہرا ہر جا  
 رواج ان خصال نفاق کا غالب اہل اسلام میں اسدرجہ تک پہنچ گیا ہے کہ بڑے بڑے اکابر  
 و اہل علم و فقیر بھی اوس سے بچ نہیں سکتے ہیں پہر جمال و عوام کا کیا ذکر ہے کہ اونکا تو پیشہ  
 یہی ہے کہ رات دن جھوٹ بولیں عہد کر کے بدل جائیں گالی گلوں کیا کریں پھیلٹرین امانت  
 میں خیانت کرتے رہیں ریاست کے اہلکاروں کو جسے دیکھا ہے یا اخوان امارت کی صحبت جبکو  
 نصیب ہوئی ہے اوسکو تجربہ نفاق خالص کا بخوبی حاصل ہے رہے عامہ مردم سواونکے  
 نفاق و خلاف سے تو ہر کوئی واقف ہوتا ہے ان خصال کے رواج نے اور بھی یہی سہی و فتن  
 اسلام کی برباد کر دے اور تحریف کازین ایمان میں بودیا اناللہ بلکہ نوبت غربت کی اس حد  
 تک پہنچ گئی ہے کہ جو شخص یہ کام نہیں کرتا ہے اوسکو اوسیکے مسلمان بہائی احمق و نادان

سمجھتے ہیں اور بیوقوف و سفیہ ناتجربہ کار کہتے ہیں اور منافق خالص کو عقلمند ہوشیار کار گزار سمجھتے  
 فہم مقدمہ شناس جانتے ہیں اس عکس القضیہ نے اس غربت کو اور بھی زیادہ زینت و رونق  
 بخشی ہے اب اگر اسپر بھی ہر مسلمان ہومن خالص ہے اور آپکو صائم و صلی سمجھ کر دعویٰ اسلام کا  
 رکھتا ہے تو جگہ رونے کی ہے \*

## فصل

مبطلہ اسباب بت اسلام کے ایک عدم مبالغہ ہے ساتھ اموال حرام کے حدیث ابو ہریرہ  
 میں فرمایا ہے یاقی علی الناس ضمانت لایبالی لمرء ما آخذ منہ امن الحلال امن  
 الحرام رواہ البخاری یعنی ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی کو کچھ پروا اس بات کی نہوگی کہ اس نے  
 جو کچھ لیا ہے وہ حلال ہے یا حرام میں کتنا ہوں یہ زمانہ ایک مدت دراز سے آگیا ہے بڑے  
 بڑے مدعی دینداری و خدا پرستی و وضع داری کے اس بلا میں مبتلا ہیں حالانکہ حلت و حرمت  
 اشیا و حلال و حرام کی روشن ہے کچھ مخفی ہی نہیں ہر کہ دھوکے سے اکل مال حرام میں گرفتار  
 ہو جاتے ہوں بلکہ شہادت کو تو حلال طیب جانتے ہیں اور حرام کو زرق سمجھ کر بے تکلف  
 کھاتے کھلاتے ہیں حدیث نعمان بن بشیر میں فرمایا ہے کہ حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا  
 انکے چمچ میں دھوکے دھڑی کی چیز میں ہیں جنکو بہت سے لوگ نہیں جانتے سو جو کوئی اون  
 شتبہ چیزوں سے بچاؤں اپنے دین و آبرو کو بچا لیا اور جو کوئی شہادت میں پڑا وہ حرام میں  
 جا کر الحدیث متفق علیہ اس حدیث کی شرح بسیط ہے جسکو دلیل الطالب میں لکھا  
 اور جتنے انواع اموال حرام و باطل کے ہیں انکا ذکر نام بنام رسالہ سعة المجال میں کیا ہے  
 اب ہر شخص اپنے مال و کسب کو رسالہ مذکور پر عرض کر کے معلوم کر لے کہ اوسکی کمائی کیسی ہے

اور اس کا رزق کمان سے حاصل ہوا ہے اگر حلال ہو تو اللہ کا شکر تہ دل سے بجالائے اور اگر  
 رزق حرام ہو تو اللہ سے ڈر کر توبہ کرے اور شنبہ سے محترز رہے اسلئے کہ عدم اعتنا ب شنبہ سے ڈر  
 حرام میں گرنے کا رکاوٹ ہے حلال کا حساب شنبہ پر عتاب جرم پر عتاب ہوگا اگر حرام نہ کرے احترا  
 نکر لگا تو پہرہ بنم سے بچنے کی سہی امید نہ کرے اسلئے کہ جو گوشت مال حرام سے اوگتا ہے وہ لائق  
 آگ ہی کے ہوتا ہے اور ایسے حرام خواہ کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی حدیث ابی ہریرہ میں  
 رفعاً آیا ہے کہ ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً وان اللہ اصرامو منین بھا امر بھ  
 المرسلین فقال یا ایھا الرسل کلو من الطیبات و اعملوا صالحاً وقال تعالیٰ یا  
 ایھا الذین آمنوا کلو من طیبات ما رزقنا کھ ذکر الرجل یطیل السفر  
 اشعث اغبر یدید یہ الی السماع یا رب یا رب و مطعمہ حرام و مشربہ  
 حرام و ملبسہ حرام و غدی یا نحر ام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم یعنی  
 اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے ناپاک کو قبول نہیں کرتا او سنے مومنین کو وہی حکم دیا  
 ہے جو رسولین کو دیا ہے کہ مال حلال و رزق طیب کماؤا چھے کام کرو پھر حضرت نے ذکر  
 ایک شخص کا کیا کہ وہ لبا سفر کرتا ہے میلہ کچھ لا کر دالودہ ہوتا ہے ہاتھ طرف آسمان کے  
 اٹھا کر رب رب پکارتا ہے حالانکہ اوس کا کمانا حرام ہے اور پینا حرام اور کپڑا حرام اور غذا  
 حرام اب کہو اوسکی دعا کیونکر قبول ہو یہ حدیث دلیل صریح ہے حلت مال طیب اور حرمت  
 مال حرام پر اور اس بات پر کہ جسکی غذا حرام ہے وہ محروم الاجابت ہوتا ہے ولہذا حدیث ابن مسعود  
 میں فرمایا ہے لا یکسب عبد مال حرام فیصدق منه فیقبل منه ولا ینفق منه  
 فیبارک لہ فیہ ولا ینکر خلف ظہرہ الا کان زادۃ الی لہ ان اللہ لا یحب السیئی  
 بالسیئی وکن محبوب السیئی بالحسن ان الخبیث لا یحبو الخبیث رواہ احمد وشرحہ السنہ

یعنی جب کوئی بندہ مال حرام کما کر صدقہ دیتا ہے تو وہ قبول نہیں ہوتا یا خرچ کرتا ہے تو او سمین بہت  
 نہیں ہوتی ہے اور اگر چھوڑ جاتا ہے تو جہنم کے لئے توشہ ہوتا ہے بدی بدی کو نہیں مٹاتی بلکہ  
 نیکی بدی کو مٹاتی ہے ناپاک سے ناپاک مٹھ نہیں ہوتا مطلب یہ ٹھہر کہ مال حرام سے بجز نقصان  
 و انجام بد کے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے جامع مال خبیث آخر کو جہنم میں جاتا ہے جابر  
 کا لفظ رفعاً یہ ہے لا یدخل الجنة لحمینت من السمیت وکل لحمینت من السمیت کا  
 الناسرا ولی بہ رواہ احمد والدارمی والبیہقی یعنی جو گوشت حرام سے اوگتا ہے  
 وہ بہشت میں نہ جایگا ہر گوشت جو کہ حرام سے بڑا ہے آگ اور سکی سستی تر ہے باقی رہی یہ  
 بات کہ اموال حرام کون کون سے مال ہیں اور اموال حلال کون کون سے سو تفصیل اسکی اسجگہ  
 گنجائش نہیں کر سکتی ہے رسالۃ السعۃ المجال شامل ہے اس تفصیل پر اسکی طرف رجوع کرنا  
 ضرور ہے مثلاً بیوع فاسدہ سب محرم ہیں اسی طرح مال چوری غضب عاریت خیانت کا اسیطر  
 مال رشوت و سود کا اسی طرح مہربخی و حلوان کا ہن اور مال رہزنی و غارتگری کا اسیطر وہ  
 مال مکسوب جو کسی فعل حرام کی وجہ سے حاصل ہو جیسے رقص و سرود و آلات لہو و لعب و  
 شمن کلب و سنو و زخم و کسب حجام و شمن دم و تصویر و اجرت و شتم و شص و قیمت اصنام  
 و خنزیر و مردار و خودک باجملة انواع اموال محرمة کے بہت ہیں اور سب اموال ناجائز کا  
 ایک ہی حکم ہے لکن اہل اسلام نے اس معاملہ خاص میں نہایت درجہ کی مسامحت و اکرہ  
 ہے اور کچھ بھی پروا رزق جائز و ناجائز کی فکر کے اللہ کا ڈرا ہے دلون سے نکال دالا ہے  
 یہاں تک کہ ہزار نفر میں ایک آدمی بھی اب ایسا نظر نہیں آتا ہے کہ اسکو اہتمام رزق  
 حلال کا ہو حالانکہ اللہ کے یہاں سوا حلال طیب کے کوئی نفقہ مقبول نہیں ہوتا پھر جو لوگ  
 کہ مال حرام سے زکوٰۃ نکالتے ہیں یا صدقہ دیتے ہیں یا اور وجوہ خیر میں اسکو صرف

کرتے ہیں جیسے بنا مسجد یا نہ رسمہ یا خانقاہ یا کندیدگی چاہ یا عمارت مہمانسرا یا اجڑا سی نہریا  
اطعام فقر اور خودک یا وقف مصاحف یا نشر کتب یا نذر و نیاز خدا تو وہ پورا استحقاق جہنم کا واسطے  
اپنے جمع کر لیتے ہیں اسلئے کہ اول تو وہ کسب ہی سے ہی سے حرام تہا پہ اب اوس حرام کو  
حلال کی جگہ صرف کیا اس خیال سے کہ وہ حرمت دور ہو جائیگی سود و رتنوئی لکن ایک عقاب  
بالای عقاب اور ثابت ہو گیا حدیث میں آیا ہے کہ راشی و مرتشی و الرش آگ میں جائیں گے  
راشی کہتے ہیں رشوت دینے والے کو اور مرتشی کہتے ہیں رشوت لینے والے کو اور الرش  
وہ جو بیچ میں ٹپ کر رشوت دلاوی یہ سب مستحق دوزخ کے ہیں پھر جسے اپنا مال رشوت وغیرہ کا  
کسی اچھے کام میں صرف کیا تو گویا وہ اللہ سے استنہاد کرتا ہے اب اگر اوسکو دو چند عقوبت کا  
سزاوارکمانہ جائیگا تو کیا وہ مال لائق قبول کے ٹھہرے گا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ سوامی اہل تقویٰ کے  
کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے انصافیتقبل اللہ من المتقین اور مستحق کا وصف حدیث  
عظیمہ میں یہ ارشاد کیا ہے کہ لا یبلغ العبدان یکون من المتقین حتی یدع ماکولہا  
بہ حذر الما بہ بأس رواہ الذرمذی وابن ماجہ یہ بحث اوس مومن کے حق  
میں ہے جو شرک سے پاک ہے اور جو کوئی باوجود ایمان کے آلودہ شرک بھی ہے تو اوسکا  
مال اگر حلال طیب بھی ہو گا تب بھی کوئی عمل اوسکا قبول نہوگا اس زمانہ میں ایسے لوگ  
کم ہیں جو شرک خفی سے محفوظ ہوں بلکہ یہ وقت ہے کہ کہ کم کہ لاپروہستی گور پرستی  
تقلید پرستی کرتے ہیں اور معذرا آپکو مسلمان جانتے ہیں اسلئے کہ نماز روزہ پرتعم ہیں  
فسبحان اللہ و محمد ص حدیث عبد اللہ میں فرمایا ہے طلب کسب الحلال فریضة  
یحلل الفریضة رواہ البیہقی فی شعب الایمان یعنی رزق حلال کا کمانا بعد وضویت  
نماز روزہ کو قوت حج کے فرض ہے اوس شخص پر جو اپنے نفس کی موت کا محتاج ہو یا کسی

اور کی سہولت اسکے ذمہ پر ہو جیسے اہل و عیال حلال سے مراد غیر حرام متیقن ہے اس میں شبہ  
 بھی آگیا کیونکہ تنفرہ شتبہ سے داخل احتیاط ہے نہ فرض اور جن لوگوں کا نفقہ دوسرے دن پر  
 ہے ان پر یہ وجوب نہیں ہے رافع بن خدیج کہتے ہیں حضرت یسے پوچھا تھا کون سا کسب طیب ہے  
 فرمایا عمل الرجل بیدارہ وکل بیع مبلور ورواہ احمد یعنی ہاتھ کی مزدوری یا پاک لین  
 دین جو کہ شرعاً فاسد و ضعیف نہ ہو ہاتھ کے عمل میں زراعت کتابت خیاطت قصارت تجارت  
 و ہر قسم کی صنعت داخل ہے بیع میں ہر طرح کا بیع و شرا شامل ہے جیسے تجارت بانواع اس  
 حدیث جو از حرفہ و بیع کا ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہو کہ یہ رزق جو کہ ان ذرائع سے حاصل ہوتا  
 ہے الطیب از راق و اصل کا کسب ہے و لہذا محمد حدیث مقدم بن سعد کرب میں فرمایا ہے  
 ما اکل احد طعاماً قط خيراً من ان یاکل من عمل ید ید یہ وان نبی اللہ داؤد  
 علیہ السلام کان یاکل من عمل ید ید یہ رواہ البخاری بیان میں شرف حرفہ کے  
 رسالہ رفوا الخرقہ نافع ہے

## فصل ۱۲

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک رواج شرک اکبر و اصغر کا ہے امت اسلام میں شداد بن  
 اوس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا اتخوف علی امتی الشرک والشہوۃ الخفیۃ قال قلت  
 یا رسول اللہ ان شرک امتک من بعدک قل نعم اما انہم لا یعدون شمساً ولا  
 قمر ولا حجراً ولا شاة وکن یرأون باعماً لہم والشہوۃ الخفیۃ ان یصبح احدہم  
 صائماً ثم یرض الشہوۃ من شہوات فی ترک صومہ رواہ احمد و البیہقی فی شعب  
 الایمان یعنی مجھے ڈر ہے اپنی امت پر شرک اور چسپی شہوت کا ہے کہ کیا اپنی امت

بعد آپ کے شرک کر گئی فرمایا ہاں سنئے وہ کچھ سویر چاند پتھر ت کو نہ پوچھیں گے مگر اپنے  
 علموں کو دکھائیں گے اور چھپی شہوت یہ ہے کہ کوئی شخص صبح کو روزہ دار اور ٹیگا اوسکے  
 سانسے کوئی شہوت آئیگی وہ روزہ چوڑیگا یہ حدیث دلیل ہے وجود شرک و شہوت حنفی  
 پر اور ریا کو اسجگہ شرک ٹھہرایا ہے یہ شرک اصغر ہے اور شرک اکبر وہ ہے جو قرآن میں  
 مشرکین سے نقل کیا ہے محمد بن لبید کا لفظ رنعا یہ ہے ان اخوف ما اخاف علیکم  
 الشریک الا صغرا قالوا یا رسول اللہ ما الشریک الا صغرا قال الہیاس و الہیاس و الہیاس  
 والبیہقی یعنی بڑا ڈر بجکو تیرے چوٹے شرک کا ہے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا ریا ہے معلوم ہوا  
 کہ ریا کا حکم میں شرک کے ہے اور ریا کا شرک ہونا منصوص سنت ہے ابو سعید خدری  
 کہتے ہیں حضرت اے اور ہم مسیح دجال کا ذکر کرتے تھے فرمایا کیا خبر نہ دون میں تمکو اوس چیز  
 کی جگہ ڈر بجکو تیرے مسیح دجال سے سب بڑھ کر ہے ہنے کہا ہاں فرمایا شرک خفی آدمی کہڑے ہو کر  
 نماز پڑھتا ہو پھر اوس نماز کو زیادہ پڑھے اسلئے کہ کوئی شخص دیکھ رہا ہے روا کا ابو جاحۃ  
 یہ بطور مثال کے فرمایا ورنہ ریا کچھ اسی صورت خاص میں مختصر نہیں ہے ریا کا ڈر دجال سے  
 اسلئے بڑھ کر ہو کہ دجال کے لئے ظاہر میں نشانیاں مقرر ہیں اوسکو اہل علم پہچانتے ہیں  
 اور ریا ایک نہایت مخفی چیز ہے ولکن بعض مشائخ نے کہا ہے ادراک الہی اصعب  
 من دبیب الخلل فی اللیلة الظلماء علی الصخرة الصماء السوداء یعنی معلوم کر لینا  
 ریا کا چونکہ کی چال سے اندھیری رات میں سیاہ ٹھوس پتھر پر سبھی دشوار تر ہے  
 میں کہتا ہوں دقائق ریا کے ایسے مخفی ہیں کہ بڑے بڑے عالم و صاحب دہل اوسمیں دھوکا  
 کھا جاتے ہیں پھر عوام کا کیا ذکر ہے غزالی وغیرہ نے اگرچہ بہت سی صورتیں ریا کی  
 بیان کی ہیں مگر سب پر سب استیعاب واستقرار نہ کیا کچھ بیان ریا کا رسالۃ لسان العرفان

میں اور کچھ کتاب زواجر میں بھی آیا ہے حضرت نے حدیث معاذ بن جبل میں فرمایا ہے  
 ان یسیر الیہ اشراک رواہ ابن ماجہ والبیہقی یعنی ذرا سی بھی ریا شرک ہوتی ہے پھر  
 بڑی ریا کا کیا ذکر ہے اور حدیث شداد بن اوس میں کہا ہے من صلی یرانی فقد اشراک  
 ومن صام یرانی فقد اشراک ومن تصدق یرانی فقد اشراک رواہ احمد  
 یعنی جس نے نماز پڑھی دیکھا نیکو وہ مشرک ہوا اور جس نے روزہ رکھا دیکھا لے کو اس نے شرک کیا  
 اور جس نے صدقہ دیا دیکھا لے کو وہ مشرک ہوا معلوم ہو گا کہ یہ ریا ہر عبادت میں ہوتی ہے  
 بدنی ہو یا مالی ایسے عمل کا اجر اللہ کے یہاں نہیں ملتا ہے ابوسعبد بن ابی نضالہ رفعاً کہتے  
 ہیں کہ جب اللہ دن قیاس کے جسمیں کچھ شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع کر لیا تو ایک بچہ  
 والا پکارا بچہ من کان اشراک فی عمل عملہ للہ احلاً فلیطلب ثوابہ من عندنا  
 غیر للہ فان اللہ اغنی الشراکاء عن الشراک رواہ احمد یعنی جس کیسے کسی  
 عمل بتدین کسی کو شرک کیا ہو وہ اپنا ثواب اوسے غیر اللہ سے مانگی کیونکہ اللہ سب شرکار میں  
 شرک سے غنی تر ہے یہ مضمون بہت سی حدیثوں میں آیا ہے یہ حدیثیں دلیل ہیں اس بات  
 پر کہ عمل صالح و عبادت خدا آمیزش ریا سے شرک ہو جاتی ہے اور قرآن سے ثابت ہو چکا  
 ہے کہ اللہ شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا تو گویا ریا کار مغفرت سے محروم ٹھہرے لکن ریا کے شراب  
 ہیں اور ریا کہی قبل عمل کے اور کہی اثنا عمل میں اور کہی بعد عمل کے عارض ہوتی ہے  
 اور ہر مرتبہ کا حکم جدا گانہ ہے اہل علم نے علاج ریا کا علم و عمل دونوں سے بتایا ہے سب  
 آسان طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے حسنات کو ایسا چپائے جیسے کوئی اپنے سیئات کو چھپاتا ہے  
 شرک کے شر درہیں اونچیں سے ایک دُور ریا بھی ہے اسکو شرک اصغر و شرک سرار کہتے  
 ہیں رہا شرک اکبر سو اس کے ذکر کرنے کی اس جگہ کچھ حاجت نہیں ہے اس لئے کہ واسطے ایضاح



انواع شرک کے رسائل مستقلہ تالیف ہو چکے ہیں فی الحال رسالہ مختصرہ انفکاک نام بہت نافع واقع ہوا ہے۔ پہنچانے شرک خفی کے ایک گورپرتی پر پرتی شغل برزخ تصور شیخ مزید عقیدت ساتھ پیر طریقت کے وصف پیر بالائی حد جائز اخبار غیب اعتقاد قدرت شفاء مرلیض و اغناء فقیر و رذائب و مخوذک ہے اللہ پاک کی صفات و احبہ و خاصہ میں کوئی کسی ہی صفت کیونکہ کسی کو شریک کرنا شرک صریح و کفر بواح ہوتا ہے خواہ انبیاء کو شریک کرے یا ملائکہ کو یا شیاطین انس و جن کو یا اولیاء اللہ کو شرک کا ہر جگہ ایک ہی حکم ہے جب سے اسلام غریب ہو گیا ہے خلق کے ایمان میں بھی ضعف عظیم آگیا ہو یہاں تک کہ مسلمان انواع شرک جلی و خفی میں مبتلا ہیں اور ان شرک کو شرک نہیں جانتے اسی لئے ان کو شرک سے توبہ نصیب نہیں ہوتی بلکہ اوس شرک کو اخلاص ایمان و قوت تقویٰ حسن عقیدت جانکر افعال شریک کو مثل اعمال صالحہ کے بجالاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے حال کی خبر پہلے سے دیدی ہے و ما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یہ عموم اقسام شرک کا ایک بڑا باعث ہے غربت اسلام بلکہ ذباب ایمان کا \*

## فصل ۱۵

سنجہ اسباب غلبت اسلام کے ایک حدیث جامع کثیرہ کا امت اسلام میں یہ بدعت دو طرح پر ہے ایک وہ بتدعمہ ہیں جبکی خبر حدیث ابن عمر میں رفعایون آئی ہے تفترق امتی علی ثلاث و سبعین صلوٰۃ کلمہ فی الناس الا صلوٰۃ واحدة قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی ساواہ الا لم یصدی ذکر ان بہتر فرقوں کا رسالہ کشف الغمہ میں آیا ہے اور شیخ جیل حر نے غنیۃ الطالبین میں وغیرہ فی غیرہ ان فرقوں کی بدعت اعتقاد میں تھی کہ ہر ایک

فرقہ نے ایک عقیدہ اپنا خلاف سنت کے اختیار کیا تھا دوسرے وہ بیعت ہیں جو اس زمانہ آخر  
 میں اسی فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے اندر حادث ہوئے ہیں اور اکثر بیوقوف لوگ آپ کو  
 سنی سمجھ کر ان بیعت کا استحسان کرتے ہیں معذرا اپنے اعتقاد و عمل کو آلودگی بدعت سے منسوخ جاتے  
 ہیں اور جب قدر احادیث ذم بدعت و مبتدعہ میں پیشہ و مد تمام آئی ہیں اور انکا محصل مفاد و دولت غیر  
 اہل سنت کو اعتقاد کرتے ہیں اپنی جان کو مصداق اور اخبار کا سنیں ٹھہراتے حالانکہ احادیث  
 ذم بدعت میں کسی فرقہ مبتدعہ خاص کا نام نہیں آیا ہے اگرچہ عمد مشہود لہ بالخیار میں بعض فرق  
 مبتدعہ کا حدوث ہو چکا تھا جیسے حدوث خوارج کا روبروسی آنحضرت صلیم کے اور حدوث  
 قدیریہ کا زمانہ ابن عمر میں اور حدوث رافضیہ غالبہ کا سامنے جناب امیر علیہ السلام کے بلکہ  
 عموماً مذمت بدعت کی فرمائی ہے اور اختلاط اہل بدعت تحذیر کی ہے سو جب مفہوم بدعت کا  
 کسی قوم میں پایا جائیگا خواہ فرقہ ناجیہ میں ہو یا طوائف ناریہ میں تو وہ قوم بقدر اپنی بدعت  
 کے متبع گھر کر مصداق احادیث مذکورہ کی ہوگی بدعت وہی امر تازہ و بتازہ نو بنو ہوتا  
 جو کہ دین میں داخل نہ تھا اور اوسمین مخالفت سنت مطہرہ کی لازم آتی ہے ولہذا حضرت  
 محدثات کو مشر امور اور ہر بدعت کو ضلالت اور ہر ضلالت کو نار میں فرمایا ہے اور حدیث  
 ابو ہریرہ میں کہا ہے من دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثر مثل انام من  
 تبعہ لانقص ذلك من اثامهم شیئاً رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ یعنی جو کوئی  
 کسی شخص کو طرف کسی ضلالت و بدعت کے بلاتا ہے او سکواتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ  
 کہ اس کے تابعین کا ہوتا ہے چاہئے کہ اس سے کچھ گناہ اونکے کم ہوں تو یہ نہیں ہوتا عبد اللہ  
 بن مسعود کہتے ہیں خط لنا رسول اللہ صلیم خطا ثم قال هذا سبیل اللہ ثم خط خطو  
 عن یمینہ وعن شمالہ وقال هذا سبیل علی کل سبیل منها شیطان یدعو

الیہ وقرء وان هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم  
عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون رواہ احمد والنسائی والداریمی  
یعنی حضرت ایک لکیر کینچی اور کہا کہ یہ اللہ کی راہ ہے پس اس کے دائیں بائیں اور لکیریں بنائیں  
اور فرمایا کہ یہ رستے ہیں ہر رستہ پر انہیں سے ایک شیطان طرف اس رستہ کے بلاتا ہے پس یہ  
آیت پڑھی کہ میری سیدھی راہ یہ ہے تم اسی پر چلو اور راہوں پر نہ چلو کہ اس راہ سے ہٹک جاؤ  
یہ وصیت ہے تم کو شاید تم ڈرو۔ اس حدیث میں یہ بات سمجھائی ہے کہ توحید و سنت کا فقط ایک  
رستہ ہے اور بدعت کے بہت رستے ہیں اور ہر بدعت داعی ایک شیطان ہے جو راہ راست  
حق سے گمراہ کرنا چاہتا ہے غصیف بن حارث ثمالی کا لفظ رفعاً یہ ہے ما احداث قوم  
بدعة الا سرفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خیر من احداث بدعة  
رواہ احمد یعنی جب کوئی قوم کوئی بدعت نکالتی ہے تو نسل اس کے سنت اوٹھ جاتی ہے اس لئے  
سنت کا پکڑنا بدعت کے نکلنے سے بہتر ہے لفظ سنت میں صغیر و قلیل سنت داخل ہے جیسے  
زندہ کرنا آداب خلا کا یعنی مطابق سنت کے طریقہ استنجے کا سکنا نایہ افضل ہے حسنہ عظیمہ سے  
جیسے رباط یاد رہے کا بنا نا قالہ فی المرقاة اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوٰۃ میں شیخ عبدالحق رحمہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی انصاف کی تقریر دہلیذیر لکھی ہے جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ سنت  
اگرچہ حقیر ہو اس سے دل میں نور آتا ہے اور بدعت اگرچہ حسنہ ہو اس سے ظلمت پیدا ہوتی  
یہاں تک کہ نوبت رین و طبع و ختم کی آجاتی ہے عیاذ باللہ انتہی حاصلہ میں کہتا ہوں  
بعض علما نے جو بدعت کو طرف سیدہ و حسنہ وغیرہا کے تقسیم کیا ہے پھر تقسیم و ایک بدعت ہے  
جس کے سبب سنت مرتفع ہو گئی یعنی سنت کا یہ حکم تھا کہ کل محدث بدعت و کل بدعت  
ضالۃ رواہ احمد والبیہاق و الدرمذی وابن ماجہ عن العریاض بن ساریہ

اور حدیث جابر میں فرمایا تھا مثلاً لا موحدا تھا وکل بدعة ضلالة رواہ مسلم اور حدیث  
 عائشہ میں کہا تھا من احدث فرائضنا هذا ما ليس منه فهو سر و مستفوع علیہ سواب  
 اس تقسیم سے یہ کلیہ ٹوٹ گیا تو یہ بات حسان کی سیج ہوئی کہ ما ابتدع قوم بدعة فودعہم  
 الا تراع الله من سنتهم مثلها اشكر لا یعیدها الیہم الی یوم القیامۃ رواہ الدارقانی  
 اور یہی مضمون حدیث غصیف سے رفعا غنقریب گزر چکا ہے اب فرقہ ناجیہ اپنے عقائد و انما  
 کو ان احادیث پر عرض کر کے نظر انصاف سے دیکھئے کہ کس قدر سمن اوغین سے مرتفع ہو گئے  
 ہیں اور کس قدر بدعات کا رواج ترقی پذیر ہے معتمد انکار کرنا اپنی ابتداء سے یعنی چہ ملا تعلق  
 قاری حنفی نے بدعات حریم کو ایک رسالہ مستقل میں جمع کیا ہے اور ابن الحاج نے بدعات  
 صوفیہ کا حال کتاب خل میں تفصیل وار لکھا ہے اور ابن شامہ نے کتاب الحوادث والبدع  
 بنائی ہے اور کسی قدر بدعات تصوف کو شیخ احمد سہروردی نے مکتوبات میں رد کیا ہے سب  
 اہل علم و اصحاب احوال و تبع ہیں اسی فرقہ ناجیہ میں تھے اور اپنے ہی فرقہ کی بدعات کو اونہوں  
 رد کیا ہے اسی طرح حنابلہ داخل السنۃ ہیں اونہوں نے بدعات عقائد کو خوب چھانا ہے  
 اور اغلاط اشعریہ و ماتریدیہ کو کہ وہ بھی السنۃ و فرقہ ناجیہ میں داخل ہیں بیان کر دیا ہے  
 یہ دلیل ہے اس بات پر کہ بدعت کو کچھ خصوصیت ساتھ بہتر فرقہ ضالہ کے نہیں ہے بلکہ  
 وجود ابتداء کا اس فرقہ ناجیہ میں بھی ثابت ہے اس فرقہ نے جب سے عمل کرنا جملہ ما انا  
 علیہ واصحابی پر ترک کر دیا ہے انکے اندر بھی بدعت گس گئی افسے اور بہتر فرق  
 گمراہ سے صرف اتنا تفاوت باقی ہے کہ وہ موسوم باہل بدعت ہیں جیسے خارجی سافضی  
 مرجی معتزل قدری جبریری و نحو ہا اور انکے لئے کوئی نام منجملہ بدع کے مقرر نہیں ہے یہ  
 ہنوز سنی کہلاتے ہیں اگرچہ رواج بدعت کا انہیں بھی ہو گیا ہے اور شیطان نے کہ انسان

کا عدو حسین ہے انکو یہی قالب استحسان میں پہنانس کر راہ سنت گمراہ کر دیا ہے ورنہ اس حدیث  
 سے پہلے یہ لوگ مصداق حدیث ابو سعید خدری تھے کہ حضرت نے فرمایا ہے من اكل طيباً  
 وعمل في سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة سواة الصدقي بلکہ بعثت کا جیسا  
 ناحق ہے اب توفیق ناجیہ میں رواج رسوم و مراسم شرک کا بھی بخوبی ہو گیا ہے پیر پرستی گو پرستی  
 رائی پرستی تقلید پرستی قانون پرستی تدبیر پرستی نے ایک جہان کو اپنے دام مکر میں پھانک کر صراط  
 مستقیم ایمان سے گمراہ کر دیا ہے فرقہ ناجیہ باتفاق اہل علم عبارت الہیست و جماعت  
 جماعت عبارت ہے کہ وہ حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ سے انہیں میں حق دائر ہے انکا اختلاف  
 اصول عقائد میں بارہ سکون سے اور فروع مسائل میں چار سو مسئلوں سے زیادہ نہیں ہے  
 وہ بھی شانہ نزاع لفظی الاما شاہ الدی و جہ سے یہ سب ایک فرقہ اہل سنت قرار پایا ہے پھر  
 بعض علما نے انکے اختلاف میں تطبیق دی ہے شعرائی رحم نے میزان میں قاعدہ تشدید و تخفیف  
 کا نکال کر سب کو ایک نفس واحد ٹھہرا دیا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ  
 میں درمیان مسائل عبادات و معاملات کے باہم حنفیہ و شافعیہ کے توفیق بخشی ہے امام بانی  
 قاضی محمد بن علی شوکانی رحم نے عجیب سعی مشکور فرمائی کہ سارے اصول و فروع اہل سنت و جماعت  
 کو اود کہ و نصوص کتاب عزیز و سنت مطہرہ پر عرض کیا جو مذہب موافق دلیل کے راجح و قوی یا  
 او سکوا ثبت رکھا جسکو خلاف دلیل کے پایا یا ثبوت اور کوا لیں ضعیف سے معلوم کیا او سکوا  
 بیان کر کے صحیح ٹھہرا دیا اور جو مذہب ایسے تھے کہ او کی بنیاد رائی مجرد و قیاس بحث پر تھی اور  
 کوئی برہان شرعی یا قاعدہ اصول فقہ او سکی شہادت نہ دیتا تھا او کی تضعیف و ترغیف کر دے  
 یہ کام اس امت میں ان سے پہلے کسی نے اس طرز خاص و اسلوب شایستہ پر انکے وقت تک نہیں  
 کیا تھا والدہ بیختص برحمتہ من یشاء یہ گویا مصداق اوس حدیث صحیح کے ٹھہرے حسین

حضرت نے یہ ارشاد کیا ہے الایمان یساک والحکمة یمانیة والفقہ یمان رواہ مسلم  
 ولله الحمد جس قدر احیاء سنت انکے دست و زبان و قلم سے ہوا مثل اس کے اس زمانہ آخر  
 میں دوسرے شخص سے معلوم نہیں ہے یہ مجدد تھے سنتہ ہجری کے قطر میں مین سید احمد بریلوی مجدد  
 سنتہ ہجری اقلیم ہند حبيب کج کو گئے اور اخبار اخبار شوکانی پر مطلع ہوئے تو مولوی عبدالحی وغیرہ  
 بتحریر خطوط کمال شوق و ادب و سفارت کی راہ سے سند الیقات شوکانی کی حاصل کی اور بعض  
 مولفات او کی ہمراہ اپنے ہندوستان میں لائے یہ قصہ عبداللہ خان علوی جز شاگردہ لانا سید  
 دہلوی نے اپنی کتاب منہج سدید میں چشم دیدہ لکھا ہے ہجملہ اونکے تین رسائل میں اپنے گھر کے  
 کتابخانہ میں پائے جنکو والد مرحوم نے کمال شوق نقل کیا اور کتابت کرایتا ایک فوائد مجموعہ  
 ووم در بہرہ سوم التحف والارشاد پہر بعد ایک عمر دراز کے اللہ نے مجھے حقیقت حنیفہ ظلم جو  
 کفار پر احسان عظیم فرمایا کہ مجھ کو اکثر مولفات جناب شوکانی رحمہ کی میرا زنی زر خط صرف کر کے ملک  
 میں وبلکہ ہمنوار ویند و حدیدہ سے منگوائی اور تلمذ اونکے شاگردان خاص سے نصیب ہوا اور  
 والنتہ ہر چند میں ابتدا شعور سے موعود تھی تا اور مقابل کتاب تقویۃ الایمان و تنبیہ المسلمین و  
 سنت و ہدایۃ المؤمنین کے عقیدہ رکھتا تھا اور بعد تکمیل تحصیل رسمی کے ضعف تقلید کا اور قوت  
 اتباع کی سہی مجھ پر واضح ہو گئی تھی لیکن حکم حریث من لہ لیشکر الناس لہ لیشکر اللہ مجھ پر  
 او اگر احسانات و افاضات امام ربانی جناب شوکانی نقشبندی رضی اللہ عنہ وارضاه کا یہی  
 واجب ہے اسلئے کہ سب زیادہ نفع مجھ کو انہیں کی مولفات شریفہ و مجامیع کریمہ سے حاصل ہوا  
 اور اللہ نے دین میں وہ فہم عطا فرمایا جس پر ایک جماعت اقران کو خند ہے اور سلیقہ استنباط  
 و کیفیت استدلال کا بخوبی طوع ید ہو گیا اور اتنا ز قوی و ضعیف حال و قال کا حاصل ہوا اور  
 حقیقت اصول و فروع علم شرع کی مکشوف ہو گئی اور ماہیت تقلید و اتباع کی اعمال میں

اور حقیقت شرک و توحید کی عقائد میں بخوبی مشہور ہو گئی کہ اب مافوق اوسکے تصور نہیں ہے  
 لو کشف العظام اسر ددت یقیناً مستند میں کچھ اپنے دین میں مقلد کذا می و متبع اصطلاحی  
 اور کانہیں ہوں اور نہ اونکے اجتہاد و راسی کو حجت سمجھتا ہوں اور نہ اونہوں نے میرے علم میں  
 کسی جگہ اجتہاد نرا کیا ہے بلکہ وہ تو سببیں دلیل و منقح برہان و موفوق اولہ و مبلغ کتاب و سنت  
 تھی پس بس ولہذا جس جگہ اونہوں نے اتفاقاً شاید نادرا گوئی مسئلہ بنیاد پر کسی دلیل ضعیف کے  
 لکھا ہے اوس جگہ میں نے اونسے موافقت نہیں کی جس طرح کہ بعض مسائل میں میں نے خلاف شیخ الاسلام  
 ابن تیمیہ و حافظ ابن قیم و امثالہما کا کیا ہے مثل مسئلہ فائزنا و غیہہ کے یہ اسلئے کہ میں کسی کا  
 متقلد عرفی نہیں ہوں بلکہ تابع دلیل ہوں اور حق ہر کس سے اکبر ہوتا ہے اگرچہ اس خلاف میں اعتقاد  
 میرا یہ ہے کہ مجھ کو بسبب قصور فہم کے اونکے مبلغ علم و مذاق استنباط تک رسائی نہیں ہوئی ہے کچھ  
 یہ بات نہیں ہے کہ اس وجہ سے میں بڑھ گیا ہوں اور معاذ اللہ وہ گسٹے ہوں ہر چند کوئی  
 عالم معصوم نہیں ہوتا ہے بلکہ تفاضل علم و درجہ کا ہر فرقہ اہل حق میں ثابت کیا انبیاء و کیا  
 صحابہ کیا تابعین کیا مجتہدین کیا محدثین کیا فقہاء کیا صوفیہ کیا علماء ربہ خین و لایزالون مختلفین  
 الا من رحمہ ربک و لذلک خلقہم لکن سلف کو خلف پر فضل تقدیم و تخری و تقوی کا بہرہ  
 ثابت ہے محض سخن و دھرم و حکم و بوجہ خبر مجرب صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امید ہے  
 کہ دن قیامت کے یہ علماء جنکی طرف اشارہ کرنا مستر تاج عامہ علماء امت ہونگے اور ایک جماعت  
 جمہور علماء و اولیاء کا اوپر رشک کر لگایہ آفتاب و ماہ تاب ہونگے اور تقبیہ مسلمین مثل عامہ  
 نجوم اسلئے کہ جس قدر احیاء سنت و امانت بدعت و اطافا زنا فضالت و انارت نور نبوت انکی  
 اور انکی امثال و اقربان کی جد و جہد و سعی و ہمت ہو مثل اوسکے کسی ولی کبیر یا شیخ عظیم یا عالم  
 فقیہ یا مجتہد راسی سے نہیں ہوا حضرت نے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے من تمسک

یسنی عند فساد امتی فلہ اجر مایۃ شہید س رواۃ البیہقی فی کتاب الشہد  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ مراد فساد امت غلبہ یثوت وہبل ہے قالہ فی المرقاۃ یہ اجر  
 توقف تسک بالسنہ پر ترتب ہوا کہ کوئی خود اوپر عامل ہے جس طرح کہ حدیث انس بن ابی قریبہ  
 من احب سننی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة رواۃ الذمذی راہ احیاء سنت  
 کا سہ حدیث بلال بن حارث میں زعماء آیا ہے من احیاء سنۃ صریح سننی قد امیت بعدی  
 فان له من الاجر مثل اجور من عمل بھا مرغیلان ینقص من اجور ہر شئی راہ  
 الذمذی و رواۃ ابن ماجۃ عن عمر ابن عوف زعماء سویہ وصف انہیں اللہ حدیث  
 و سلف سنت اور اوکی اتباع و تلامذہ میں تہا لا غیر اللہ احشرنا فی زمرہ کھربنا آمین

## فصل

منجملہ اسباب بت اسلام کے ایک غلبہ حب دنیا کا ہے اہل اسلام پر قاطبہ و کافۃ الکلم  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ حلالہ یہ حب سر ہے ہر خطا کا اور قرآن و حدیث مشحون و مملوین ذم دنیا  
 سے اور عادت اللہ کی یوں جاری ہے کہ جب کوئی قوم دنیا کو مقدم کرتی ہے تو دین اون کے  
 پاس سے رخصت ہو جاتا ہے حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہے من احب دنیا کاضر آخرتہ  
 و من احب آخرتہ اضر دنیا کاضر و اما یبقی علی ما یغنی رواۃ احمد و البیہقی  
 یعنی جسے دوست رکھا اپنی دنیا کو او سے نقصان پہنچا یا اپنی آخرت کو اور جسے دوست رکھا  
 اپنی آخرت کو او سے نقصان پہنچا یا اپنی دنیا کو سو اختیار کر و تم باقی کو فانی پر مین گستاہون  
 زمانہ خلافت راشدہ کے بعد سے اگرچہ سبیل خاطر اہل اسلام کا طرف دنیا کے ہو چلا تھا لیکن اب  
 فقط دنیا ہی لوگوں کا دین ٹھہر گیا ہے مسلمانوں اور نام اسلام کا او سو وقت تک زبان پر جاری



جنتک کہ دنیا کا فائدہ یا نقصان سامنے نہیں آتا ہے اور دین سے تعرض نہیں ہے اور جس جگہ دنیا  
 و دین کا مقابلہ پڑ جاتا ہے تو وہاں دنیا ہی اختیار کی جاتی ہے دین رہا تو کیا اور نہ رہا تو کیا یہ عزت  
 جو بسبب اس محبت دنیا کے شامل حال اسلام ہوئی ہے اصل اصول جمالیات بحق و انواع عزت اور لا  
 سخت عبرت کے ہے اگر دنیا محبوب نہ ہوتی تو پہر کوئی ایسا بیوقوف نہیں ہے جو آخرت کی سی شے  
 کا نقصان روا کر سکتا کیونکہ آخرت اگر سفال باقی ہوا اور دنیا جو ہر فانی تب بھی کوئی غافل اس جو ہر  
 اوس سفال پر ہرگز اختیار نہ کرے گا لیکن ابلیس کا بڑا حال واسطے گرفتاری اہل دین کے یہی تشرین  
 دنیا ہے جسکے حق میں حضرت نے بروایت ابو ہریرہ بیان فرمایا ہے کہ الا ان الدنیا ملعونۃ  
 و ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالم او متعلم و رواۃ الترمذی و ابن ماجہ  
 یعنی دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور عالم اور طالب علم  
 سہل بن سعد کا لفظ یہ ہے لو كانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما استقر کافر  
 منہا شربة رواۃ احمد و الترمذی و ابن ماجہ یعنی اگر دنیا نزدیک خدا کے برابر ایک  
 پریشہ کے بھی ہوتی تو اللہ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی اوس میں سے نہ پلا تا کنون وہ تو مردار  
 بھی زیادہ تر خوار ہے اسی لئے کافروں کو زیادہ دسی ہے اور انکی جنت مقرر کی ہے اور مومن  
 کے لئے قید خانہ ٹھہرایا ہے ابو ہریرہ نے رفقاً کہا ہے الدنیا سجن المومن و جنة الکافر  
 رواۃ مسلم و احمد جب اہل اسلام نے دنیا کو جنت سمجھ کر دانتوں سے پکڑا ہے اور شہوات و لذت  
 میں غرقاب ہو گئے ہیں تب اسلام بالکل غریب ہو گیا ہے حدیث جابر میں آیا ہے کہ حضرت نے  
 ایک مردانہ بچہ کو سفند کو دیکر فرمایا تھا واللہ لادنیا اھون علی اللہ من هذا علیک رواۃ  
 مسلحہ اور حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے لعن عبد اللہ یتار و لعن عبد اللہ رھو رواۃ الترمذی  
 یعنی بندہ اشرفی و روپیہ کا ملعون ہے یہ اس لئے کہ ہندگی روپیہ عیسے کی دلیل ہے حب دنیا پر اور

محبت دنیا کی ہلکا سی آہو پر یہ رفعا کتے ہیں حجت النار بالشہوات و حجت الجنة بالانکاء  
 مستحق علیہ یعنی دوزخ شہوتوں میں اور بہشت مکرویات میں محجوب ہیں نووسی نے کہا اسکے یہ  
 معانی ہیں کہ جنت تک پہنچنا ہے اسکے نہیں ہو سکتا ہے کہ انسان احتمال و ارتکاب مکرویات  
 کا کرے اور معیتوں اور بڑوں پر صابر رہے اور دوزخ میں جانا ہے اسکے نہیں ہوتا کہ لذات و  
 شہوات کو پورا کرے اسی لئے جنت فانیان پر دون کے اندر ہیں جسے اس پردہ کو پہاڑ والاؤ  
 مقصود تک پہنچا سو تک حجاب جنت اتمام رکازہ سے ہوتا ہے اور تک حجاب نار تکاب  
 شہوات سے رکازہ میں کوشش کرنا اندر عبادات کے اور موانع طبع کرنا طاعات پر اور صبر کرنا شہوات  
 سے و نحو ذلک اخل ہے اور جن شہوات میں آگ چھپی ہوئی ہے مراد اوستے شہوات محرکہ قلب  
 و قالب ہیں جیسے شراب خواری زنا کاری عشق بازی وغیرہ و حسد و کبر و غصب وغیرہ انتھی حاصل  
 میں کتاہوں عبادات بہ نسبت ذنوب کے کمتر ہیں یعنی تعدد میں ذکر اور نکاح سالہ محاسن الرجال  
 میں کیا گیا ہو اور کتاب مکام الاخلاق ہی اوپر شامل ہے اور محاصی گنتی میں بہ نسبت طاعات  
 کے زیادہ ہیں باطن کے کبار ہیں اور ظاہر کے چار سو ایک پہ گناہ اندرونی بدتر و سخت  
 تر ہیں گناہ جوارح سے ابواشہر بن عتبہ کہتے ہیں حضرت نے مجھے اقرار لیا اور فرمایا کافی ہے تجھ کو  
 جمع مال سے ایک خادم اور ایک مرکب راہ خدا میں سداۃ احمد و اهل السنن اور حدیث  
 عثمان میں نوایا ہے لیس کا بن آدم حق فی سواہی ہذا الخصال بیت یسکت  
 و ثواب یواری بہ عورتہ وجلف الخبیر والماعسر و الا الذمذی یعنی آدمی کا حق  
 اسی قدر ہے کہ ایک جو پڑا رہے کو اور ایک تئاسر چھپائے کو اور ایک ٹکڑا سو کوئی ٹوٹی کا کھانیا کو اور  
 پیسے کو جو حق کہنے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس سے زیادہ عیش اس استحقاق فانی کے سوا  
 ہوتا ہے جب حق سے زیادہ کوئی شخص لگا تو ضرور ہے کہ اس کا حساب بھی دن آخرت کے

دیکھا کہ کمان سے لیا اور کمان صرف کیا تھا اور سوقت اوسکو آٹے وال کا ہوا معلوم ہو جا رہا تھا  
 ابھی تو جا جتے زیادہ موجود ہے معذرا شکوہ افلاس و تنگدستی کا سامنے ہر ایک مخلوق کے کر  
 ناشکر و مبتلا ہے اور دین کو دیدہ و دانستہ اپنے ہاتھ سے برباد دیتا ہے عبید اللہ بن محسن نے رفا  
 کہا ہے من اصبہ منکر آصابہ سرابہ معافی فجب دہ وعدہ لا قوت یومہ فکانما  
 حیث لہ الدنیا یحذف فیہا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب یعنی عیسے  
 صبح کی اور وہ اپنے نفس میں مین سے ہے اور اپنے بدن میں تندرست ہے اور اسکے پاس  
 ایک دن کا کمان ہے تو گویا ماری دنیا اسکے لئے جمع ہو گئی ہے اس زمانہ میں ہم کسی کو  
 نہیں دیکھتے کہ اس درجہ سے کم قدر ہو بلکہ جس مفلس گرد افقیہ کو دیکھو گے اسکے پاس وہ چند  
 اس مقدار سے ہو گا لکن وہ اپنے دین سے محروم ہے اس لئے شاکی حاکم رہتا ہے اگر اسلام اور  
 تازہ و تر ہو تا تو کہی وہ بعد اس عافیت جان و تن و قوت یک یوم کو آپ کو محتاج نجاتا بلکہ سچیتا  
 کہ دنیا ہر کی دولت میرے ہی پاس ہے اس لئے کہ عافیت واسن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں  
 ہے اور جب آج کا رزق موجود ہے تو کل کا رزق کل ملے گا اور کاغذ و لکھنوی آج کیوں کیا جا  
 یام جدید و سراق جدید

شکوہ رزق کم ہونے پر تنگ حوصلہ گان	درنگو گریہ کر دھون شودت دانہ شمر
-----------------------------------	----------------------------------

دنیا کی مجبوتی اسلام کو بالکل غریب کر دیا اور ان کو کیا رونا ہے جو فی الواقع ضیق عیش میں مین اور اسان  
 و اسلام کی قدر نہیں کرتے رونا تو اوپر ہے چونکہ پاس نہ ہارون لاکھوں روپیہ نقد یا سامان و متاع  
 حاجت سے زیادہ موجود ہے پھر سہی چشم طمع و حرص مال و راز رکھتے مین اور کوئی خلاف واقع اپنی  
 قرضداری وزیر یا مری ظاہر کر کے تحصیل مال میں لگا رہتا ہے اور کوئی سوال حرام سے مال جمع کرتا ہے  
 اور کوئی دیگر وجوہ مجربہ سے و لہذا حضرت نے حدیث کعب بن عیاض میں فرمایا ہے ان کل امة

فتنہ و فتنہ امتی المال رواہ الترمذی یعنی اس بہت کا فتنہ یہی مال ہے اور ابن عباس نے فرمایا کہ ہے لہذا کان لابن آدم وادیان من مال لا تبغی ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب متفق علیہ یعنی اگر آدمی کے پاس دو جنگل مال کے ہوں تو وہ میسر جنگل اور چاہے گا یعنی سبب کمال حرص و طول الیل کے نہیں بہرتی آدمی کے پیٹ کو گریڑی اور اللہ تائب کی توبہ قبول کرتا ہے ۵

گفت چشم تنگ دنیا دار را | یا قناعت پر کن دیا خاک گور

میں کہتا ہوں حضرت و صحابہ و تابعین نے جس طرح زلیت و ستم فقر و ضیق رزق کے اس دنیا میں کی تھی بیان اس کا مع فضیلت فقر کے کتب حدیث میں آیا ہے معذراہ لوگ اس کو حاجت زیادہ سمجھتے تھے اس کے مقابلہ میں اس وقت کے مسلمان فقر و گریہ و بھرتیہ ملک و سلاطین کے بہن بنظر کثرت ندرت و جامہ و خانہ و خواہ کے لکن رات دن گدائی کرتے ہیں اور سامنے ہر مخلوق ذلیل کے تنگی رزق کے نالان رہتے ہیں اور باوجود حرمت سوال اور عدم استحقاق حال کے جمع مال حرام میں سرگردان ہیں اب اگر یہ حالت پر ملالت عین غربت اسلام و ندرت قوت ایمان و فقدان احسان نہیں ہے تو کیا ہے جو شخص آج یہ کہتا ہے کہ میں فاقہ سے ہوں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے فوضا اگر اس کے گھر میں چوری ہو جاتی ہے تو وہ سیکڑوں روپیہ کا مال چوری جانا بیان کرتا ہے اب کوئی اس سے یہ پوچھے کہ تو تو فاقہ کش تھیر سیتا تھا اتنا مال کس طرح چوری کیا تو وہ کوئی جواب با صواب نہ دے سکیگا اگر اسلام اس کے پاس ہو اور ایمان قوی رکھتا ہو تو اللہ سے ڈر کر جھوٹ نہ بولتا تو یہ نوبت غربت اسلام کی کیوں آتی اور اللہ بے سبب اس کو اپنے خزانہ غیب سے رزق پہنچاتا اور تنگی سے کشادگی بخشتا و مہینق اللہ یجعل لمغفر جاویر ذقہ من حیث لا یحسب لکن جو کہ اکثر خلق کو اللہ پر بہرہ و

اور اسکا ڈرنہیں ہے اسلئے نذرت سوال و جمع مال حرام میں گرفتاری و خواری نصیب ہو رہی ہو  
یہ ساری ذلتیں جو مسلمانوں کو ہوتی رہتی ہیں اور انکا سبب تو یہی ہے کہ ان لوگوں نے  
اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور مراسم ایمان کو طاق نسیان پر رکھ کر بے شرمی کا جامہ پہن لیا ہے جسکو  
سنو وہ یہی کہتا ہے کہ مسلمانوں پر ادبار ہے اور کفار کا اقبال کوئی کم نجات اتنا انصاف نہیں  
کرتا کہ یہ ادبار و اقبال کے سبب ہے اور کس طرف سے ہے خود کردہ راجہ دربان سمجھتے کب  
اللہ کو یاد رکھا کہ وہ ٹکویا در کہے تم تو یہ چاہتے ہو کہ جو عیش کفار کو نصیب ہے وہ ٹکومت میں  
بے مشقت اسی جگہ میسر جائے اور وہاں سبب نام کے مسلمان ہونیکے بہشت بھی ملے  
سو خیریت اللہ ظالم نہیں ہے عادل ہے اللہ نے جو دنیا کو کفار کے لئے بہشت کر دیا ہے وہ  
اسی لئے کہ انکا حصہ آخرت میں نہیں ہے قل تمتع بکفرک قليلا فانک من اصحاب النار  
ولا یحزنک تقلبہم فی البلاد متاع قليل ثم اداہم جہنم سو اگر وہی دنیا تمہارے  
حق میں ہی اسجگہ بہشت ٹھہر جائے تو پھر تم آخرت سے ہاتھ دھو ڈالو بہشت تو آخرت میں حیب  
ہی ٹکوملیگی کہ تم اسجگہ باوجود نہار مکروہات و آفات و بلیات و مصائب و نوائب کے مراسم ایمان و  
شعائر اسلام پر بموجب حکم خدا و رسول بلا کم و کاست ظاہر و باطن قائم و دائم رکھ کر کلمہ شہادت  
پر دنیا کو چھوڑ دے اور قلت دنیا کا رنج تمہارے دلمیں نہ آئیگا اور کسی کے گنج پر چند نگرے  
اور متادب آباد شرع رہو گے اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر اسلام غریب ہے اور تم اسلام  
سے بے نصیب ہو

این نانہ بخانہ پدر یا بدکر د

دنیا و داری و آخرت می طلبی

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا سودا منہنگا ہے اللہ کا سودا بہشت ہے جو کیسا آدمی دنیا کے لئے  
کیا کیا مشقت محنت اٹھاتا ہے جمع مال کے پیچھے اپنی جان کو مہالک میں ڈالتا ہے

پر بھی دنیا و سکو نقد تنہا کے حاصل نہیں ہوتی نعرہ آخرت جسکے لئے کچھ بھی اسے سخت تکلیف نہیں اٹھانی ہے بلکہ وہ کس طرح نرنے نام کے مسلمان ہونیسے بے نیک کام کے ہاتھ آئیگی جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ عقل سے خالی اور جہل سے مالا ہے \*

## فصل

سجملہ کسباب غربت اسلام کے ایک شیوع نظام کا اور اہل حق عباد کا ہے حالانکہ حدیث عائشہ میں فرمایا ہے لا دوا بین ثلاثہ دیوان لا یغفر الله الا شرک بالله یقول الله عز وجل ان الله لا یغفران یشرک به و دیوان لا یتکرہ الله ظلم العباد فیما بینہم حتی یقتضی بعضهم من بعض و دیوان لا یعبأ الله به ظلم العباد فیما بینہم و یبذل الله فذلک الی الله ان شاء عند بہ وان شاء تجا و نرا عندہ و لا البیہقی فی شعب الا لیماں یعنی مخالف اعمال تین طرح ہیں ایک وہ صحیفہ عمل ہے جسکو اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا ہے یہ شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ شرک کو نہیں بخشتا ہے دوسرا صحیفہ عمل وہ ہے کہ اللہ و سکو نہیں چھوڑتا یہ ظلم ہے بندوں کا آپس میں یہاں تک کہ بعض کا بدلہ بعض سے لیگا تیسرا صحیفہ عمل وہ ہے جسکی اللہ کچھ پروا نہیں کرتا وہ ظلم ہے بندوں کا درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے سو یہ اللہ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اور چاہے درگزر فرمائے یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ حقوق عباد کا مطالبہ و قصاص ہرگز امر ضروری ہے کوئی یہ جانے کہ بندوں کے حق بھی تو یہ کر نیسے سامنے خدا کے معاف ہوتا تو یہ اسکی غلط فہمی ہے اسلئے کہ اللہ کو اپنے حقوق کے معاف کرنے کا اختیار ہے جس طرح ہر بندہ اپنا حق مانگ سکتا ہے اور چھوڑ سکتا ہے لکن غیور کے حق کو اللہ تعالیٰ معاف

نہ فرمایا گیا جب تک کہ حقدار عفو نہ کرے یا بدلہ لے یہ اللہ کا کمال عدل ہے اگر یہ انصاف نہ ہوتا  
 تو مظلومین اپنی فریاد کو نہ پہنچتے ہیچارے یہاں وہاں دونوں جگہ مصیبت زدہ ٹھہرتے  
 خسرا الدنیا و الاخرہ ہوتے حالانکہ سامنے اس کے عدل کے یہ بات ظلم ہے اس لئے سطرلاب  
 حقوق عباد کا ضروری ٹھہرایا ہے تاکہ کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نہ رہے اسی جگہ سے  
 حضرت حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے من کانت له مظلمة لاخیر من عرضہ او  
 شیء فلیتحللہ البیوم قبل ان لا یكون دینا روا لا دینا ہون کان لا عمل صالح اخذ  
 منه بقدر مظلمتہ وان لیردکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ ففعل علیہ  
 رواۃ البخاری یعنی جس کیسے اپنے بھائی مسلمان پر کچھ ظلم کیا ہو آبرو میں یا کسی اور چیز  
 میں وہ آج کے دن اس سے معاف کر لے قبل اسکے کہ شرفی روپیہ کچھ نہوگا اگر ظالم کا عمل  
 صالح ہوگا تو بقدر ظلم کے لے لیا جائیگا اور اگر اس کے حسنات نہوئے تو مظلوم کے سیئات لیکر  
 اس ظالم پر لادے جائینگے مطلب یہ ٹھہرا کہ بندہ کا حق کسی صورت میں بھی ضائع نہ جائے گا  
 نیکی یا بدی سے بدلہ لایا جائیگا دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رنغایہ ہے اندرون ما المفلس  
 قالوا المفلس فیما من لا دینا ہون لا دینا ہون لا دینا ہون لا دینا ہون لا دینا ہون لا دینا ہون  
 القیامۃ بصلوۃ وصیام و زکوۃ و یا قیامۃ ہذا و قد ف ہذا و اکل مال  
 ہذا و سفک دم ہذا و ضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ و ہذا من حسناتہ فلان فنیق  
 قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایا ہون فطرحت علیہ فطرحت فی النار روا  
 مسلم یعنی تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کما مفلس ہم میں وہ ہوتا ہے جس کے پاس  
 نہ روپیہ ہو نہ سامان فرمایا مفلس میری امت میں وہ شخص ہے جو دن قیامت کے  
 نماز روزہ زکوۃ لیکر آئیگا پر کسی کو اسے گالی دی ہوگی اور کسی کو تہمت لگائی ہوگی

اور کسی کا مال کمالیا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مار پیٹ کی بہوگی کپڑی مٹھو کم کو اور  
 بعض حسنت دینگے اور کسی کو بعض دیگر اگر حسنت قبل حکم اخیر کے پہنچائیں گے تو مظلومین  
 کی خطائیں لیکر اس ظالم سپردال کو اسکو آگ میں جھونک دیں گے تیسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے  
 یہ ہے لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامۃ حتی یقاد للشاة الجملاء من  
 الشاة القرناذ رواہ مسلم یعنی تم ادا کرو گے حق حق والوں کے دن قیامت کو  
 یہاں تک کہ بدلایا جائیگا بے سینگ کے بکرے کا سینگ والی بکری ت ان حدیثوں میں  
 تامل کر نیسے ظاہر ہوتا ہے کہ مواخذہ حقوق العباد کا بہت سخت ہے خواہ متعلق مال  
 ہو یا جان یا آبرو بلکہ بنی آدم کے سوا حیوانات میں بھی مجازات و قصاصات حقوق یکدیگر  
 کے ہونگے اب اہل اسلام اپنے معاملات کا امتحان مقابلہ میں ان احادیث کے کریں اور  
 معلوم فرمائیں کہ وہ حقوق عباد کو ادا کرتے ہیں یا کلینیہ ضائع و برباد دیتے ہیں میرے  
 تجربہ میں تو یہ بات ہے کہ شاید سو حق میں ایک حق بھی کوئی کسی کا ادا نہیں کرتا ہے  
 الا من رحمہ اللہ ہمنے تو یہی دیکھا سنا ہے کہ اولاد مان باپ کا بجای حقوق حقوق  
 کرتی ہے والدین کچھ پر و احقوق اولاد کی نہیں رکھتے شوہر تارک حقوق زوجہ ہے  
 زوجہ حقوق زوج سے لاپرواہ ہے پر جبکہ ایسے رشتہ مستحب میں حال اضاعت حقوق  
 شرعیہ کا یہ ہے تو دوسری قرابت والوں اور ہمسایوں اور اصحاب وغیرہم کے حقوق کا  
 پاس دلحاظ بھلا کون کرے گا ایک تقسیم میراث کی ہے موافق فرائض خدا کے سو وہ رشتہ  
 دراز سے مثل شرع منسوخ کے ہو گئی ہے گھر میں علماء و فقراء و فقہار کے ترکہ بہوجب سہام  
 کتاب و سنت کے تقسیم نہیں ہوتا ہے اور اہل حقوق اپنے حصص مجرورم رہ جاتے ہیں  
 جو کوئی گھر میں بڑایا زبردست ہوتا ہے وہ سارے مال متروک پر قابض بن جاتا ہے



پھر جس کسی جگہ آفاق قسمت میراث کی ہوتی ہے تو او سمین عدل کامل لمخوط نہیں رہتا پھر کوئی اولاد کو مستحق جانتا ہے اور اناث کو محروم کرتا ہے اور کوئی ازواج کا حصہ ترکہ نہیں دیتا حالانکہ سب حقوق عبادین یہ حق میراث کا اقدم و اہم ہے کیونکہ دارمہ اس خانہ داری و اوقات بسری کا اسی معاش پر ہوتا ہے اور اسکے ضائع کر نیے جہنم واجب ہو جاتی ہے یہی حکم عرفی و صحت کا ہے بیان حقوق والدین و حقوق اولادین رسالہ اسعاد العباد و نافع ہے اور رسالہ حقیقۃ الاسلام قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس باب میں تحریر جامع ہے واسطے ایضاح حقوق حبلہ عباد کی تالیف مستقل چاہئے اس لئے کہ حقوق خدا و بندہ میں اور حقوق عباد و کثیر الوجود جیسے حق سلطان و رعیت و حق سید و مملوک و حق اقارب علی اختلاف ازواعہم اور جیسے حق معان اور حق ہمسایہ اور حق اہل محلہ و اہل بلد و اہل قلعیم و حقوق معاملات بیع و ثمر و نکاح و عتاق و اجارہ و وکالت و نحو ذلک کتب حدیث سے پتہ ہر ایک شخص کے حق کا بڑا ہو یا برابر یا چھوٹا اور بنی آدم میں ہو یا حیوانات معجمین مل سکتا ہے ان حقوق کے ضائع ہو جانے سے غربت عظمیٰ دین اسلام میں آگئی اور مسائل خلق فاسد ہوئے ظہر الفساد فی البدو البیہ بما کسبت ایلہی الناس \*

## فصل ۱۷

بہت کہ اسباب غربت اسلام کے ایک غفلت و لغو و سہو ہے ادا سی عبادات منفرضہ و نافلہ میں حالانکہ شارع علیہ السلام نے بہت کچھ وعید حق میں مصلیٰ سا ہی لا ہی کے فرمائی ہے اور نماز کی چوری اور روزہ کی تباہی اور زکوٰۃ کی خرابی اور حج کی بربادی بیان کی ہے حدیث جابر میں فرمایا ہے بین العبد و بین الکفر ترک الصلوٰۃ سواہ مسلحہ یعنی بندے اور کفر میں یہی ترک نماز ہے اگر نماز پڑھتی بندہ مسلمان ٹھہرتا ہے تو کافر ہو گیا

اس میں کچھ ترک اٹھی یا وقت کا نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت کی نماز بھی بی غدر  
 ترک کر نیسے کا فرم ہو جاتا ہے یہی ارشاد حدیث بریدہ میں فرمایا ہے العمد الذی بیننا  
 و بینہم الصلوۃ فمن ترکها فقد کفر رواہ اہل السنن الاربع عبداللہ بن شقیق  
 کالفظ یہ ہے کہ ان اصحاب رسول اللہ کا یہاں شیخا من الاعمال ترک کر کفر  
 غیر الصلوۃ رواہ الدرمذی یعنی صحابہ تارک نماز کو کافر جانتے تھے اور یہی حق ہے  
 اس لئے کہ حضرت نے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے من لم یحافظ علیہا لم تکن لہ اولاد  
 لا رہا نا ولا حجة وکان یوم القیامۃ مع قادیون و فرعون و ہامان و ابی بن  
 خلف الحدیث رواہ احمد والدارمی والبیہقی لفظ محافظت سے سمجھا گیا کہ  
 جو شخص نمازی ہے مگر محافظ نہیں ہے مثلاً ایک دو وقت کی نماز پڑھتا ہے اور ایک دو  
 وقت کی اڑا جاتا ہے یا کم پڑھتا ہے اور ترک بہت کرتا ہے جیسے رمضان و عیدین کے  
 نمازی ایسا شخص بھی کافر ہوتا ہے اور سکا حشر ہمراہ کفار کے ہوگا قطعاً بلا شک و شبہ  
 اس صورت میں ایسے شخص پر نماز جنازہ نہ پڑھے اور مقابر مسلمین میں اس کو دفن نہ کرے  
 لیکن رسم یون جاری ہے کہ سارے نام کے مسلمانوں اور کلمہ گو یوں پر نماز جنازہ کی  
 پڑھتے ہیں اور سلف مسلمین کے قبرستان میں ان کو دفن کرتے ہیں سو یہ صریح غریب ہے  
 اسلام کی آج اگر حکومت اسلام مطابق سنت اسلام کے قائم ہوتی تو ان کے اسلام و علماء  
 دین ہرگز یہ کام کرنے دیتے اور مثل مردار کے لاشہ بے نماز کو کسی مناک تیرہ واریں ہیکو  
 ویتے لکرنے لے بھی نہ مجبور کر رکھا ہے ابوالدرداء کہتے ہیں اوصافی خلیلی ان لا تشترک  
 باللہ شیئاً وان قطع و حرقت ولا ترک صلوۃ مکسوبة متعمداً فمن ترکھا  
 متعمداً فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانھا مقام کل شر رواہ ابن ماجہ

یعنی مجھے وصیت کی میرے دوست دلی نے کہ تو شریک نکر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگر چہ  
 تو بارہ بارہ کیا جائے یا آگ میں جلایا جائے اور ترک نکر نماز فرض کو جان بوجھ کر جو کوئی  
 دیدہ و دلہستہ اوسکو ترک کرتا ہے اوس سے ذمہ اللہ کا برسی ہو جاتا ہے اور شراب مت پینا کہ  
 وہ کبھی ہے ہر برسی کی بین کہتا ہوں کہ یہ وعید ات حق میں تارک غیر محافظ نماز کے متی ارگے  
 سوا وہ وعیدات ہیں جو عدم اعتدال ارکان و طمانینت و عدم حضور دل پر آئی ہیں اون سے  
 سبھی بچنا نہایت مشکل ہے اور فقدان اون کا دلیل ہے شدت غربت اسلام پر اسی طرح  
 دربارہ ترک صوم و زکوٰۃ و حج و عیدات شریات و ادہین مطلقاً و تقیداً بلکہ ادا کرنے پر ان ابنیہ  
 اسلام کے بھی بصورت عدم صحت نیت و صحت شرط و عدم وجود مراتب مطلوبہ عید آئی ہے  
 ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ ان کاموں کو کرتے ہیں اون سے یہ کام صورت شرعی پر کماحقہ انجام  
 کو نہیں پہنچتے سو یہی غربت اسلام ہے اور اسی کا نام ضعف یا ندرت ایمان ہے ہر اور نکا کیا  
 ذکر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صدقے مرشد کے نہ کبھی پڑھی اور نہ قضا ہوئی کروہ تو یقیناً کندہ  
 و فرخ ہیں اور حلال الدم و المال اور نکاح اگر تائب نہ ہوں تو یہی ہے کہ مثل مرتد کے قتل  
 کے جہا وین اور بقابر مسلمین میں دفن نہ ہوں کیونکہ فرضیت قطعی اور صدق و عید قطعی  
 میں یہ پانچوں امر جنہ اسلام کی بنیاد ہے برابر ہیں جس امر کو انہیں سے کوئی بعد فرض  
 ہو نیکی بلا غدر شرعی ترک کرے گا فر ہو جائیگا گو کلمہ گو ہو اور آپکو مسلمان کہے یا سمجھے \*

## فصل

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک تشبہ ہے ساتھ کفار کے عموماً و خصوصاً حالانکہ قرآن میں آیا ہے  
 ومن یولہم منکم ذانہم اور حضرت نے فرمایا ہے من تشبہ بقوم فهو منهم پیشا

شامل ہے ہر امر ظاہر و باطن کو ظاہر جیسے طرز لباس و سواری و مسکن و کلام و طعام و اجتماع  
 موسموں و اعیاد و اختیار عادات مجالس و جلوات اہل کفر باطن جیسے اخذ خوی و خصلت شرک  
 و کفر اور محبت رسوم کفر و میل خاطر لطرف اخلاق غیر اسلام پہ خواہ یہ مشابہت مجوس کے  
 ساتھ ہو یا ہنود کے یا کسی اور فرقہ غیر اسلام کے یہ حدیث خواہان منشرح دراز ہے کتاب اقتضا  
 الصراط المستقیم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ باب میں حجت بالغہ آئی ہے اوسمیں تفصیل  
 اس تشبہ کی بہت ابط سے بیان کی ہے جزا اللہ خیرا اسی تشبہ میں تشبہ صلحاء کا ساتھ  
 فساق کے اور تشبہ اہل سنت کا ساتھ اہل بدعت کے بھی داخل ہے و ہذا الباب ۱۳  
 جلد اس تشبہ نے اس راۓ آخر میں یہاں تک ترقی پائی ہے کہ سارے شعائر دین و مشاعر  
 اسلام مضحک ہو گئے اور ایک جہان اسی تہذیب جدید ناسدیکو حسن خلق سمجھنے لگا اور تمام  
 عبادات و معاملات و عادات و خصالات میں دخل ان تشبیہات کا سدہ و استعارات فاسدہ  
 کا ہو گیا فانا اللہ گویا مذہب معتزلہ نے رواج پایا کہ ان کے نزدیک حسن و قبح اشیا عقلی ہوتا  
 نہ شرعی سو جن امور کو اس وقت کے عقلا نے جو کہ در حقیقت سفہاء و جہلاء میں خوب و  
 مرغوب ٹھہرا دیا ہے اوسیکو عوام و خواص اہل اسلام نے اپنا شیوہ و طریقہ کر لیا ہے اس  
 بڑے اور کیا غربت اسلام کی ہوگی اس اجمال کی تفصیل کو ایک فقرہ کار ہے لیکن  
 مروایمان طلب نہیں چند الفاظ سے سارے مطالب کو پاسکتا ہے جن کا بیان کرنا اس  
 مختصر میں دشوار ہے ہاں وہ تشبہ جو فاسق ساتھ مومن کے کرتا ہے اور جاہل ساتھ  
 طالب علم کے وہ برا نہیں ہے اس لئے کہ اگر اوسمیں فی الحال کوئی تشابہہ یا کا بھی ہوگا  
 بھی یہ امید ہے کہ شاید مرور و استقامت امور سے یہ تبدیل باخلاص ہو جائے کیونکہ  
 مرد شریف کو اس بات کی بھی عار ہوتی ہے کہ باطن خلاف ظاہر ہو

لعل اللہ میری زنتی صلاحاً

احب الصالحین ولست منهم

کسی شخص تجربہ کار خدا دوست راست کردار نے کیا خوب کہا ہے ۵

ان القسبہ بالکلام فلاح

وتشھوا ان لو تکلونوا مثلھم

## فصل ۱۹

سبحان اسباب غربت اسلام کے ایک یہ ہے کہ اہل اسلام میں رواج رقیہ و تعویذ و کمانت و رمل و جفر و نحوہ کا بہت ہو گیا ہے حالانکہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے ان الرقی والتعویذ والنجوم شرک رواہ ابو داؤد رقیہ کہتی ہیں منتر کو تسمیہ وہ تعویذ گند اسے جو نیچے کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے یا وہ حرزات ہیں جو واسطے دفع نظر بد کے عرب صبی پر لٹکاتے تھے تو کہ وہ عمل ہے جس سے مرد عورت کو چاہنے لگے یا ناگے پر کچھ پڑھ کے باندھنا یہ سب اشیاء بحکم شرع باطل ہیں انکو شرک اسلئے فرمایا کہ جیسا طرح جاہلیت میں یہ چیزیں متعارف تھیں ان میں شرک ہو کر آتا یا ان چیزوں کا اعتقاد تاثیر کی راہ سے اخذ کرنا اور عمل میں لانا شرک تک پہنچا دیتا ہے جابر کہتے ہیں حضرت سے حال نشر کا پوچھا تو فرمایا ہومن عمل الشیطان رواہ ابو داؤد نشر ہضم فون ایک منتر ہے جو خطبی دیوانے اسید زہ پر کرتے تھے حکایت عیسیٰ بن حمرہ پاس عبید اللہ بن عکیم کے گئے انکو سوخ بارہ ہو گیا تھا کہا تم کوئی تسمیہ نہیں لٹکا لیتے جو ابیدانعوذ باللہ من ذلک میں نے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے من تعلق شیئاً وکل الیہ رواہ ابو داؤد یعنی جسے لٹکانی کوئی چیز وہ اسی چیز کے سپرد کیا گیا یعنی باعتقاد جلب نفع یا دفع ضرر کل جس لڑکے یا جاہل جوان کو دیکھا اسکے گلے بازو پر ایک ڈھیر گندے تعویذ کا ہوتا ہے اگر منع کرو تو خود لڑکے چل جاتے ہیں اور جوان لڑکیوں طیار ہوتے ہیں حدیث ابو ہریرہ

میں مرفوعاً آیا ہے کاعدوی والاطیفة ولاہامۃ ولاصغیر رواہ البخاری یعنی نہ  
 کیسکی بیماری کسی کو لگے اور نہ بدفالی کچھ اثر کرے اور نہ ہامہ وصغیر کی کچھ اصلیت ہے  
 جاہلیت کا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص نا اگیا اور کیسے عموماً اوسکا نہ لیا تو اوسکی کہو پڑی میں  
 ایک اُلونکل کر فیا دکیا کرتا ہے اور صغیر کے مہینے کو سنخوس کہتے تھے شرع نے ان سب امور  
 کو باطل ٹھہرایا ہے اسی طرح حدیث جاہر میں نفی غول کی فرمائی ہے رواہ مسلم عرب  
 کا یہ اعتقاد تھا کہ راہ میں کوئی جن یا شیطان صورت بدل کر آتا ہے اور راہ سے بے راہ  
 کر دیتا ہے حضرت نے اسکو باطل کر دیا اور حدیث قبصہ میں فرمایا ہے العیافة والطریق  
 والطیفة من الحجبت رواہ ابو داؤد یعنی یہ چیزیں سحر میں عیافت یہ ہے کہ پرندہ کو  
 اوڑھ کر اوسکے نام یا جانب پر واز یا آواز سے تفاعل کہ میں طرق سے مراد کنکری پہیکنا  
 عورتوں کا ہے یا خطر مل ہے اسی طرح طیرہ یعنی فال بدلنے کو حدیث ابن مسعود میں شرک  
 فرمایا ہے اور حدیث عروہ بن عامر میں ارشاد کیا ہے کہ جب کوئی شخص کوئی کارۃ شئی دیکھے تو  
 وہ یوں کہے اللھم لا یأتی بالחסنات الا انت ولا یدفع السيئات الا انت ولا حول  
 ولا قوۃ الا باللہ رواہ ابوداؤد ودرسلہ اور حدیث معاویہ بن حکیم میں کمان کے  
 پاس جانیسے نہی فرمائی ہے اور کہا کہ ایک نبی خط کہنچتے تھے جسکا خط موافق اونکے پڑا  
 تو پڑ گیا والا فلا رواہ مسلم اور حدیث عائشہ میں دربارہ کمان ارشاد کیا ہے انھیں  
 لیسوا بئشی یعنی یہ لوگ کچھ چیز نہیں ہیں کسی جتنی سے ایک بات سُنگر سو جھوٹ اپنی طر  
 ملا کر کہتے ہیں متفق علیہ حصہ کالفطر فعایہ ہے من اتی عملاً فافسأ عن شئی لہ  
 تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم یعنی جسے کسی عراف سے کچھ پوچھا اوسکی نماز  
 چالیس رات تک قبول نہیں ہوتی عراف وہ ہے جو چور کا نام یا کمرہ شئی کا مکان بتا

یہ اسلئے کہ اس میں ایک شائبہ غیب دانی کا نہ ملتا ہے اور غیب کا اعتقاد نسبت کسی شخص کے  
 شرک ہے سو مجروح سوال پر یہ عقوبت ہے پہلے اعتقاد لانے پر تو کفر ہی ثابت ہو جاتا ہے  
 اسی طرح حدیث زید بن خالد جہنی میں قائل مطرنا منوع کذا کو کافر ٹھیرایا ہے متفق  
 علیہ یعنی جو بر سنایا پانی کا اثر سے کسی نچتر کے بتاتا ہے وہ موس بن نین رہتا اور حدیث  
 ابن عباس میں نجوم کو ایک شعبہ سحر کا ٹھیرایا ہے رواہ احمد و ابی داؤد و ابن ماجہ  
 اور حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ جو کوئی آیا پاس کا ہن کے پہر تصدیق کی او سکی وہ بری  
 ہوا اوس چیز سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتی ہے رواہ احمد و ابی داؤد و ابن عباس کا لفظ  
 رفعاً یہ ہے کہ منجر کا ہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے رواہ رزین  
 بیان ان انواع شرک کا رسالہ و غایۃ الایمان اور رسالہ انفکاک میں تفصیل دیکھا گیا ہے وراج  
 ان افعال کا اس است میں دلیل روشن ہے مزید غربت اسلام پر کیونکہ جن چیزوں کے  
 باطل و محو کر نیکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے وہی سب کام اب اونکی است میں ہونے  
 لگے اَلَا مَا شَاءَ اللہ تَعَالٰی

## فصل

مسنجہ اسباب غربت اسلام کے ایک اسراف ہے ماکل و مشارب مصارف شادی و ماتم  
 و نحو ہا میں حالانکہ احکام و مسائل اکل و شرب و فوج و ترج کے شریعت حقہ میں موجود ہیں  
 اور اللہ و رسول نے صرف و تبذیر سے منع فرمایا ہے اور مسرفین کی مذمت کی ہے اور یہ  
 روی کی مدح فرمائی ہے یہ میانہ روی یہ کام میں دین کا کام ہو یا دنیا کا مطلوب و محمود  
 ہے اور خلافت اوسکے مذہب و مودود قال تعالیٰ وَالَّذِينَ إِذَا انْفَقُوا مَالًا

وبقدر او کان بین ذالک قوامیہ عام ہے اور فرمایا واقصد فی مشیلت یہ خاص ہے  
 اور نہ فرمایا کلو واشربوا کالتسفر فوائیہ بھی خاص ہے اور فرمایا کالتسفر وابتدئ میرا  
 ان المبذورین کالاولیٰ اخوان الشیاء طبرہ وکان الشیطان لسیہ کھول دے عام ہے اور  
 شامل ہے جمیع اقسام تبذیر کو اسی طرح حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جبرہ بن نہیہ  
 کلو واشربوا وقلد قوامیہ الخ الطہ اسراف وکافحیۃ رواۃ النساء و  
 ابن ماجہ وروانہ ثقات محترمہم فی الصحیحہ اور شاعر نے کہا ہے ع کلا جانہ بقصد  
 الامور ذمیم اس زمانہ میں جن لوگوں کے ہاتھ میں دولت و مال ہے وہ اسکو اپنے حظ  
 نفس و شہوات طبع میں خوب اڑاتے ہیں اور کمال حماقت و سفاہت سے یہ خیال کرتے  
 ہیں کہ یہ سخاوت و جود و کرم و تفضل ہے حالانکہ اس فعل سے شیطان کے بہائی بجاتے ہیں  
 اور بعض لوگ جو واباش و عیاش و ضعیفین ہیں اور نکار و پیہ بھی جسکو وہ خیرات و صدقات  
 میں صرف ہونا گمان کرتے ہیں محض بجا خرچ ہوتا ہے اور وہ اسکو سخاوت سمجھ کر انکو سخت  
 اوس فضیلت کا جانتے ہیں جسکا ذکر و ثنا قرآن و حدیث میں آیا ہے حالانکہ حقیقت میں  
 وہ بھی مسرت و مسہرہ ہیں اسلئے کہ جس مالک الملک نے اپنے بندوں کو دولت بخشی ہے اسنے  
 طریقہ صرف کا بھی بتا دیا ہے سو جب اتفاق مال کا اوس راہ میں اوس طریق پر ہوا جو تعلیم  
 کیا تھا تو کچھ بھی اجر اوسکا نزدیک خدا کے ثابت نہوگا بلکہ وبال آخرت ہو جائیگا اور وہ مال  
 ضائع ٹھہریگا حالانکہ اخلاص مال سے منی آئی ہے اور حدیث ابی بکرشہ انمارسی میں فرمایا  
 دنیا چار شخصوں کے لئے ہے ایک وہ شخص ہے جسکو اللہ نے مال و علم دیا ہے وہ اللہ سے  
 ڈرتا اور صلہ رحم کرتا اور اللہ کی راہ میں حق اوسکا ادا کرتا ہے یہ افضل منازل میں ہوگا دوسرا  
 وہ شخص ہے جسکو اللہ نے علم دیا ہے اور مال نہیں دیا وہ صادق النیۃ ہے کتنا ہے اگر سیر



پاس مال ہوتا تو میں بھی وہی کام کرتا جو فلاں مالدار کرتا ہے یہ دونوں اجر میں برابر ہیں تیسرا  
 وہ شخص ہے جسکو اللہ نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے تخط کرنا  
 ہے یعنی منہا ہی و ملاہی و شہوات و لذات نفس میں اوٹھاتا ہے نہ اللہ سے ڈرتا ہے اور نہ  
 اوس میں صلہ کریم کرتا ہے اور نہ کوئی حق بخالاتا ہے یہ شخص آخرت میں منزل میں ہو گا چوتھا  
 وہ شخص ہے جسکو اللہ نے مال دیا ہے نہ علم نہ عروہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں  
 فلاں شخص کی طرح صرف کرتا یہ اوسکی نیت ہے اور گناہ میں وہ دونوں برابر ہیں رواہ  
 الترمذی وقال حدیث صحیح یہ حدیث دلیل ہر سبب پر کہ اعتبار اعمال کا نیت پر ہوتا ہے  
 نہ مجبور و افعال پر اور بقیہ قسم بھی بابت مال حلال کے ہے ورنہ جسکا مال حرام ہے وہ خواہ اچھا  
 راہ میں بھی صرف کرے تب بھی گناہگار ہے بلکہ سخت عاصی قہل یہ ہے کہ محلات نفقہ  
 کے مشرع میں مقرر ہیں جب ان محلات سے تجاوز ہو گا تو وہ شخص مسرف و مبذر ٹھہریگا  
 مگر اس زمانہ میں کہ مال حلال عنقا و کیمیا ہو گیا ہو اور غالب اموال مرد حرام خالص میں اور  
 شبہ سے تو کوئی مال بھی خالی نہیں ہے الا ماشاء اللہ تعالیٰ اسراف مسرفین اور  
 تیز سبذین معصیت بالاصحیت حضرت ایک دن میں دوبار کما کے کو اسراف فرمایا تھا چنانچہ  
 عائشہ کستی میں حضرت نے مجھے دیکھا کہ پیٹنے لگا دن میں دوبار کما یا فرمایا عائشہ اما  
 تحیان ان یکون لك شغل الا جوفك الا کل فی الیوم مرتین من الاسراف واللہ  
 لا یحب المسرفین رواہ المیثقی و سر الفطویون ہے یا عائشہ اشتغلت الدنیا  
 بطناک اکثر من اکلہ کل یوم اسراف واللہ لا یحب المسرفین اور حدیث اس  
 بن مالک میں ارشاد کیا ہے کہ من الاسراف ان تا کل کلمہ اشتغیت رواہ ابن ماجہ  
 اور معاذ بن جبل سے وقت روانگی میں کے فرمایا تھا یا ایہا النعمان عباد اللہ لیسوا

بالتبعین رواۃ احمد والبیہقی ورواۃ احمد ثقات سو جس صورت میں کہ توسع  
اکل و شرب داخل اسراف ہے تو توسع مصارف ناروا بالاولی سرف ٹھیکہ لگا اور حکم جملہ سرف کا  
ایک ہی ہے اس جگہ سے احوال اہل اسلام میں نظر کر کے مقدار غرت اسلام کو معلوم کرنا چاہئے  
اسوقت میں ہر غریب بہ نسبت زیادہ سلف صلی اسکے ایک بادشاہ کا حکم کہتا ہے یعنی اکل  
و شرب و لباس و نحو ہا میں اور جو لوگ آسودہ مال ہیں اور ان کا کوئی نفقہ بھی صورت شرعی  
پر غالباً نہیں ہوتا ہے گو وہ اپنے نزدیک راہ خدا و مرضی الہی میں صرف کرتے ہیں وجہ  
اسکی یہ ہے کہ علم سے بے بہرہ محض ہیں تمیز محل قابل و ناقابل و مستحق و غیر مستحق و مرضی  
و نامرضی خدا کا حاصل نہیں ہے پہر او سمین ایک دوسری بلاریا و سمعہ و شہرت و ناموسری  
و خوشامد کی جدا آگئی ہے او سپرافت اسراف کی بھی اگر شامل حال ہو جاتی ہے و خود ملک  
اس سبب وہ سب نفقہ برباد جاتا ہے نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے حالانکہ شرع شریف میں  
حفظ مال کا بڑا انتظام فرمایا ہے اور طرح طرح کی وعید سنائی ہے یتیم کے مال کہانیکو آگ کا  
کہانا ٹھیرایا ہے اور جب تک رشد ثبات نہو تب تک مال کے حوالہ کر نیسے روکا ہے اور  
فرمایا ہے کہ ولا تقوا السفہاء اموالکم مراد سفہاء سے اطفال و نساء میں رشد کچھ بلوغ  
ہی کا نام نہیں ہے بلکہ مراد اس سے سلیقہ صرف و بذل و اخذ و جبر کا ہر کیونکہ بہت سے  
بالغ سفیہ پیر بالاغ ہوتے ہیں اسلئے اونسے حفاظت مال کی کرنا لازم ہے یہ سارا بند و  
اسی لئے ہے کہ تہذیب و اسراف نہو نے پائے اور ہونشین برادر شیطا طین بکر و حیم العاقبہ نہ تہذیب

## فصل

ایک سبب غرت اسلام کا یہ ہے کہ شارع نے استعمال ظروف و نسیم و لباس حریر وابریشم سے

نہی شدید فرمائی ہے اور اوسکو حرام قطعی ٹھہرایا ہے لیکن امت اسلام نے اہل دنیا کو دیکھ کر وہی شیعوں اور انکا اپنے لئے بھی اختیار کیا ہے اور اگر اتفاقاً کوئی شخص خود ان اشیاء کا مرتکب نہیں ہوتا ہے تو اپنے اطفال و کور کو ضرور ہی ٹکٹا بلبس حمیر و زروسیم کرتا ہے اسکا گناہ وار لہذا کو ہوتا ہے اور ایک سم بند گان درہم و دینار کی گہرین مسلمانوں کے اغواء ابلیس لعین سے رواج پاتی ہے جس سے اسلام میں روز بروز زیادتی غربت کی ہوتی جاتی ہے وہی حکم لبر شہرت و فتح و مہابات کا اور ترف شیب و خضاب سیاہ و صول شعرو شمع و منص و قفلج و طول قمیص کا اور لیسج جامہ باریک کا حق میں عورتوں کے ہے کہ ان سب امور کے رواج سے اسلام غریب ہو گیا ہے کاسیات عاریات کو بھلا اشرار ساعت کے ٹھہرایا ہے سودت دراز سے شہود اس قوم کا ہو رہا ہے سر پر کوہان شتر کی سی چوٹیاں ہیں درباروں میں چوہا چیرا سی دوریا کرتے ہیں امیر کے سامنے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں یہ سب اسباب ہیں غربت اسلام کے کاش ہم سے غریبوں کو دسترس ہوتا تو آج ایک منکد بھی پردہ زمین پر انشاء اللہ تعالیٰ باقی نہ تھا لیکن کان ذلک فالکتاب مسطورا

## فصل

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ جب قدر کیا کر ذلوب متعلق صدور و قلوب ہیں اور تعداد و نمکی ساٹھ عدد تک پہنچتی ہے اور غالب سلف اول سے عافیت میں تھے خلف میں اور سب کا شیوع مشل امر محبوب مطلوب کے ہو گیا ہے جیسے ناحق کا غصہ اور کینہ و حسد و عجب و کبر و خیلا و عنق و نفاق و بے نی و احتقار و مسامحہ و خوض امر لایسین میں اور طمع مال و خوف فقر و سخط علی المقدور و تعظیم اغنیاء و لغتہا و اور امتہا و بالفقر و حرص دولت و تنافس فی الدنیا

ومباهات بالدنيا وزين برامى مخلوق زينيت بزام و ماهنت في الدين و صرت مدح با عدم فعل و اشتغال  
 بعيوب خلق با عدم بصير عيوب خود و نسيان نعمت و كفران احسان و حميت غير بين حق و ترك شكر  
 و عدم رضا بقضا و هوان حقوق او او خدا و سخر به با عباد الله و اتباع هوى و اعراض عن الحق و ترك  
 و ضاع و ارادت حياه دنيا و معاذت حق و سوء نظر بسلطان و عدم قبول حق و فرج بمحضيت  
 على المحصيت و انتصار باطل و تعلم علم الدنيا و كتم علم و عدم عمل بالعلم و تعمّد كذب بر خدا و رسول و ترك  
 سنت و احداث بدعت و تذيب قدر و عدم وفا بعد الى غير ذلك كتاب رواج بين كبريه و هوانها  
 شتى كا انمين سمع دليل حكمه مكره او خلاصه او رسكا بطور ترجمه رساله قواعد الانسان بين  
 لكما ليا بهر اين حجر كلى رواج بين كتمه بين قد متهاى الكبار الباطنة لانها اخطره و تركها  
 اذل العصاة و احقره لان معظمها اعمرو قواعدا و اسهل ارتكابا و اعز ينهوا عما  
 فعلما ينفك انسان عن بعضها للتحاوت في اداء فرضها فلذلك كانت العناية  
 بهذا القسم اولى و كان صرت عنان الفكر الى تلخيصه و تحريه الحق و احرى و لقد  
 قال بعض الائمة كبار القلوب اعظم من كبار الجوارح لانها كلما قوسا لفسق  
 والظلم و تزيد كبار القلوب بانها تاكل الحسنات و تقولان شتان عند العقوبان  
 ولما ذكر بعض الائمة الكبار الباطنة و اوصالها الى اكثر من ستين قال والذ  
 على هذه الكبار اعظم من الذم على الزنا و السرقة و القتل و شرب الخمر لعظم  
 مفسدتها و سوء اثرها و دواصفان آثارها تدوم بحيث تصير حال الشخص  
 و هيئة راسخة في قلبه بخلاف آثار معاصي الجوارح فانها سريعة الزوال  
 بمجرد الافلاع مع التوبة و الاستغفار الحسنات المباحية و المصائب المكفرة  
 ان الحسنات يذهن السيئات ذلك ذكرى للذكريات انتهى

## فصل ۲۳

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ رواج اور معروف و نہی نیکو کا جاتا رہا حالانکہ طبری فضیلت است کو اور امم پر یہی تھی کہ یہ امر و نہی ہی ہے اور کتاب و سنت و دلیل میں انکے وجوب پر یہ وجوب کچھ امر اور ملوک علماء و اولیا و صلحا اسی پر نہیں ہے بلکہ ہر فرد مسلمان پر غایت یہ ہو کہ امیر تفسیر منکر کی ہار تہ کر سکتا ہو اور عالم زبان و بیان سے اور عامی دل سے پہر اگر کسی کے دلمین بھی بُرائی اوس منکر کی نہیں آئی ہے تو وہ ایمان سے بے بہرہ ہے اس لئے کہ حدیث میں درج ہے کہ کو اضعف ایمان فرمایا ہے اور کسی جگہ یہ ارشاد کیا ہے کہ لیس و اذ ذلک من الایمان جبہ خرد دل اس وعید کو دیکھو اور اغماض و سکوت اہل علم کو قیاس کرو ہم کسی اور جگہ کا کیا شکوہ کریں خود حرمین شریفین اس تعامل سے معطل ہے ولذا اجس شہر قریہ قصبہ کو دیکھا جاتا ہو بان وہ کثرت منکرات و رواج محرمات کی ہے جو کہ حسنات کے لئے درکار تھے اور حسنات کا وہ فخط ہے جو واسطیہ سیئات کے چاہئے تھا آگے عوام مجالس و غلط و تذکیر میں جمع بھی ہو جاتے تھے اتنے کوئی وعظ سننے کا نام تک بھی نہیں لیتا ہے پہلے خواص اہل علم سے شرارت تھے اب وہ علماء پر لاعن طاعن ہیں آگے ملوک صلحا اسے طالب نصیحت و وصیت ہو کرتے تھے اور انکی سخت و درشت کہنے پر ڈر جاتے اور اپنے افعال بد پر نادم ہو کر روتے تھے اب اہل صلاح و علم کو گتے سوز سے زیادہ بدتر جانتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں اور اگر نصیحت کرو تو درندہ کی طرح پہاڑ کھانیکو طیار ہوتے ہیں اس سے زیادہ اور کیا غربت اسلام کی ہوگی کیا ان لوگوں نے یہ آیت قرآن میں نہیں پڑھی ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ \*

## فصل ۲۴

ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ جتنے کبار ظاہرہ میں جنگلی تعداد چار سو ایک کبیہ تک پہنچ جاتی ہے اکثر اُسٹ اسلام میں بلا نیک مروج ہو گئے ہیں عوام کا کچھ ذکر اس جگہ نہیں ہے عامہ سے زیادہ خاصہ بے تکلف اور کار تکاب کرتے ہیں رواج میں ان کبار کو ترتیب فقہی پر ذکر کیا ہے کتاب الطہارۃ سے لیکر کتاب الاعتق یہ سب کتب ۲۲ عدد میں ہر کتاب کے نیچے مستند کبار و ابواب مسند برجہ میں ترجمہ ان کا بطور خلاصہ رسالہ قواعد البشر میں کیا گیا ہے اگر کسی محب حسانت و بغض سیئات کو مطلع ہونا اپنا کبار باطنہ و ظاہرہ پر منظور خاطر ہو تو بصورت عالم ہونیکے طرف کتاب زواجر کے رجوع کرے اور بصورت عامی ہونیکے رسائل اُردو دیکھے اور یہ نیت کرے کہ میں ان گناہوں سے حتی الامکان احتراز کروں گا سئلے کہ وہ سب معاصی کبار میں نہ صغائر اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ان تجتنبوا کباراً ما اتھوان عنہ نكفر عنکھ سیئات کھر وذن خلکھ مد خلا کھر بھما آدنی تقویٰ دین اسلام میں یہی ہے کہ انسان کبار از نوب سے مجتنب ہو اگر ایسا نہیں کرے تو فاسق فاجر ٹھیکرے فاسق کا تعلق کھر سے پس نسبت ایمان کے زیادہ تر نزدیک ہے ولذا حدیث میں آیا ہے کہ وقت زنا و سرقرہ و نحو ہما کے ایمان زانی و سار سے جدا ہو جاتا ہے اور قرآن شریف میں ذکر فسوق کا جا بجا ہمراہ کفر یا شرک کے آیا ہے یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وجود اس فسق کا اس عموم و شیوع کے ساتھ ایک امارت غوث اسلام

## فصل ۲۵

محیط و براعظم غربت اسلام یہ ہے کہ شیطان نے اہل علم کو ان کے علوم و فنون میں ایسا دھوکا

دیا ہے کہ وہ اصل کار سے دور جا پڑے اور تلبیس ابلیس کی وجہ سے ایک سبب واسطے غربت  
 اسلام کے ہو گئے اس اجمال کی شرح کے لئے مجلد مستقل درکار ہے چنانچہ امام غزالی نے ایک  
 کتاب تلبیس ابلیس نام لکھی ہے اور کچھ نہ بیان غزوات افاضل امت اسلام کا احیاء العلوم  
 بھی ذکر کیا ہے لیکن کتاب مذکور میر نہیں آتی ہاں اس نام کی ایک کتاب تالیف ابن الجوزی  
 رضی اللہ عنہ مشہور ہے میرے پاس ایک نسخہ اور سکا مرقوم سنہ ۳۲۷ ہجری موجود ہے لیکن بخوبی  
 صحیح نہیں اگرچہ قابل استفادہ ہے اوسمین جناب ابن الجوزی نے تلبیسات علماء فقہ وحدیث  
 وقرآن وعباد ووزہاد و حجاج وخرّاء و صوفیہ و عوام کا حال تفصیل وار تحریر کیا ہے معذلیہ با  
 کسی ہے کہ نحن نشیلا لی فنون من تلبیسات تستدل بحد کو رہا علی مغفل  
 اذ حصرا الطرق یطول انتھی سو جب بوجہ کثرت تغیرات وعظم وجوہ وعلامات ایسے  
 کاملین راسخین حصرت پہلوئی کرین تو مجھے قاصرین جنکو بخوبی احوال خلق ورسوم عباد  
 اطلاع حاصل نہیں ہے بہلا کتب متصدی ذکر حوالہ اسباب غربت اسلام ہو سکتے ہیں اور اگر  
 ایسا ارادہ کرین تو بے شبہ ایک مؤلف بسیط سطور کتابت میں آئے کیونکہ جتنے احکام  
 و مسائل و شعائر و مشاعر اسلام زمانہ نبوت و عہد شہود لہ بالخیر میں موجود و معمول بہا تھے  
 یا بہت علماء اہل قرآن و حدیث سے کتب و رواہین اسلام میں وقتاً فوقتاً مومن ہوئے  
 ہیں اونکو اہل زبان پر عرض کر کے دیکھا جائیگا کہ وہ سب اس وقت میں موجود و مستعمل میں  
 یا کس قدر فوت ہو گئے اور مٹ گئے اور کس سال میں وہ سن مر گئے اور سجاسی اونکے کس  
 زمانہ میں کس طرز و طریق و تدبیر اعداد دین و اہل بدع سے امور خلاف شرع و مناقض دین و  
 متضاد سن حادث ہوئے ہیں تو ان سب وجوہ کے ساتھ کتاب لکھنا نہایت مشکل بات  
 ہے ابن الجوزی رحمہ نے بھی اسی وجہ سے اشارات پر قناعت کی ہے اگرچہ نیچے ہر علم

کے بہت کچھ اسبابِ تبلیسیں کے بلفظ من ذلک کذا من ذلک کذا ذکر کئے ہیں اور اکثر جزئیات کو بھی ضبط کیا ہے اور مخالف خلف کا ساتھ ساتھ صلحاء کے مع دلیل و برہان بیان کر دیا ہے لہذا ہم اس فصل کے بیان کو کتابِ تبلیسیں ابلیس پر حوالہ کر کے اس جگہ ذکر اسباب مذکورہ کا نہیں کرتے ہیں اسی قدر کہتے ہیں کہ سرایت ان تبلیسیات ابلیس کی فرق اسلام میں ایک بڑا ہنگامہ غربت اسلام کا ہے اور یہ سارے زلزل و قلاقل اور یہ جملہ غدرات و فحشات جو درمیان اسلام و مسلمین کے ہوئے اور نظر آتے ہیں یہ سب ثمرات اسی غربت غلطی و کثرت کبریٰ کے ہیں و کان امر اللہ قد لا مقدر ولا

## فصل ۲۶

ایک سببِ غربت اسلام کا یہ ہے کہ جب قدرِ اشراطِ صغریٰ قیامت کا ذکر احادیثِ مرفوعہ میں آیا ہے اس مدتِ تیرہ صد سالِ ہجرت میں وہ ساری اماراتِ سعادت و تقاضا و قمار و سی و پینچ ظاہر ہو چکے اب فقط ظہورِ علاماتِ کبریٰ قیامت کا باقی ہے جس کا مقدمہ ظہورِ مدتی و نزولِ عیسیٰ و خروجِ دجال و نحو ہا ہو گا یہ نشانیاں انصرامِ دنیا و نفعِ صورت کی جو نفع پہلے نمایاں ہونے والی تھیں اور ہو چکیں ہیں بہت ہیں اس جگہ شمار و ان کا خصوصاً ہمراہ اولیائے کمال و بغایت دشوار ہے ہم نشانِ اوزکا واسطے دریافتِ صاحبِ شوق کے بتاتے ہیں اول کتابِ شامۃ اشراطِ الساعۃ دوم رسالہ اذاعہ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ سوم رسالہ قیامت نامہ فارسی للشیخ رفیع الدین الدہلوی تیسری کتاب حج الکرامۃ یہ سب زیادہ آئے باب میں جامع ہے چہارم رسالہ اردو اقرب الساعۃ ان کتب و رسائل کے مطالعہ سے ہر شخص یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ اب غربتِ اسلام کی اقصیٰ غایت کو پہنچ چکی ہے قیامت



کے آنے میں غالباً زیادہ مدت باقی نہ ہوگی کوئی اس کا رخا نہ دنیا چہ کی رونق روز افزون  
ہوتی جاتی ہے دہو کا نہ کھائے اسلئے کہ قیام ساعت کا کچھ زید و عمر سے کم کر نہوگا بلکہ وہ  
تو ناگہان یکایک آ موجود ہوگی سب لوگ اپنے اپنے شغل میں لگے ہونگے گہروں بازاروں  
میں دھند کرتے ہونگے کہ اچانک آواز نفع صور کی سنکر راہ عدم اختیار کر نیکی اس طرح  
مہر مئی و نزل عیسیٰ ایسے وقت میں ہوگا کہ لوگ اونکی طرف سے غفلت میں ہونگے  
بہر حال وقوع جملہ علامات صغریٰ کا بغیر با و قطمیر حاجت استوار ہے کمال غربت اسلام  
و انتہا زہور ایمان پر اب اسکے بعد بحر ظہوار امارات کبریٰ کے کوئی اور درجہ باقی نہیں ہے  
خدا کرے کہ یہ بساط حیات فانی جلد طی ہو جائے اور ہم غبار کا خاتمہ شہادت کلمہ طیبہ  
پر وقوع میں آئے اللہم آمین ثم آمین **ف** اب ہم اس رسالہ مختصر کو حسین  
ہم نے اسباب غربت اسلام کے بطور نمونہ لکھے ہیں نہ بطور استقرار بیان ازوم سنت  
و جماعت پر ختم کرتے ہیں عالم تقی اور طالب علم کی اس بیان مختصر سے اسباب بطول  
پر دستگاہ حاصل کر سکتا ہے اور اس انموذج موجز سے نظائر و امثال بیشمار پیدا کر  
تا سکتا ہے اور اپنے ظاہر و باطن کو اور نیز زید و عمر کے سر و علانیہ کو الفاظ و مبانی  
و مضمرات و معانی اس رسالہ پر عرض کر کے جان سکتا ہے کہ وہ سچ مچ کا مسلمان  
ہے یا فقط نام کا مومن یا آدمی کا غلاف ہے اور تفاوت سیرت اسلام کا سمت و دل  
نبوی صلعم و سیر سلف سے کس درجہ تک پہنچا ہے اگر موافقت اپنے حال و قال  
و اعمال کی اصول و فروع شریعت کے پالے تو اللہ کا شکر تہ دل سے بجالائے خصوصاً  
جبکہ اعتقاد توحید میں ہم صغیر سلف موحدین ہو کہ التوحید رأس الطاعات  
و افضل الحسنات اور اگر اپنی روش اندرونی و بیرونی بر خلاف مذاق اولیٰ کتاب

وسنت کے پائے تو چاہئے کہ اللہ و رسول سے شرمائے اور معلوم کر لے کہ میں متبع خطوات  
شیطان بن نہ سالک سبیل سستی رحمن اب اسکو توبہ و انابت کرنا لازم ہے اور رجوع و  
استغفار و استقامت رکھنا واجب اللہ تعالیٰ تائب مخلص کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اسکی  
رحمت اور سکے غضب پر سابق ہو جاتی ہے واللہ المستعان و بیدار التفایق \*

## حکمہ

حدیث بدو الاسلام غریبائین یہ بھی فرمایا تھا فطوبی للغبایا یعنی غریبوں کو خوشی ہو کہ  
جب اسلام ہو جائے گا تو انہیں غریبوں میں باقی رہے گا اور امر از اہل نخت  
اوس سے محدود ہونگے جب یہ دریافت کیا کہ وہ غریب کون لوگ ہیں تو فرمایا کہ الذین  
یصلحون ما افسد الناس من سنتی یعنی میری سنت جسکو لوگوں نے بگاڑا ہوگا  
اوسکی درستی کرینگے سو یہ بات ہزارانہ میں اور اس زمانہ میں اونہیں لوگوں کے درمیان  
موجود ہے جو درست علوم قرآن و حدیث کی کہتے ہیں اور فقہ سنت کی تبلیغ خلق کو  
کرتے ہیں اور ہر سنت کی تنقیح کا حقہ بجالا کر عیت کو دین حق سے استیازہ نختے ہیں یہ  
تفسیر مرفوع واسطے شناخت غریبوں کے متعین ہے جس طرح کہ تفسیر فرقہ ناجیہ کی رفعا بلفظ  
ما انا علیہ واصحابی مقرر ہے عمر بن خطاب نے جابیہ میں خطبہ پڑھا اور کہا تھا حاضر  
نے فرمایا ہے من امر دنکون محبوبا لجنۃ فلیلزم الجماعة فان الشیطان  
مع العاہد وهو من الاثنین ابعد اسکو ترمذی نے روایت جابر سے حسن صحیح  
کہا ہے مراد اس جماعت سے جماعت صحابہ و تابعین ہے سو مجتہد تعالیٰ سارے غریب  
اسلام اونہیں کے چال ڈھال پر قیام کرتے ہیں اگرچہ خلق اونپر طاعن و لاعن ہے لکن

وہ اس جماعت حقہ سے جدا ہونا نہیں چاہتے عبداللہ نے کہا ہے الاقتصاد فی السنۃ  
 خیر من الاجتهاد فی البدعۃ کعب کالفظیہ ہے ان اقتصاداً فی سبیل اللہ و  
 سنۃ خیر من جھاد فی خلاف سبیل و سنۃ سبیل سے مراد قرآن ہے اور  
 سنت سے مراد حدیث

## حکایت

اذاعی کہتے ہیں میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا مجھے فرمایا اسی عبدالرحمن تو ہی لوگوں کو  
 امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتا ہے میں نے عرض کیا تیرے فضل سے اسی رب تو مجھ کو اسلام  
 پر مارتا آیا اور سنت پر حکایت معمر بن سلیمان کہتے ہیں میں پاس اپنے باپ کے  
 گیا اور میں شکستہ خاطر تھا کہا تجھے کیا ہوا میں نے کہا میرا ایک دوست مر گیا ہے کہ سنت  
 پر مرا میں نے کہا ہاں کہا اوپر کہہ رہے نہ کہ سفیان ثوری نے کہا ہے استوصوا باہل  
 السنۃ خیر انا ہم عنہم عن ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں السنۃ فی الاسلام اعز من  
 الاسلام فی سائر الا دیان شافعی نے فرمایا ہے اذا رایت رجلاً من اصحاب  
 الحدیث فکان رایت رجلاً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یہ ہے  
 الطرق کلھا مسدودۃ علی الخلق الا من ابغی اثر الرسول ولم یطریقہ  
 فان طرق الخیرات کلھا مفتوحۃ علیہ دوسرا لفظیہ ہے الطریق الی اللہ  
 عز وجل مسدودۃ علی خلق اللہ الا علی ملقندی بر رسول اللہ والتابعین  
 سنۃ کہما قال تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لکم  
 حمۃ اللہ لم یسئل لم یسئل فواتے ہیں ان السنۃ فی اللغۃ الطریق ولا یسئل فان اهل

ولا تتر المتبعين آثار رسول الله صلعم وأتوا أصحابه أهل السنة لأنهم  
على تلك الطريق التي لم يحدث فيها حادث وإنما وقعت الحوادث والبدع  
بعد رسول الله صلعم وأصحابه والبدعة عبارة عن فعل لم يكن فابتدع  
والأغلب في المبتدعات أنها تصادم الشريعة بالخالفات وتوجب التعاطي  
عليها بزيادة أو نقصان انتهى من كتابهم كتاب مشكوة شريف ونحوه من باب عقاب  
بالكتاب السنة منعقد ہے اوسمیں وہ احادیث یہی لکھی ہیں جنہیں مذمت بدعت و اہل عبت  
کی آئی ہے اسی طرح اکثر صحاح و سنن میں اخبار و فروع صحیحہ دربارہ امتیاز سنت عن البدع  
موجود ہیں اللہ تعالیٰ جس بندہ مسلمان کا انجام بخیر کرنا چاہتا ہے اوسکو دنیا میں توحید خدا  
و عمل صالح کی توفیق بخشتا ہے ہرچند وہ معصوم نہیں ہوتا ہے لیکن دل اوسکا معاصی  
سے نافر اور طرطاعات کے مائل ہوتا ہے یہ ایک علامت ہے سعادت داریں کی اور  
جس کسی شخص کے ساتھ ارادہ شرک فرماتا ہے تو وہ شخص دشمن اخلاص و سنت ہو کر رہے  
شکست اہل حق رہتا ہے اور بدعت کی تائید میں اپنے مال و جان کو صرف کرتا ہے یہ  
دلیل ہے اوسکے شقاوت کی میں اپنی طبیعت کا استحسان کرتا ہوں تو یہ بات ثابت ہوتی  
ہے کہ میرا نفس اصل فطرت میں شفیقہ کتاب و سنت پیدا ہوا ہے میری دل کو مطلق  
محبت محمد ثبات کی نہیں ہے اور نہ کچھ حلاوت ارتکاب معاصی میں میسر آتی ہے یہ  
ارتکاب جو مجھے باغ و انفس آثارہ بالسود و اضلال البلیس ہو جاتا ہے بنیاد اوسکی جبل و  
ثر صحبت اہل ایمان پر ہے ورنہ خواہش اندرونی میری ہمیشہ سے یہی ہے کہ اگر مجھ کو  
دو چار آدمی بھی ہم مذاق میرے مجھو میرے کرتے تو میں تارک دنیا ہو کر وقف عبادت مشرور و مفرور  
ہو جاتا لیکن سخت مجبور بنی ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے میری آفرینش سے یہ بات

شش چکی بنتی کہ میں بعد بارہ سو سال ہجرت کے دنیا میں پیدا ہوں گا اور وہ بھی اس  
 ملک ہند میں جو کہ معدن شریع و فضیلت ہے پہلے زمانہ میں کہ ندو لست اسلام  
 کی باقی ہوگی اور نہ خلاوت ایمان کی بلکہ غالب ابنا زمان بندہ شکم پر ستار دینار و درہم  
 و غلام جامہ و علم و محب دنیا و طالب اولی ہونگے معاد کا انکار کر لینگے اسی حیات فانی  
 کو زندگی فانی اپنی سمجھ کر تمام اوقات صرف منیات و محرمات و مکرمات و بدعات و محدثات  
 و ممنوعات رکھیں گے نہ حیا و اسلامی ہوگی اور نہ غیرت ایمانی اور نہ ندامت عدم احسان  
 اور نہ خوف اتباع خطوط شیطان بلکہ ہر طرف سے قرب ساعت کا سامان اور ہر شخص مسخ  
 و خسف و قذف کا شایان ہوگا مجھے اپنی غربت و بیکسی پر نہایت رحم آتا ہے اور کوئی  
 خون و نفر کسی طرف سے نہیں ملتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک آدمی تنہا نہ کام دین کا کر سکتا ہے  
 اور نہ انجام دنیا کا دنیا چوسے میں جائے اور اہل دنیا ہار میں جائیں کمین اتنا ہی کام  
 درستی ایمان کا جسے بچائے کہ ہمیں توقع اپنی نجات کی یوم آخرت میں ہاتھ آئے اسلئے کہ  
 اس طوفان سبے تمیزی اور جوش و خروش محبت دنیا میں اب مبنہا لنا ایمان کا اور بچانا احسان  
 کا اور نگاہ کرنا اسلام کا مشکل پڑ گیا ہے ہر دلمین گیارہ دروازے تو لڑکے شیطان کے ہوتے  
 ہیں اور ایک دروازہ لڑکے رحمن کا ہوتا ہے اور سپر یہ تنہائی و خذلان اہل زبان اور خداوت  
 غالب افراد نوع انسان فانی عدولی الکراہ العلمین مجہ غریب الاسلام عزیر اللایما  
 پر اس آخر زمان میں وہ حوادث شستی ہاتھ سے ابنا دہر کے واقع ہوئے ہیں جنکے بیان کو  
 ایک دفتر گران درکار ہے جو کوئی محنت ہو کر مراد و جدال کو ترک کر دیتا ہے تو اوس کا گہرا اندر  
 بہشت کے بنایا جاتا ہے یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکھے کیا ملے  
 اب عمر میری پنجاہ سال سے متجاوز ہوئی پانچ سات سال اور پور گزر گئے معلوم نہیں کہ

کس دم پیک اجل پیغام نقل لائے صد امی رحیل سنائے دار فانی سے طرف دار آخرت  
 کئے بلائے کیونکہ قومی نے جواب دیدیا ہے جو ارج معطل ہو گئے ہیں دل بے اختیار  
 یہی چاہتا ہے کہ اس حالت موجودہ سے بھی رہائی حاصل ہو کہ یقینہ نفاس مستحق  
 یا خدا و شغل سنت و کتاب میں گنہ جابین اور حیمیں بیس ماوشما و حق و بقی بقی  
 زید و عمر و سے نجات ملکر شہادت کلمہ اخلاص توحید پر غریب خانہ گور میں آرام ملے اور  
 خلاف مظنون اعدا دین و دنیا عاقبت بالخی و حسن خاتمہ نصیب ہو سو یہ کچھ اور اس حکم الہی  
 اکرم الاکر میں پر دشوار نہیں ہے گو چار ہی نظر میں مشکل ہو ۵

و من من از طرف خویش بغایت دوح

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی

فاخر محمد الہی العظیم

— ﴿ \* ﴾ —

۳۳ ۱۹۹	تاریخ
الف ۶۷	فہرست
	مکتبہ

# صحت نامہ کشف اللثام عن غریب الاسلام

صفحہ	خط	صواب	صفحہ	خط	صواب
۶	۵	خمسائے	۵۲	۹	فصل
۷	۱۹	سمہ	۵۳	۳	معانی
۹	۱۲	اعواء	۵۵	۲	ماجت
۱۱	۵	صالح	۵۶	۹	فانک
۱۵	۱۷	موجہ	۵۸	۶	للدواوین
۱۹	۱۳	یاکان	۶۵	۵	درل
۲۳	۸	سقفہ	۶۷	۱	خرزات
۲۴	۱۰	نخو	۶۹	۹	تفاعل
۲۹	۱۱	بیٹ	۷۷	۳	قائل
۳۰	۲	اداد	۷۸	۲	لاتبذروا
۳۳	۶	دہن	۷۹	۱۱	بڑا
۳۴	۵	بنت	۸۵	۱۵	سفید
۳۳	۱	پوچین	۸۶	۴	کوتہوٹا ہے
۳۴	۱۰	فرقہ	۸۷	۷	لبس
۵۰	۱۱	ریند	۸۸	۲	عمر
۵۰	۴	اقلیم ہند	۸۹	۱۸	دیکھ
۵۱	۲	الغطا			